متن
اربعینِ حسین
رضی اللہ عنہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ
خطیب مسجد البدر نیویارک

ترتیب وتخریج:
میاں طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی
ایڈیٹر ماہنامہ صوت الحرمین

مرکز الحرمین الاسلامی
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

متن

اربعین

امام حسین رضی اللہ عنہ

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ

خطیب مسجد البدر [illegible]

ترتیب وتقدیم

میاں طاہر

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مرکز الحرمین الاسلامی

فیصل آباد
پاکستان

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 35238

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ أَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو
لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق
میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

248-آ
د ا ن - ح

جمیع الحقوق محفوظۃ

ناشر ______ محمد جاوید ناصر
اہتمام ______ مولانا عبداللہ دانش حفظہ اللہ
پبلشر ______ سعید اقبال طاہر
طابع ______ محمد سلیم عبدالقیوم
تزئین ______ طلحہ طاہر
کمپوزنگ ______ مرکز الحرمین الاسلامی
الحرمین اڈیشن ______ اکتوبر 2013ء

کتاب وسنت کی ترویج واشاعت کیلیے
مصروفِ عمل

مرکز الحرمین الاسلامی
فیصل آباد پاکستان
Cell: +92-314-3010777
alharmain777@gmail.com
www.alharmain.org
www.youtube.com/alharmain

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

	کلمہ مرکز الحرمین الاسلامی	13
1	پیش لفظ	17
2	تشریحی نکات	18
3	محدثین کی برتری، مولانا حالی رحمہ اللہ کی نظر میں	21
4	اپنی کمزوریوں پر نظر، اصلاح کرواتی ہے	22
5	الصحابہ کلہم عدول	24
6	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں	24
7	خلافت راشدہ کے بعد	25
8	موجودہ حکمران، مثل یزید، معیار عدالت پر نہیں ہو سکتے	25
9	روایتِ یزید پر محدثین کا مکمل بائیکاٹ	26
10	مقصود تحریر ہذا	26
11	دیباچہ	29
12	کلیات اقبال فارسی رموز بیخودی	29
13	تشریح اشعار	30
14	نوٹ	32
15	حدیث 1 شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشکبار	34
16	تشریح	35
17	حدیث 2	36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		37
18	حدیث 3 مقتل حسین کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھادی گئی تھی۔	39
19	حدیث 4	39
20	تشریح احادیث اربعہ مذکورہ	42
21	حدیث 5 وہ بھی امام الشہداء ٹھہرے۔	42
22	تشریح	45
23	سر مبارک شہر بہ شہر پھرایا گیا	47
24	صرف جمہور مؤرخین نہیں، بلکہ جمہور محدثین بھی یہی کہتے ہیں	48
25	محدثین کے بعد مورخین	50
26	امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف	52
27	علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے زبردست خراجِ تحسین	53
28	حدیث نمبر	54
29	امام حسین رضی اللہ عنہ کیوں نکلے جبکہ ہمدرد انہیں روک رہے تھے؟	55
30	قاتلِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر، نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہارِ رنجش	57
31	امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت بیان کرتے ہیں	57
32	حدیث 7	59
33	صحیح حدیث کے مقابلہ میں قولِ امام	60
34	امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حسینی کردار	61
35	مظلوم مجدد دین و مصلح امت	62
36	امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کردارِ عزیمت کہاں سے نصیب ہوا؟	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		63
37	علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی لائے ہیں	63
38	حدیث 8	63
39	ناصبیت کیا ہے؟	64
40	قاتل حسین رضی اللہ عنہ کی روایت حدیث	66
41	حدیث 9 قدردانِ حسنین رضی اللہ عنہما، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ	68
42	حدیث 10 فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اندازِ شفقت	69
43	تشریح	71
44	حدیث 11 حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ	74
45	حدیث 12 حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آل بیت جنت کے ایک ہی محل میں ہوں گے	74
46	تشریح	77
47	حدیث 13 احترام حسین رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	78
48	تشریح	79
49	رومی عیسائی سازش	79
50	یزید کا جیالا گورنر ابن زیاد لعنتی	81
51	حدیث 14 حسنین رضی اللہ عنہما کیلئے شفقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	82
52	حدیث 15	83
53	حدیث 16 حسین رضی اللہ عنہ کیلئے جنت کی بشارت	83
54	مختصر وضاحت	85
55	امت کی بربادی قریشی لڑکوں سے	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		88
56	حدیث 17 کہاں خونِ شہیداں؟ کہاں مچھر کا لہو؟	88
57	تشریح	89
58	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیعت یزید کیلئے	90
59	تشریح	90
60	بیعت اور رشوت	92
61	علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح حدیث	92
62	بیعت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ	93
63	ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پچھتاوا	95
64	امام حسین رضی اللہ عنہ کو الوداع کہتے وقت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جذبات	95
65	حکمرانوں کی خوشامد منافقت ہے	97
66	حدیث 18 روئے زمین پر افضل ترین اہل بیت	98
67	ہیرو اور زیرو Hero and Zero	99
68	حدیث 19 قول محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ	100
69	تشریح	100
70	دور حاضر کی مثالیں	102
71	حدیث 20 ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہمدردی	102
72	تشریح	104
73	حدیث 21	105
74	حدیث 22 لعنت کے مستحق لوگ	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

		106
75	تشریح	106
76	اس صحیح حدیث کی روشنی میں	108
77	حدیث 23 حسنین رضی اللہ عنہما کی شیطان سے حفاظت الٰہی	108
78	تشریح	109
79	تشریح	111
80	حدیث 24 حسنین رضی اللہ عنہما اولادِ پیغمبر ہیں	114
81	حدیث 25 رفعت حسین رضی اللہ عنہ	114
82	تشریح	115
83	اس حدیث میں دو (2) اہم چیزیں	117
84	حدیث 26 عالم خواب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا منظر دیکھا	118
85	تشریح:	120
86	حدیث 27 خلافت راشدہ کے مخالف بدترین بدعتی ہیں	120
87	تشریح	121
88	حدیث 28 تشریح مزید کے لئے علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی لائے ہیں	121
89	ان صحیح احادیث کی روشنی میں	123
90	حدیث 29 نگاہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں احترام حسین رضی اللہ عنہ	125
91	حدیث 30 ہم سواران شہسوار	125
92	تشریح	126
93	قاتلینِ حسین رضی اللہ عنہ کی، روایتِ حدیث مردود ہے	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

128

94	حدیث 31 محبان حسنین رضی اللہ عنہما محبوبِ خدا ہیں	128
95	معیار روایت	129
96	تشریح	131
97	حدیث 32 ایذائے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، ایذائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے	131
98	تشریح	132
99	طلبگار شفاعت	134
100	اصلی سیدہ	135
101	جعلی سیدہ	136
102	دوسرا واقعہ	137
103	اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر	138
104	حدیث 33 صرف حسین رضی اللہ عنہ ہی کیوں نکلے؟	141
105	عبداللہ بن جعفر کے دو (2) بیٹے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے	142
106	حدیث 34 لعاب پیغمبر، حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں	143
107	تشریح	145
108	حدیث 35 حسین رضی اللہ عنہ کی ناز برداریاں	147
109	حدیث 36	147
110	تشریح	148
111	بعض لوگ بچوں سے گھر کی چاردیواری کے اندر ہی محبت کرتے ہیں	149
112	حدیث 37 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عالم خواب میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ دیکھی	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

149

113 معیار روایت 151

114 صرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کیوں راویہ ہیں؟ 152

115 حدیث 38 اہل بیت کی طہارت اور پاکیزگی 155

116 حدیث 39 خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین رضی اللہ عنہما کی سواری بنے 156

117 تشریح 157

118 جسم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث رحمت 158

119 حدیث 40 حسین رضی اللہ عنہ منزل موعود پر 158

120 تشریح 159

121 محدثین کرام رحمہم اللہ کا کردار 160

122 بے مثال سخاوتِ حسین رضی اللہ عنہ 161

123 امام حسین رضی اللہ عنہ کی عاجزی اور انکساری 162

124 شجاعتِ حسین رضی اللہ عنہ 163

125 تشریح 164

126 التجائے حسین رضی اللہ عنہ بحضور حق تعالیٰ 165

127 تشریح 167

128 محدثین کرام کا شان اہل بیت میں نذرانۂ عقیدت

MARKAZ
Al-Harmain-ul-Islami
مرکز الحرمین الاسلامی
فیصل آباد پاکستان
0092-0314-3010777
alharmain777@gmail.com
www.alharmain.org
www.youtube.com/alharmain

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ مرکز الحرمین الاسلامی

میاں طاہر
فاضل مدینہ یونیورسٹی
مرکز الحرمین الاسلامی
فیصل آباد پاکستان

تاریخِ عالم بالخصوص تاریخِ اسلام میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات، شخصیت اور کردار کی اہمیت محتاجِ بیان نہیں۔ عہدِ زریں یعنی خلافتِ راشدہ کے بعد جس اہم اور عظیم ترین واقعہ نے اسلام کی فکر، سیاسی، سماجی اور دینی حیثیت پر سب سے زیادہ اثر ڈالا۔ وہ میدانِ کربلا میں امام عالی مقام کی عظیم شہادت ہے۔ امامِ عالی مقام کی شہادت ایک ایسا المناک اور دردانگیز واقعہ تھا کہ امتِ مسلمہ صدیوں سے آنسو بہانے کے باوجود ان کی شہادت پر آج بھی افسردہ اور غمناک ہے۔ سینکڑوں برس گزر جانے کے باوجود آج بھی اس واقعہ کی یاد اور غم تازہ ہے۔

بقولِ امام الہند ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ ''امام حسین رضی اللہ عنہ کے جسم خونچگان سے دشتِ کربلا میں جس قدر خون بہا تھا اس کے ایک ایک قطرہ کے بدلے دنیا اشک ہائے ماتم الم کا ایک سیلاب بہا چکی ہے۔''

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ امتِ مسلمہ کے لئے ایک عظیم درس ہے۔ اگر ہار جیت کا نظریہ یہی ہے جو اقوام عالم ہمیں بتلا اور دکھلا رہی ہیں۔ کہ جنگ جیتنے والا ہی فاتح، غالب اور اصل حکمران ہوتا ہے اور ہارنے والا مفتوح، مغلوب، محکوم اور باغی شمار ہوتا ہے۔ لیکن یہ نظریہ ''کربلا'' کی جنگ میں غلط نظر آتا ہے۔ ''میدانِ کربلا'' میں جیت، غلبہ اور فتح تو یزیدی سپاہ کی ہوئی تھی۔ جب کہ ہار، ہزیمت اور شہادت سیدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے جانثار ساتھیوں کے حصے میں آئی تھی، لیکن حق اور سچ یہ ہے کہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ ہار کر شہادتِ دوام اور رہتی دنیا تک کے لئے عزم واستقلال کی علامت بن کر آج مسلمانانِ عالم کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔

جب کہ ظاہری طور پر ''میدانِ کربلا'' کا معرکہ سر کرنے والا اور جیت کا جشن منانے والا آج بھی نگاہِ مسلم میں خار کی طرح کھٹکتا، نفرت اور عبرت کی علامت ہے۔ تاریخ کا سچ ہمارے غلط، غلیظ اور لوگوں کے مکروہ دماغوں سے نکلے سچ سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کسی کی سمجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے یا نہ آئے۔ یا وہ سمجھنے کے باوجود نا سمجھنا چاہے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اس سچ کو مکروفریب، جھوٹ اور عیاری کے لبادہ میں نہیں چھپایا جا سکتا کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کسی کا وعدہ برحق نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنے ماننے، چاہنے اور اپنے راستے پر چلنے والوں کی ضرور آزمائش کرتا ہے۔ جنگ کا حقیقی معیار فتح و ہزیمت سے بے نیاز اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں اس کے راستے میں کھپا دینے کا نام ہے۔ نتائج خواہ کچھ بھی نکلیں۔

اسلام میں شہداء حق کا سلسلہ طویل اور دراز تر ہے۔ لیکن معرکہ حق باطل اور دنیائے شہداء میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ و مقام کئی اعتبار سے ممتاز اور نمایاں ترین ہے۔ امام عالی مقام نے اپنی سپاہ کا بیشتر حصہ ''میدانِ کربلا'' میں راہِ حق میں شہید کروانے کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان کے بیشتر مردوزن اپنی آنکھوں کے سامنے دین کی سربلندی کی خاطر قربان کر دیئے اور خود دشمن کی صفوں کو تن تنہا چیرتا ہوا ان پر ٹوٹ پڑا، جواں مردی اور بہادری سے لڑتا ہوا دینِ اسلام اور شعائر اسلام کی سربلندی کے لئے بڑے عزم واستقلال سے جام شہادت نوش کر گیا۔ شہیدانِ حق اور فدائیانِ اسلام ہمیشہ معرکہ حق و باطل میں اپنی جانوں کے نذانے پیش کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی سربلندی نگاہ حق پرست میں جان سے عزیز اور اہم تر ہوتی ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دینی، روحانی اور خونی وراثت کے امین تھے۔ وہ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزندار جمند اور امتِ مسلمہ کے روحانی امام اور پیشوا تھے۔ حسب ونسب، اعمال، افعال، کردار، علم و فضل اور زہدوورع میں امت مسلمہ کے لئے مینارۂ نور اور منبع رشدوخیر تھے۔ لیکن بدقسمتی سے امت مسلمہ کا ایک خاص طبقہ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم ترین قربانی اور شہادت کو ایک دوسرے رنگ اور زاویے سے دیکھتا ہے۔ جب کہ جذبۂ اسلام سے سرشار ہر مجاہد بلکہ دنیا بھر کی تمام حریت پسند ہستیاں انہی سے مردانگی اور بہادری کا درس لیتی ہیں۔ اور وہ سب لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھی حالت میں ظلم وستم، جبروتشدد، اور بربریت ایسے ذلیل ریاستی ہتھکنڈے تسلیم کرنے کی بجائے کٹنا، مرنا اور راہِ حق سے منحرف نہ ہونا ہی حیات جاودانی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے امتوں کو مجاہدانہ اور مردانہ وار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جینے اور مومنانہ شان سے شہید ہونے اور موت کو گلے لگانے کا درس دیا ہے۔ جب تک انسان اور انسانیت باقی ہے۔ اسوۂ حسین ان کے لئے منبع رشد و خیر اور نشانِ منزل ہے۔

شہید کا جسمانی ڈھانچہ اگرچہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے مگر وہ روح، وہ اصول، وہ نظریہ حیات جسے وہ اپنے پاک خون سے رنگین کر کے ہم ایسے انسانوں کے لئے ایک رہنما اور ضابطے کی حیثیت میں چھوڑ جاتا ہے۔ وہ نظریہ اور اصول اس دنیا میں ایسے چمکتا ہے کہ آفتاب کی روشنی بھی اس کے سامنے ماندسی نظر آتی ہے۔ اور خونِ شہادت سے رنگین وتر اور روشن چہروں کی ضوفشانی اور تابانی اس کائناتِ ہستی میں ربِ قدیر کی عظمت و کبریائی کے ترانے اور نغمے گاتے ہوئے دلِ مسلم میں جہاد کی وہ چنگاری سلگا دیتی ہے کہ ظلم و شقاوت کے بڑے بڑے پہاڑ للکارِ مومن سے زمین بوس ہو جاتے ہیں۔ شہید اپنے خون کا نذرانہ دے کر امتوں کی زندگی میں ایک نئی روح اور جذبہ پھونکنے والا ہوتا ہے۔ گویا کہ شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ ایثار و استقامت، جواں مرادی، بہادری اور جانثاری کے اعتبار سے ہماری ماضی کی سب سے بڑی یادگار ہے۔

بعض لوگ بڑی سادگی یا ہوشیاری سے عقل و دانش کا لبادہ اوڑھ کر تاریخ اسلام کے اس اہم ترین واقعہ میں غیر معقول بلکہ معکوس طرزِ گفتگو اور استدلال اختیار کرتے ہیں۔ غیر سنجیدہ اور بے اعتبار و بے بنیاد روایات کا سہارا لے کر "حادثہ کربلا" کے ضمن میں اہانت کے مرتکب ٹھہرتے ہیں۔ ایسے دانشور عقل و فکر سے عاری، روایت اور درایت سے بیگانہ ہیں، یا فطری رجحان کے باوجود ان کی علمی و فکری جولانیاں ان کا ساتھ نہیں دیتیں اور وہ اس عظیم اور اہم ترین واقعہ کی حقیقی سنگینی کا احساس و ادراک کرنے سے عاری ہیں۔ جس دور کی سیاہ اور ان کے تیر و تلواریں امامِ حسین رضی اللہ عنہ ایسے عظیم انسان سے انصاف نہ کر سکیں۔ اس عہد کی بیشتر روایات اور قلم کی ضوء فشانیاں کیونکر اور کیسے امامِ عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق انصاف کے تقاضے پورے کر سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے ثقہ قلم کار ہیں۔ بے شمار علمی، فکری، اصلاحی اور تاریخی کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔ روایت و درایت کے ساتھ ساتھ علمِ تاریخ پر بھی بڑی باریک اور گہری نظر رکھتے ہیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاندانِ نبوت یعنی اہل بیت بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ آلِ بیت کی محبت کو اسلامی تقاضا اور اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ نے بڑی محبت اور عرق ریزی سے مستند اور معتبر روایات کا سہارا لیتے ہوئے ذخیرہ احادیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق چالیس (40) صحیح احادیث مبارکہ کا مجموعہ "اربعین امامِ حسین رضی اللہ عنہ" کے نام سے مرتب کیا ہے۔ اور بڑے نپے تلے اسلوب انداز میں امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی حیثیت، شخصیت اور کردار کو بڑے ہی باوقار انداز میں پیش کیا ہے۔ اس عظیم کاوش پر ہم سب فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ کے شکر گزار، ممنونِ احسان اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔

آخر میں مَیں مرکز الحرمین الاسلامی پاکستان کی طرف سے اس عظیم کتاب کی طباعت و اشاعت میں امریکہ میں مقیم فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ کے شیدائی اور ساتھی حبیب اللہ اور دیگر احباب کا شکر گزار ہوں جن کی محبت و معاونت اس عظیم کتاب "اربعین امامِ حسین رضی اللہ عنہ" کی طباعت و اشاعت کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول و منظور فرمائے اور اس کتاب کو فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ اور کارکنانِ مرکز الحرمین الاسلامی کے لئے زادِ راہ اور ذریعہ نجات بنائے۔

آمین یارب العالمین!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِي مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّم

(دستخط)
میاں طاہر
مرکز الحرمین الاسلامی
فیصل آباد پاکستان
0092-0314-3010777
alharmain777@gmail.com
www.alharmain.org
www.youtube.com/alharmain

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

ساری کائنات کا نظام، عدل پر چل رہا ہے۔ اور اسے چلانے والا واحد، اللہ تعالیٰ ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ (آل عمران: 18)

''اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی کہ ''اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور (یہی شہادت) فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے۔ وہ انصاف پر قائم ہے۔''

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء: 58)

''مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں، اہل امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو، تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔''

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا (الانعام: 115)

''تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔''

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (النحل: 90)

''اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ (الشوریٰ: 15)

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریحی نکات

ساری موجودات کا خالق، جب عادل ہے تو وہ مسلمانوں کو بھی اسی عدل باہمی کا حکم دیتا ہے۔ پھر انسانوں کی راہبری کے لئے جسے اپنا پیغمبر مقرر کرتا ہے، اسے بھی عدل وانصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی کافی قرآنی آیات اس موضوع پر موجود ہیں۔ لہٰذا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائی احکام کی روشنی میں، اسی نظام عدل کو قائم کیا اور معاشرے سے ہر ظلم و بربریت کو دیس نکالا دیا۔ پھر اسی نظام عدل وانصاف کو چاروں خلفاء راشدین نے مزید آگے بڑھایا۔ ظلم کی چکی میں پسنے والی انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔ معاشی خوشحالی اور احترام انسانیت کا سنہرا دور آیا۔

1. خلافت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا نام پیش نہ کیا تھا نہ اس کی خواہش کی تھی۔ زبردستی لوگوں نے بیعت کر کے خلیفہ بنا لیا۔
2. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ خود اپنا نام پیش کیا، نہ خواہش کا اظہار کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے مشورے سے مقرر فرمایا۔

دونوں خلفاء نے خدا سے ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے ایام خلافت پورے کئے اور مسلمانوں کے بیت المال کو مالا مال کر دیا۔ نہ اپنے محلات بنائے نہ اپنی اولاد کا کچھ بنایا، وقت رحلت الٹا مقروض نکلے۔

3. اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دولتمند ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کو نوازتے رہے۔ اپنی ذات کے لئے بیت المال سے کچھ نہ لیا۔
4. چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بالکل درویش نکلے، دنیا سے بیزار، آخرت کے طلبگار، نہ خلافت کی تمنا کی، نہ اپنا نام پیش کیا۔ لوگوں نے سر عام مسجد میں پکڑ کر بیعت کر لی۔ شہادت حیدر رضی اللہ عنہ کے بعد، مختصر مدت کے لئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت لوگوں نے کر لی۔ مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خود نام پیش نہ کیا، نہ اس کی آرزو کی۔

یہ تھے مسلمانوں کے حقیقی خلفاء راشدین، جن کے بارے میں فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث لائے ہیں۔

قَالَ: اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ مُلْكًا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خلافت تیس (30) سال رہے گی۔ پھر یہ بادشاہت میں بدل جائے گی۔''

آگے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ راوی حدیث حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفصیل لکھتے ہیں:

1. ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو (2) سال
2. عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس (10) سال
3. عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ (12) سال
4. علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ (6) سال رہی۔

یعنی 2+10+12+6 = کل 30 سال

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

قال سعید: فقلت له: اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِیْهِمْ
قَالَ رضی اللہ عنہ كَذَبُوْا بَنُوْ الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ

''سعید نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بنو امیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے۔ سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیلی آنکھوں والی کے بچے جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ وہ تو بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔''

آگے البانی رحمۃ اللہ علیہ قول امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مَنْ لَمْ يَرْبَعْ بِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي الْخِلَافَةِ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ

''خلافت میں، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتا، وہ اپنے گھریلو گدھے سے بھی زیادہ گمراہ اور احمق ہے۔''

آگے البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دستبردار ہونے سے، حضرت معاویہ امیر ہوئے، وَهُوَ اَوَّلُ الْمُلُوْكِ۔ ''بادشاہی نظام کے پہلے بادشاہ قرار پائے۔

آگے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ مزید آئمہ حدیث کے نام لائے ہیں، جنہوں نے اس حدیث کو قوی کہا ہے۔

❶ امام احمد ❷ امام ترمذی ❸ ابن جریر طبری ❹ ابن ابی عاصم ❺ ابن حبان ❻ الحاکم ❼ ابن تیمیہ ❽ الذہبی ❾ العسقلانی۔

نیز فرماتے ہیں: اہل علم جو علم حدیث کی معرفت رکھتے ہیں، انہوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ پھر آگے لکھتے ہیں۔ میں نے بعض متاخرین کو دیکھا، جنہیں علم حدیث میں راسخ علم نصیب نہیں، انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔

مِنْهُمْ ابن خلدون المؤرخ الشهير ان میں سے ایک مشہور تاریخ دان ابن خلدون ہے، پھر اسی کے پیچھے لگے ابن العربی نے العواصم من القواصم میں فرمادیا۔

وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ (ص 201) ہمارے پاس جو نسخہ ہے اس کا صفحہ نمبر 160 اس لئے ہماری استدعا ہے کہ تاریخ دان اتنے معتبر نہیں ہیں، جتنے ماہرین حدیث ہیں۔

لہٰذا مشاجرات صحابہ پر مؤرخین نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ یہ سہرا صرف محدثین کرام کے سر ہے۔ جو سچے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ جنہوں نے حدیث کے بارے میں معمولی علمی خیانت بھی نہیں کی ہے۔ بلکہ ظلم برداشت کئے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرف نہیں آنے دیا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

محدثین کی برتری، مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مُدَّعی کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
اسی دُھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازنِ علمِ دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو، خود مزہ اس کا چکھ کر
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ مُلاّ کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا ان کا احساں یہ اک اہل دیں پر
وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کے رہبر
لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے؟

اپنی کمزوریوں پر نظر، اصلاح کرواتی ہے

☐ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:
"وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى" (سورۃ طٰہٰ آیت 121)

1. یہ اس لئے نہیں فرمایا کہ قیامت تک حفاظ کرام، اور ائمہ مساجد، نمازوں میں بار بار پڑھ کر نعوذ باللہ، آدم علیہ السلام کی توہین کرتے رہیں۔
2. نوح علیہ السلام کو قرآن میں حکماً ذکر کر کے، "فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ" (سورۃ ہود، 46) قیامت تک تلاوت کرنے والوں سے، نعوذ باللہ توہین نوح علیہ السلام کروانا مقصود نہیں ہے۔
3. "يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ" (سورۃ التحریم، 1) اس حکم سے کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ نعوذ باللہ، قیامت تک قرآن پڑھنے والوں کے ذریعے توہین رسالت مقصود ہے؟
4. "اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا" (ال عمران، 122) اس آیت میں، کیا اللہ تعالیٰ، جنگ احد میں شریک، صحابہ کرام کی توہین کرنا چاہتا ہے، جسے ہر زمانے کے قرآن خوان پڑھتے رہیں گے؟
5. "حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ" (ال عمران، 152) کیا اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی کمزوریاں، اس آیت میں ذکر کر کے رہتی دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک ان کی توہین کروانا چاہتا ہے؟ کہ پڑھتے رہو۔ اور انہیں بدنام کرتے رہو۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ!

☐ ان آیات کے ترجمے اور تفسیریں، بے شک اپنے اپنے مسلک کے علماء کے دیکھ لیں۔ ہم نے عمداً ترجمے نہیں کیے۔ اسی طرح کی کتنی ہی کمزوریوں کا ذکر، اللہ قرآن کریم میں بیان کرتا ہے، ایسے ہی صحیح احادیث میں، صحابہ کرام کی کمزوریوں کا ذکر عام ملتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ذکر ہوا کہ

1. توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ نکھر کر سامنے آجائے کہ پوری کائنات میں صرف ایک اللہ ہی ہے، جس سے کسی کمزوری اور خطاً کا صادر ہونا، کسی صورت میں ممکن نہیں ہے۔
2. دوسری حکمت یہ ظاہر کرنا تھی کہ بتقاضائے بشریت جب بڑے سے بڑے آدمی سے خطا ہو جائے، اسے سامنے رکھ کر، بعد والے اپنی اصلاح کر لیں۔ کہیں ان کی طرح غلطی پر غلطی نہ کرتے جائیں۔ اس طریقِ اصلاح کا نام، توہین صحابہ نہ رکھ لیں۔ یہ بہت بڑا فریب ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصحابہ کلھم عدول

1 صحابہ کرام سارے عادل ہیں:۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکتے ہیں کہ سارے صحابہ کرام عادل ہیں، اہل سنت کے نزدیک (الباعث الحثیث ص18) عدالت کیا ہے؟ یہ وہ ملکہ ہے جو انسان کو تقویٰ (محارم سے اجتناب) اور مروت (رذائل سے اجتناب) کو لازم پکڑنے کا شوق دلائے۔ (اصطلاحات المحدثین ص16، شیخ سلطان محمود رحمہ اللہ)

مولانا عاصم الحداد رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:۔

2 عادل راوی سے مراد کہ وہ عاقل ہو، بالغ ہو، مسلمان ہو، شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ہے، ان پر عمل کرتا ہو، اور جن سے منع کیا ہے (جیسے فسق و فجور) ان سے باز رہتا ہو۔ اور بدعات، کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرتا ہو، صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو، اپنے آپ کو بری عادات، اور غیر اخلاقی کاموں سے محفوظ رکھتا ہو، اور اس لحاظ سے لوگوں میں، اس کی شہرت داغدار نہ ہو۔ (سنت رسول کیا ہے ص41)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں

سارے صحابہ عادل کا مطلب یہ ہوا کہ روایت حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں، ہر صحابی عادل ہے، کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اس نے کوئی غلط اور جھوٹی حدیث، نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہو۔ اس سلسلے میں سارے صحابہ معیار پر ہیں۔ باقی بشری کمزوریاں، ان میں بھی تھیں۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ سے عصمت صحابہ کا سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا:

هو انهم لا يعتقدون ان كل واحد من الصحابة معصوم عن كبائر الاثم و صغائره بل يجوز عليهم الذنوب

(العقیدہ الواسطیہ ص139)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ صحابہ کرام کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے معصوم ہیں۔“ بلکہ ان سے گناہوں کا ہو جانا ممکن ہے۔“

خلافت راشدہ کے بعد

جب اہل سنت، صحابہ کرام کو معصوم عن الخطأ نہیں مانتے تو واضح ہو گیا کہ خلافت علی منہاج النبوۃ، کو ختم کر کے، اس کی جگہ بادشاہی نظام رائج کرنا، روح اسلام کے خلاف عمل تھا، جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔ جس طرح آج پاکستانی عوام کی چیخیں نکل گئی ہیں۔ مگر حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، یہی کیفیت صلحائے امت کی اور عوام کی ہوئی، جب خلفاء راشدین کا سایہ سروں سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا خلافت کھو جانے کی اتنی بڑی خطاء کی تلافی یہ ہے کہ مسلمان پلٹ کر وہی خطا نہ کرتے جائیں بلکہ حضرت ابوبکر، وعمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما جیسے خدا ترس حکمران بنائیں، جو اپنے محل اور عیاشانہ زندگی کے بجائے، خلق خدا کے ہمدرد و غمگسار ہوں۔

موجودہ حکمران، مثل یزید، معیار عدالت پر نہیں ہو سکتے

1. قَالَ الذھبی رحمہ اللہ ، یَزِیْدٌ مَقْدُوْحٌ فِیْ الْعَدَالَۃِ:

یزید عدالت میں مجروح ہے۔ (عدالت کی تعریف اوپر ذکر ہو چکی ہے) میزان الاعتدال 4 ص 440)

2. قَالَ احمد رحمہ اللہ بن حنبل: لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُرْوٰی عَنْہُ

یزید اس لائق نہیں کہ اس سے حدیث روایت کی جائے۔ (حالانکہ صحابی کا بیٹا ہے) (الرد علی المتعصب العنید ص 23)

3. قال ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ وَ لَیْسَتْ لَہٗ رِوَایَۃٌ تُعْتَمَدُ

یزید کی کوئی روایت قابل اعتماد نہیں ہے۔

(تہذیب التہذیب 11 ص 361)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روایتِ یزید پر محدثین کا مکمل بائیکاٹ

یہی وجہ ہے کہ تمام محدثین نے اس پسرِ صحابی، جو اصطلاحاً تابعی ہے۔ کی کوئی روایت قبول نہیں کی ہے۔ سب اس کے کرتوتوں کی وجہ سے، جو خلافِ عدالت تھیں۔ اسے غیر ثقہ اور مردود جانتے تھے۔

مقصود تحریر ہذا

ہماری اس ساری جدوجہد کا مطلوب و مقصود، صرف ایک کہانی بیان کرنا نہیں ہے۔ جیسا کہ عام طور پر لکھنے والے اپنے اپنے ذوق کے ہیروز کا کردار پیش کر کے، داد تحسین وصول کرتے ہیں۔ ہمارا اصل مدعا یہ ہے کہ اس حقیری کوشش کو بارگاہ رب العزت میں شرفِ قبولیت نصیب ہو جائے، آمین۔ اور اس کی بدولت مسلمان امت اپنی کھوئی ہوئی عظمت و رفعت کو پھر سے حاصل کرنے کی فکر کرے۔ خلافت راشدہ کو نصب العین بنائے۔ باقی سارے گھسے پٹے نظاموں سے جان چھڑائے۔ مظلوم و بے کس انسانیت، جو درندوں کے درمیان گھر گئی ہے۔ اسے دوبارہ حقوق انسانی مل سکیں۔ جیسے سوشلزم اور نظام سرمایہ داری ہماری آنکھوں کے سامنے زمین بوس ہو گئے۔ اسی طرح صدیوں کا بادشاہی نظام بھی فلاح انسانیت سے عاری نکلا۔ نیز مغربی جمہوریت بھی بندوں کو گنتی ہے۔ تولتی نہیں ہے۔ ان حکمرانوں کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھیں، یہ عام انسانوں کو کیڑے مکوڑے سمجھ کر انہیں پاؤں تلے مسل دیتے ہیں۔ ان کا رہن سہن ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ فرعون ونمرود کے بچے ہیں، یہ یزید کی طرح شرفاء وصلحاء کے دشمن ہیں حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو یہ حکم دیتے تھے۔

عَن خزیمه بن ثابت: اِنَّ عُمَرَ كَانَ اِذَا اسْتَعْمَلَ عَامِلاً كَتَبَ لَهُ وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَرْكَبَ بِرْذَوْنًا وَلَا يَأْكُلَ نَقِيًّا وَلَا يَلْبَسَ رَقِيْقًا وَلَا يُغْلَقُ بَابُهُ دُوْنَ ذَوِى الْحَاجَاتِ فَاِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعَلَ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةُ

"بے شک عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی گورنر مقرر کرتے اسے شرائط لکھ بھیجتے:

1. ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا
2. میدے کی روٹی نہ کھانا
3. باریک لباس نہ پہننا
4. اپنے دروازے پر گارڈ نہ کھڑا کرنا،

جو ضرورت مندوں کے درمیان رکاوٹ بنے۔ اگر ان احکام کی خلاف ورزی کی تو اس گورنر کو سزا سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

(سیر الخلفاء الراشدین، ذہبی ص 80)

عمر فاروق رضی اللہ عنہ صرف گورنروں کو ایسے احکام نہیں دیتے تھے۔ بلکہ پہلے خود اس پر عمل کرتے تھے۔ ایک بار مدینہ شریف میں قحط پڑا تھا فَمَا أَكَلَ عَامَئِذٍ سَمْنًا وَلَا سَمِيْنًا حضرت عمر نے اس سال، نہ گھی کھایا اور نہ گوشت کھایا۔ (حوالہ مذکورہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

رَأَيْتُ بَيْنَ كَتِفَيْ عُمَرَ أَرْبَعَ رِقَاعٍ فِيْ قَمِيْصِهٖ

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قمیص میں کندھوں کے درمیان چار پیوند لگے ہوئے دیکھے۔ عبداللہ بن عیسی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر کثرت سے رونے کی وجہ سے دو نشان دیکھے۔ آنسوؤں سے مستقل گالوں پر لکیریں پڑ گئی تھیں۔ (حوالہ مذکورہ)

- گورنر مصر کے بیٹے نے گھڑ دوڑ میں آگے نکل جانے والے غریب کو کوڑے مارے۔ عمر فاروق نے عمرو بن عاص گورنر کو اس کے بیٹے سمیت بلا لیا اور غریب مصری کو کہا۔ جیسے اس گورنر کے بچے نے تجھے کوڑے مارے ہیں اسی طرح تو بھی اسے کوڑے مار، پھر فرمایا: مُذْ كَمْ تَعَبَّدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ اَحْرَارًا "تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام بنالیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جبکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنم دیا تھا؟'' (موسوعۃ آثار الصحابہ جلد اول ص 311)

☐ آج جو صدر اور وزیر اعظم یزید کی طرح لاکھوں روپے کے سوٹ پہنے، کروڑوں کی گاڑیوں میں سواری کرے، عالی شان محلات میں رہے، کیا وہ حقیقی مسلمان ہے؟ کیا ایسا حکمران خلق خدا کا خادم بن سکتا ہے؟ کیا وہ نسل یزید سے نہیں ہے؟ کیا خلفاء راشدین کے یہ نمونے تھے؟

ہمیں یزید و فرعون کے نقش قدم پر چلنے والے نہیں، بلکہ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما اور عثمان و حیدر رضی اللہ عنہما جیسے خدا ترس حکمرانوں کی ضرورت ہے۔ نمرود و شداد جیسوں سے تو دنیا پہلے ہی بھری پڑی ہے۔ جن کی بدولت انسانیت آگ میں جل رہی ہے۔ خلفاء راشدین کے پیروکاروں کو آگے لانے کے لئے کردار حسین ادا کرنا پڑے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا نذرانہ عقیدت:

يَاآلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ فَرْضٌ مِنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنِ اَنْزَلَهٗ
يَكْفِيْكُمْ مِنْ عَظِيْمِ الْفَخْرِ اَنَّكُمْ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَاصَلٰوةَ لَهٗ

(دیوان امام شافعی رحمہ اللہ ص 323)

ترجمہ: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت!

آپ کی محبت اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہے۔ اور اللہ نے یہ حکم قرآن میں نازل فرمایا ہے۔ آپ کی عظمت شان کیلئے یہی کافی ہے کہ جس نے آپ پر درود شریف نہیں پڑھا، اس کی نماز نہیں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

دیباچے کے طور پر ہم حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ امام فلسفۂ مشرق و مغرب کے خیالات کو پیش کرتے ہیں۔

کلیات اقبال فارسی رموز بیخودی

در معنی حریتِ اسلامیہ و سرّ حادثہ کربلا

آں امامِ عاشقاں پور بتول　سروِ آزادے زِ بستانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر　معنی ذبح عظیم آمد پسر
بہر آں شہزادۂ خیر الملل　دوش ختم المرسلین نعم الجمل
سرخ رو عشق غیور از خون او　شوخی ایں مصرع ز مضمون او
درمیان امت آں کیواں جناب　ہمچو حرف قل ہو اللہ در کتاب
موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید　ایں دو قوت از حیات آید پدید
زندہ حق از قوتِ شبیری است　باطل آخر داغ حسرت میری است
چوں خلافت رشتہ از قرآں گسیخت　حریت را زہر اندر کام ریخت
خاست آں سر جلوۂ خیر الامم　چوں سحاب قبلہ باراں در قدم
برزمین کربلا بارید و رفت　لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت
تا قیامت قطع استبداد کرد　موج خون او چمن ایجاد کرد
بہر حق درخاک و خوں غلطیدہ است　پس بنائے لا الہ گردیدہ است
مدّعایش سلطنت بودے اگر　خود نکردے باچنیں ساماں سفر
دشمناں چوں ریگ صحرا لا تعد　دوستان او بہ یزداں ہم عدد
سرّ ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام بود　یعنی آں اجمال را تفصیل بود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزم اُو چوں کوہساران استوار پائیدار و تند سیرو کامگار
تیغ بہر عزت دین است و بس مقصد اُو حفظ آئین است و بس
ماسوا اللہ را مسلماں بندہ نیست پیش فرعونے سرش افگندہ نیست
خون اُو تفسیر ایں اسرار کرد ملت خوابیدہ را بیدار کرد
تیغ لا چوں ازمیاں بیروں کشید از رگِ اربابِ باطل خوں کشید
نقش الا اللہ بر صحرا نوشت سطر عنوان نجات مانوشت
رمز قرآن از حسین آموختیم زآتش اُو شعلہ ہا اندوختیم
شوکت شام و فرِ بغداد رفت سطوت غرناطہ ہم از یاد رفت
تارما از زخمہ اش لرزاں ہنوز تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز

تشریح اشعار

کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے مرتبہ عالیہ کا کیا پوچھنا ہے! سیدۃ النساء حضرت بتول رضی اللہ عنہا ان کی ماں ہیں اور سید الانبیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے نانا ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پدر بزرگوار ہیں، جو بسم اللہ کی بے ہیں یعنی علوم قرآنی کا دروازہ ہیں۔ اور وہ خود قرآن کی اس آیت کی تفسیر ہیں۔

"وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ" (الصافات، 107)

"یعنی ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دیدیا۔"

امام حسین رضی اللہ عنہ کی رفعت شان کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے کہ ایک دفعہ جب کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں صاحبزادے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر بیٹھے ہوئے تھے تو ایک صحابی نے یہ کہا کہ ان صاحبزادوں کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانا ہے کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ۔

نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا وَ نِعْمَ الْعَدْلَانِ اَنْتُمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی تمہارا دونوں کا اونٹ بہترین اونٹ ہے اور تم دونوں بہترین سوار ہو۔ عدلان ان دو (2) سواروں کو کہتے ہیں جو کجاوے میں آمنے سامنے بیٹھتے ہیں تاکہ وزن برابر رہے۔

جس طرح سورۃ اخلاص سارے قرآن مجید میں ممتاز ہے۔ اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ ساری امت میں بلند پایہ رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون یا شبیر رضی اللہ عنہ اور یزید یہ دو (2) آدمیوں ہی کے نام نہیں ہیں، بلکہ حیات کے دو مختلف اور متضاد مظہر ہیں جو قیامت تک اسی طرح برسرپیکار رہیں گے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرار بولہبی

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں شروع ہی سے حق و باطل میں آویزش چلی آ رہی ہے۔ اور اگر دنیا میں قوت شبیری نہ ہوتی تو حق کب کا مٹ چکا ہوتا۔ سچ تو یہ ہے کہ

حقیقت ابدی ہے مقام شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی

نوٹ:۔ اقبال نے قیام پاکستان سے پہلے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

قوم خانقاہوں سے تو باہر نکل آئی۔ لیکن افسوس کہ بعض اسباب ایسے پیدا ہو گئے کہ وہ (رسم شبیری ادا کرنے کے لیے) میدان کربلا کی طرف جانے کے بجائے ہوٹلوں کی طرف چلی گئی اور وہاں جا کر خدا معلوم کیا دیکھا، مگر اب باہر نکلنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

اس تمہید کے بعد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب خلافت نے اپنا رشتہ قرآن سے منقطع کر لیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حریت کا خاتمہ ہو گیا۔ چونکہ خدا پرستی کے لیے حریت کا وجود، شرط اولین ہے۔ اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں اپنی جان دے کر قیامت تک کے لیے ملوکیت (استبداد) کے اصول کو باطل کر دیا یعنی اپنی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ملوکیت کا دشمن ہے۔اسی لئے اقبال کی تعلیم یہ ہے کہ لَا مُلُوْکِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ

نوٹ:

پہلے مصرعہ میں (چوں خلافت رشتہ از قرآں گسیخت) یزید کی تخت نشینی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ اپنے باپ کی وفات کے بعد امت کے انتخاب سے خلیفہ نہیں ہوا بلکہ کسی طرح مسلمانوں پر حاکم بن گیا جس طرح ایک قیصر کے بعد،اس کا بیٹا قیصر بن جاتا تھا اسی کا نام ملوکیت ہے جو حریت کی ضد ہے۔

کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے حق کے لیے اپنا سر کٹایا اور اسی لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قربانی سے توحید الٰہی کو ازسرِ نو دنیا میں قائم کر دیا۔اس کی تشریح یہ ہے کہ اگر وہ اپنی شہادت سے اس بات کو واضح نہ کرتے کہ توحید پرستی کے لیے حریت لازمی ہے۔تو مسلمان اس اصول کو فراموش کر دیتے۔اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ رفتہ رفتہ توحید الٰہی کا خاتمہ ہو جاتا۔لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ نے قیامت تک مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ قائم کر دیا کہ ملوکیت کو مٹانے کے لئے اپنی جان قربان کر دو۔تا کہ توحید الٰہی زندہ رہ سکے۔امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے طرزِ عمل سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعلیمات کی روح کو دنیا پر آشکار کر دیا۔جس بات کی انہوں نے زبان سے تعلیم دی تھی امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کر کے دنیا کو دکھا دیا۔

تعلیمات اسلام کی وہ روح کیا تھی؟ صرف یہ کہ

؎ ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست

"یعنی مسلمان اللہ کے علاوہ کسی کا غلام نہیں ہوسکتا۔کسی کے حکم کی اطاعت نہیں کرسکتا۔کسی کے سامنے سر نہیں جھکا سکتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ قرآن ایسی تعلیم کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اس لئے اقبال نے یہ کہا ہے کہ

رمزِ قرآن از حسین رضی اللہ عنہ آموختیم

"یعنی حسین رضی اللہ عنہ نے ہم مسلمانوں کو قرآن حکیم کی روح سے آشنا کیا۔"

نوٹ: میں نے ایک دفعہ حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ رمزِ قرآن سے، آپ کی مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ تعلیمات قرآن کی روح یہ ہے کہ باطل کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت سر بکف رہو اور اگر ضرورت ہو تو جان دینے سے بھی دریغ مت کرو۔

سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت۔ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ نے ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا، یا اگر ہم ان کی شہادت پر آنسو بہائیں گے تو ہماری نجات ہو جائے گی۔ یہ دونوں باتیں سراسر غیر اسلامی ہیں۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے راہ خدا میں سر کٹا کر ہمیں نجات اخروی حاصل کرنے کا طریقہ بتا دیا یعنی یہ کہ مسلمان وہ ہے جو صرف اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور کسی بادشاہ کے سامنے سر نہیں جھکاتا۔

؎ ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست

اس مصرع میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا سارا فلسفہ مضمر ہے۔ آخری شعر انہوں نے خالص جذباتی رنگ میں لکھے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ دمشق، بغداد اور غرناطہ یہ تینوں عظیم الشان سلطنتیں صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں لیکن۔

؎ تارِ ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز

یعنی ملت کے خیالات میں جو انقلاب امام حسین رضی اللہ عنہ نے پیدا کیا تھا اس کا اثر ابھی تک باقی ہے اور ان کی تکبیر کی آواز سے (بشرطیکہ مسلمانوں کی توجہ ریڈیو کی آواز سے ہٹ سکے) اب بھی ایمان زندہ ہو سکتا ہے۔ (پروفیسر یوسف سلیم چشتی)

بلکہ اب تو نگاہ مسلمان ٹی وی اور انٹرنیٹ کی سکرین میں الجھ کے رہ گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشکبار

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث لائے ہیں۔

حدیث نمبر 1

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ (لُبَابَة) بِنْتِ الْحَارِثِ اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: مَاهُوَ؟ قَالَتْ: اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ: وَ ماهو؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ كَاَنَّ قَطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِّعَتْ وَ وُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَيَكُوْنُ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِیْ حِجْرِیْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ فَدَخَلْتُ يَوْمًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ مَالَكَ؟

قَالَ: اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ هٰذَا (يَعْنِی الْحُسَيْنَ) فَقُلْتُ هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ اَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ دوم حدیث نمبر 821)

''حضرت لبابہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آئی، اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! گزشتہ شب میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ وہ کیا ہے؟ کہنے لگیں۔ بہت ہی برا ہے۔ فرمایا بتاؤ تو سہی، بتانے لگی کہ خواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹ کر، میری جھولی میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اچھا خواب تو نے دیکھا ہے۔"

اب دیکھنا! میری بیٹی فاطمہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ ان شاء اللہ! تو وہ تیری گود میں آئے گا۔ بالآخر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ پھر وہ میری گود میں رکھا گیا۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں بچے کو اٹھائے ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پہنچی تو وہ بچہ میں نے آپ کی گود میں تھما دیا۔ پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غور کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا ہوا ہے؟ فرمایا: میرے پاس جبریل فرشتہ آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ میری ہی امت اسے قتل کر دے گی۔ یعنی حسین کو، میں نے کہا۔ اسی معصوم بچے کو قتل کرے گی؟ فرمایا۔ ہاں، فرشتے نے تو اس کے قتل گاہ کی سرخ مٹی بھی مجھے لا کے دی ہے۔

تشریح

ام فضل لبابہ رضی اللہ عنہا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھی۔ اس خواب کی تعبیر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خوشخبری بتائی۔ اپنی لختِ جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بچے کی خبر، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے معمولی نہ تھی۔ کیونکہ آپ کے چھوٹے چھوٹے تین چار بیٹے، یکے بعد دیگرے بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ اس لئے اولادِ نرینہ کی خواہش ایک فطری چیز تھی۔ دوسرا، لاڈلی بیٹی کی اولاد اکثر پیاری لگتی ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر آپ کو بہت ہی خوشی تھی۔ کچھ دنوں بعد جب فرشتے نے بتایا کہ اس بچے کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس غمناک خبر کو سن کر آپ کی آنکھوں کا اشکبار ہونا بھی فطری امر تھا۔ اتنی مہنگی اولاد کا انجام قتل ہو تو صدمہ نہیں تو اور کیا ہوگا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 2

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یَا اُمَّ سَلَمَۃَ! اِذَا تَحَوَّلَتْ ھٰذِہِ التُّرْبَۃُ دَمًا فَاعْلَمِیْ اَنَّ ابْنِیْ قَدْقُتِلَ فَجَعَلَتْھَا اُمُّ سَلَمَۃَ فِیْ قَارُوْرَۃٍ ثُمَّ جَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَیْھَا کُلَّ یَوْمٍ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! یہ مٹی کربلا سے جو جبریل نے دی ہے، جس دن یہ خون بن جائے، سمجھ لینا میرا بیٹا (حسین) شہید ہو گیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی شیشی (بوتل) میں ڈال لی۔ روزانہ اسے دیکھا کرتی تھیں۔ (تہذیب التہذیب دوم ص 347)

دعوتِ حق کی کشتی رواں ہے ساتھیو! آؤ ہاتھ بٹاؤ
موجیں برہم دُور کنارہ چپو تھامو، زور لگاؤ
حق کے پجاری تھوڑے تھوڑے طوفانوں سے لڑنے والے
کفر کا ساتھی ایک زمانہ بہتا ہے موجوں کے بہاؤ
چڑھتے سورج کو کیوں پوجو ڈوبنے والا ہے وہ آخر
جس سے ارض وسما ہیں روشن اس کے آگے سر کو جھکاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقتل حسین کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھا دی گئی تھی

علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی لائے ہیں۔

حدیث نمبر 3

عَنْ اَنَسٍ اِسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ يَّزُوْرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاَذِنَ لَهٗ فَكَانَ فِيْ يَوْمِ اُمِّ سَلَمَةِ فبينما هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ وَ جَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَتَلَثَّمُهٗ وَ يُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: تُحِبُّهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَّا اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ، اِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :نَعَمْ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ، فَاَرَاهُ اِيَّاهُ فَجَاءَ سَهْلَةً اَوْ تُرَابٌ اَحْمَرَ، فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا۔ قَالَ ثَابِتٌ كُنَّا نَقُوْلُ: اِنَّهَا كَرْبَلَاءَ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ سوم، ص 160)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بارش کے فرشتے نے، اپنے رب سے التجا کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی۔ اس دن باری حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تھی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس روز حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر جلوہ افروز تھے۔ وہ دروازے پر ہی تھیں کہ حسین اندر آئے۔ آتے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر پر اچھلنے کودنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑ کر چومنے لگے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا آپ اس بچے سے محبت رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں نہیں، فرشتے نے کہا۔ اسے تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت قتل کر دے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس کا مقتل دکھا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں دکھائیے۔ اس نے مقامِ قتل سے، مٹی کی مٹھی بھر کر پیش کر دی۔ وہ نرم اور سرخ مٹی تھی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو پکڑ کر کپڑے میں باندھ کر سنبھال لیا۔ راوی ثابت کہتے ہیں کہ ہم اس زمین کو ''کربلا'' کہا کرتے تھے۔''

ان کی محبت جانِ تمنا — ان کا تصور جانِ محبت
ذکرِ محبت ان کا چھیڑو — بزمِ تصور ان کی سجاؤ
راگ ازل میں تم نے جو گایا — حق نے تمہیں جو گیت سنایا
دنیا اس کو بھول رہی ہے — دنیا کو وہ یاد دلاؤ
اس دنیا کی ریت نرالی — منہ کی مومن، دل کی باغی
قول و عمل کو ایک بناؤ — دنیا کی یہ ریت مٹاؤ
عیش و تجمل کے یہ مشاغل — ان کی عزیزؔ بساط ہی کیا ہے
خدمتِ حق کا عیش دوامی — جان کی بازی اس پہ لگاؤ

نصر اللہ خان عزیزؔ رحمۃ اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 4

علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی لائے ہیں۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ یَوْمٍ وَ عَیْنَاهُ تُفِیضَانِ قَالَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَیَّ الْبَیْتَ مَلَكٌ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیَّ قَبْلَهَا فَقَالَ لِی: اِنَّ اِبْنَكَ هٰذَا حُسَیْنٌ مَقْتُوْلٌ، وَ اِنْ شِئْتَ اُرِیْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِی یُقْتَلُ بِهَا

(سلسلة الاحادیث الصحیحة دوم، حدیث 822)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آج میرے گھر پہ وہ فرشتہ آیا جو پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ آپ کا یہ بیٹا حسین رضی اللہ عنہ قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو اس کی شہادت گاہ کی مٹی آپ کو دکھاؤں؟

تشریح احادیث اربعہ مذکورہ

گزشتہ ان چاروں احادیث میں، فرشتوں کا معمول سے ہٹ کر آنا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر دینا کہ آپ کا بیٹا حسین قتل ہوگا۔ یہ بات نہایت قابل غور ہے۔ یہ فرشتے صرف قتل حسین کی خبر سنا کر آپ کو پریشان کرنے نہیں آتے رہے۔ کیونکہ جو بھی اس دنیا میں آتا ہے، اس نے مرنا ضرور ہے۔ صرف مرنے یا قتل کی خبر میں کیا اچنبھے کی بات تھی، جو فرشتے بار بار آئے۔ معلوم ہوا، نہ یہ خبر، عام خبر تھی۔ نہ قتل حسین، عام قتل تھا۔ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر و ثبات کا پہاڑ تھے، وہ یہ خبر سن کر بار بار کیوں روئے؟

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ قتل حسین کی مظلومیت انتہاء کو پہنچے گی۔ اور کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑے مقصد کیلئے ہوگی۔ ورنہ لوگ تو روزانہ مرتے بھی ہیں، اور قتل بھی ہوتے ہیں۔ لیکن کسی کے قتل پر آسمانوں سے بار بار مختلف فرشتوں کا نازل ہونا، نہ ہوا۔ کبھی جبریل علیہ السلام تشریف لائے، کبھی بارش کا فرشتہ، کبھی اسپیشل فرشتہ جو کبھی پہلے اترا ہی نہ تھا۔ نرا بے دردی سے مارا جانا بھی اتنا اہمیت کا حامل نہ تھا۔ اور بھی اولوالعزم بہت سے بے رحمی سے مارے گئے۔

حسین کا قتل دراصل نرالا اس لئے ہوا کہ ان کا مقصد شہادت دیگر تمام شہداء سے نہایت ہی بلند تر تھا اور وہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظام نبوت و خلافت راشدہ کو اغواء کاروں نے ملوکیت و بادشاہی میں بدل ڈالا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ اس جبر کے منہ زور انجن کے سامنے اپنا کنبہ لیکر کھڑے ہو گئے۔ اور سب کچلے گئے۔ امت سو چکی تھی، اسے خون حسین رضی اللہ عنہ ہی جگا سکتا تھا۔ اور قیامت تک امت کو سبق دے دیا کہ صرف ظلم سہتے نہ رہنا، نہ ظالموں کی ہاں میں ہاں ملانا، بلکہ ظالم کی راہ میں رکاوٹ بن جانا۔ یہ عظیم الشان کارنامہ، حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں، انجام پذیر ہونا تھا۔ جس کی شہادت کی خبریں بار بار آسمانوں سے فرشتے لاتے رہے۔ عام طور پر مسلمان خلافت راشدہ کے مفہوم اور اس کی روح سے بے خبر ہیں۔ ان کے نزدیک حکمران کوئی بھی ہو محض زبان سے کلمہ پڑھتا ہو اور زبردستی حکومت پر قبضہ کر جائے۔ بس اس کی اطاعت کرنی ہے۔ انہیں اسلامی نظام اور ملوکیت و آمریت میں کچھ فرق نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز قابض ہوں یا نام نہاد مسلم حکمران جیسے موجودہ زمانے کا ایک آمر، وہ چاہے لال مسجد، زہریلے بموں سے اڑا دے یا معصوم دینی طلبہ و طالبات کو ان بموں سے بھسم کر دے۔ بس ان کی اپنی مسجدیں اور مدارس چلتے رہیں۔ نظام کی کوئی پرواہ نہیں۔ ان کی بلا سے کہ کوئی مدتوں ڈکٹیٹر مسلمانوں کو یرغمال بنائے رکھے۔

حسنی مبارک کی شکل میں قذافی کی صورت میں، صدام کے روپ میں، شہنشاہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایران کی مکروہ شکل میں، بس اپنا کام تو نماز روزہ کرنا ہے۔

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے اسلام ہے آزاد
(اقبال)

مگر امام حسین رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ خلافت وملوکیت میں کیا فرق ہے؟
خلافت راشدہ مخلوق خدا پر رحمت ہوتی ہے اور ملوکیت، بندوں پر عذاب الٰہی ہوتا ہے۔

ملوکیت ہمہ مکرست ونیرنگ — خلافت حفظِ ناموسِ الٰہی است
ہنوز اندر جہاں آدم غلام است — نظامش خام وکارش نا تمام است
غلامِ فقرِ آں گیتی پنا ہم — کہ در دینش ملوکیت حرام است

ارمغانِ حجاز فارسی: ص:90

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی امام الشہداء ٹھہرے

علامہ البانی رحمہ اللہ ایک اور حدیث بھی لائے ہیں۔

حدیث نمبر 5

عَنِ النَّبِيِّ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ، وَ رَجُلٌ قَامَ اِلٰى اِمَامٍ جَائِرٍ فَاَمَرَهٗ وَ نَهَاهُ فَقَتَلَهٗ

(سلسلة الاحاديث الصحيحة اول، حديث 374)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شہیدوں کے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور وہ بھی (سید الشہداء) ہے جو کسی ظالم سربراہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور اسے نیکی کی تلقین کی اور برائی سے روکا تو اس نے اسے مار ڈالا۔''

تشریح

اس فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا شک باقی رہ جاتا ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا خاندان ذبح کروا کے، فرشتوں کی پیش گوئیاں سچ ثابت کر دکھائیں۔ فرشتے بھی اپنی مرضی سے نہیں آتے تھے۔ بلکہ اللہ کے اذن سے آتے تھے۔ یعنی خداوند عالم خود چاہتا تھا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ مثالی قربانی پیش کر کے، رہتی دنیا تک نمونہ بنا دے کہ ظلم و بربریت کو چپ کر کے سہتے جانا، اعلیٰ درجہ کا ایمان نہیں ہے۔ اپنی جان بچانا اگرچہ جائز ہے مگر نواسہ پیغمبر، امام حسین رضی اللہ عنہ رخصتوں کے بجائے، عزیمتوں کا اعلیٰ نمونہ تھے۔

تو بچا بچا کے نہ رکھ اِسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کے ہاتھوں شہید اعظم ہوئے، امام حسین رضی اللہ عنہ اپنوں کے ہاتھوں امام الشہداء قرار پائے۔ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ہندزوجہ ابی سفیان نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت میدان احد میں دیکھی تو خنجر سے ان کا پیٹ چاک کیا اور کلیجہ نکال کر چبایا۔ پھر اسے تھوک دیا۔ ہند کی دیگر سہیلیاں مسلمانوں کی نعشوں کے ناک اور کان کاٹتی رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے محبوب چچا کا پیٹ پھاڑا ہوا دیکھا۔ ناک اور کان بھی کٹے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ رکھ سکے، آپ کے سینے سے ہوک نکلی۔ (الاستیعاب اول ص 415)

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ اَمَرَ عُمَرُ بنُ سَعْدٍ فَرَكِبُوْا خُيُوْلَهُمْ وَاَوْطَؤُوْهَا الْحُسَيْنَ (اسد الغابۃ دوم ص 28)

"حسین کو جب شہید کیا گیا، تو عمر بن سعد نے اپنے گھڑسواروں کو حکم دیا کہ گھوڑوں پر سوار ہو کر، امام حسین کی لاش کو چور چور کر ڈالیں۔ یعنی لاش مبارک پر بار بار گھوڑے دوڑائیں اور انہیں روند کے رکھ دیں۔"

- یہی وہ خدشات لاحق تھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو، جو بوقتِ شہادت، جن کا ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے خاندان کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کرنا۔

فَيَحْطِمُوْنَهُمْ حَطْمَ الْاِبِلِ نَبْتَ الرَّبِيْعِ

ورنہ یہ لوگوں کو یوں روند ڈالیں گے جیسے بپھرا ہوا اونٹ موسم بہار کے سبزہ تازہ کو روند ڈالتا ہے۔ فصل بہاراں کو اجاڑ دیتا ہے۔

(موسوعۃ آثار الصحابہ اول 304، فتح الملہم چہارم، ص 156)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ مثلہ کر کے مسخ کیا گیا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر ہی تن سے جدا کر دیا گیا اور جسم کو روند کر پنجر بنا دیا گیا۔

- علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قَتَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مَذْحِجٍ وَ جَزَّ رَأْسَهُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ کو بنو مذحج کے ایک آدمی نے قتل کیا، اور آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک کاٹ کر جسم سے الگ کیا۔

فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ

''وہ اس سر کو ابن زیاد کے پاس لے گیا۔''

فَوَفَدَهٗ اِلٰی یَزِیْدٍ وَ مَعَهٗ الرَّاْسُ

''پھر وہ یزید کے پاس پہنچا اور سر مبارک اس کے ساتھ تھا۔

(تہذیب التہذیب دوم ص 353)

☐ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

میدان کربلا کا آخری شہید امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا سر مبارک ابن زیاد کے پاس لایا گیا۔ فَاَرْسَلَهٗ وَ مَنْ بَقِیَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ اِلٰی یَزِیْدَ پھر اس سر کو اور بچے کھچے قافلہ کو۔ اس نے یزید کے پاس بھیجا۔ (الاصابۃ دوم ص 71)

☐ حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا۔ سر مبارک یزید کے پاس شام بھیجا گیا۔

(کتاب الثقات اول ص 235)

☐ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کو ذبح کیا گیا سر تن سے جدا کیا گیا۔ بعد میں آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر 33 زخم تیروں کے دیکھے گئے۔ لباس کے چیتھڑے اڑ گئے۔ پھر بھی رہا سہا لباس اتار لیا گیا۔ آپ کی چیزیں لوٹ لی گئیں۔ قلافس منحوس نے آپ کی تلوار قبضہ میں کر لی۔ بحر بن کعب نے آپ کا پاجامہ اتار لیا اور بے لباس کر دیا۔ قیس نے آپ کی چادر پکڑ لی۔ جابر بن یزید نے آپ کی پگڑی اٹھا لی۔ (الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید ص 53)

؎ یہ اسی کا جگر تھا کہ ہر حال میں زخم سہتا رہا خون بہتا رہا
تم نے دامن اسی کا دریدہ کیا جو تمہارے گریبان سیتا رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سر مبارک شہر بہ شہر پھرایا گیا

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

1. ابن زیاد نے زحر بن قیس کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر، اور دوسرے شہداء کے سر دے کر یزید کی طرف روانہ کیا۔
2. ابوالوضی نے کہا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو یزید نے سامنے رکھا پھر اس پر چھڑی مارتا رہا۔
3. قبیصہ بن ذؤیب خزاعی نے بھی یہی روایت کیا کہ یزید ہاتھ میں چھڑی لے کر سر امام رضی اللہ عنہ پر مارتا رہا۔
4. زید بن ارقم نے کہا۔ میں یزید بن معاویہ کے پاس تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، یزید اس پر چھڑی مارتا رہا۔
5. ابو برزہ اسلمی یزید کے پاس تھے یزید امام کے سر پر چھڑی مارتا رہا۔
6. حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے کہ یزید امام رضی اللہ عنہ کے منہ مبارک پر چھڑی مار رہا تھا، جس منہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوما کرتے تھے۔
7. مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، امام رضی اللہ عنہ کا سر یزید کے پاس لایا گیا۔
8. آگے ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثَ بِهِمْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ بَعَثَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ اِلَى عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

"پھر یزید نے انہیں مدینہ بھیجا، اور سر مبارک امام حسین رضی اللہ عنہ بھی، اپنے گورنر مدینہ عمرو کی طرف بھیج دیا۔"

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً آٹھ (8) مختلف راویوں کے ذریعہ یہ بات ثابت کی کہ سر مبارک یزید کے پاس پہنچا تھا۔ (الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید ص 56 تا 61)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب مذکور کے حاشیہ نگار، الدکتور ہیثم عبدالسلام محمد لکھتے ہیں۔

وَهُنَاكَ اَقْوَال اُخْرٰى وَهِىَ

سر مبارک کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

یعنی

1 انه اُعِيْدَ اِلٰى كَرْبَلَا وَ دُفِنَ مَعَ الْجَسَدِ

کہ سر مبارک واپس کربلا بھیجا گیا وہیں جسم کے ساتھ دفن ہوا

2 فِیْ مَسْجِدِ الرَّقَّةِ عَلَى الْفُرَاتِ

دریائے فرات کے کنارے، مسجد رقہ میں مدفون ہے۔

3 فِی الْقَاهِرَةِ دُفِنَ

''قاہرہ (مصر) میں دفن ہے۔''

وَهٰذَا الْاِخْتِلَافُ لَدَى الْمُؤَرِّخِيْنَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الرَّأْسُ قَدْ حُمِلَ وَطِيْفَ بِهٖ فِى الْاَمْصَارِ الْاِسْلَامِيَّةِ اِلٰى دَرَجَةِ عَدَمِ مَعْرِفَةِ الْمَكَانِ الَّذِىْ دُفِنَ فِيْهِ۔

مورخین کا یہ اختلاف دلالت کرتا ہے کہ سر مبارک اٹھا کر مختلف مسلم ممالک میں گھمایا گیا۔ کیونکہ یقینی طور پر پتہ ہی نہیں کہ سر کہاں دفن ہوا ہے؟

وَ اَمَّا كَلَامُ ابْنُ تَيْمِيَةِ مِنْ اَنَّهٗ لَمْ يُحْمَلِ الرَّأْسُ وَ اِنَّ هٰذَا كَذِبٌ فَدَعْوٰى مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ وَهُوَ يُخَالِفُ مَا عَلَيْهِ جُمْهُوْرُ الْمُؤَرِّخِيْنَ

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ سر مبارک کو کہیں اٹھایا ہی نہیں گیا، یہ صریح جھوٹ ہے اور یہ وہ دعویٰ ہے جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور جمہور مورخین کے خلاف بات ہے۔ (حوالہ مذکورہ ص 62)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف جمہور مؤرخین نہیں، بلکہ جمہور محدثین بھی یہی کہتے ہیں

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا۔

1 ثُمَّ كَانَ آخِرُ ذٰلِكَ اَنْ قُتِلَ وَ اُتِيَ بِرَأْسِهِ اِلٰى عُبَيْدِاللّٰهِ فَاَرْسَلَهُ وَ مَنْ بَقِيَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اِلٰى يَزِيْد

سب سے آخر میں امام حسین قتل کیے گئے ان کا سر مبارک عبید اللہ کے پاس لایا گیا پھر اس سر کو اور بقایا اہل بیت کو یزید کے پاس بھیجا۔

2 ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

بنو مذحج کے آدمی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر کاٹ کر عبید اللہ کے پاس لے گیا۔ فَوَفَدَهٗ اِلٰى يَزِيْدِ وَ مَعَهُ الرَّأْس۔ (تہذیب التہذیب دوم 353)

پھر اسے یزید کے پاس بھیجا اور سر مبارک اس کے ساتھ تھا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

3 فَوَفَدَهٗ اِلٰى يَزِيْدِ وَ مَعَهُ الرَّأْس

1 ابن زیاد نے مذحجی کو یزید کے پاس بھیجا اور سر مبارک اس کے ساتھ تھا۔ (سیر اعلام النبلاء سوم 309)

2 لَمَّا قَتَلَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ زِيَادِ الْحُسَيْنَ وَ اَهْلَهٗ بَعَثَ بِرُؤُسِهِمْ اِلٰى يَزِيْدَ فَسُرَّ بِقَتْلِهِمْ اَوَّلًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ حَتّٰى نَدِمَ عَلٰى قَتْلِهِمْ۔۔۔۔۔فَقَالَ: فَاَبْغَضَنِي بِقَتْلِهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَ زَرَعَ لِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمِ الْعَدَاوَةَ (حوالہ مذکورہ ص 317)

"جب ابن زیاد نے حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کو قتل کیا، ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سر یزید کے پاس بھیجے۔ ان کے قتل پر پہلے تو خوش ہوا۔ پھر اظہار ندامت کیا اور کہا اس نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے مسلمانوں کو میرے خلاف غضبناک کر دیا ہے اور ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج کاشت کر دیا ہے۔''

ے کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا
(غالب)

3. آگے ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قَالَتْ رَيَّا، حَاضِنَةُ يَزِيْد: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى يَزِيْد فَقَالَ أَبْشِرْ فَقَدْ اَمْكَنَكَ اللّٰهُ مِنَ الْحُسَيْنِ وَ جِيْءَ بِرَأْسِهٖ فَقُلْتُ لَهَا: أَقَرَعَ ثَنَايَاهُ بِقَضِيْبٍ؟ قَالَتْ اِيْ وَاللّٰهِ!

یزید کی دایا ریا نے کہا۔ یزید کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا۔ خوشخبری ہو اے یزید! حسین رضی اللہ عنہ سے اللہ نے تجھے چھٹکارا دیا۔ اور اس کا سر پیش ہے۔ راوی نے دایا سے پوچھا۔ کیا یزید نے امام کے دانتوں پر چھڑی ماری تھی؟ اس نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم!

4. گذشتہ صفحات میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ (8) روایات پیش کی ہیں۔ (الرد علی المتعصب ص 56 تا 61)

محدثین کے بعد مورخین

1. علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید، علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَ اَمَّا رَأْسُ الْحُسَيْنِ فَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ اَهْلِ التَّارِيْخِ وَ اَهْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السِّيَرِ اِنَّهٗ بَعَثَ بِهٖ ابنُ زِيَادٍ اِلٰى يَزِيدَ بنِ مُعَاوِيَةَ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ وَ عِنْدِيْ اَنَّ الْاَوَّلَ اَشْهَرُ

سر مبارک امام حسین رضی اللہ عنہ، اہل تاریخ وسیر کے نزدیک مشہور ہے کہ ابن زیاد نے یزید کے پاس بھیجا تھا۔ کچھ لوگ اس کے انکاری ہیں۔ مگر میرے نزدیک پہلی بات ہی زیادہ مشہور ہے۔

یعنی سر حسین رضی اللہ عنہ کا یزید کے پاس جانا۔

(البداية والنهاية هشتم 204)

2 ابن العماد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ دُفِنَ بِالْبَقِيْعِ اِلٰى جَنْبِ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ وَ ذٰلِكَ اَنَّ يَزِيْدَ بَعَثَ بِهٖ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ۔

اور صحیح بات یہ ہے کہ سر مکرم جنت البقیع میں ان کی والدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفن ہوا۔ اور اسے یزید نے اپنے گورنر کو مدینہ منورہ بھیجا تھا۔　(شذرات الذہب اول ص 275)

3 مفسرِ قرآن علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے پورا باب مقتل حسین رحمۃ اللہ علیہ پر لکھا ہے۔

حافظ ابوالعلاء ہمدانی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اَنَّ يَزِيْدَ حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَأْسُ الْحُسَيْنِ بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

کہ یزید کے پاس سرِ امام حسین آیا تو یزید نے اسے مدینہ منورہ بھیج دیا۔　(التذکرہ دوم 593)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

اَنَّ الرَّأْسَ لَمْ يُغْتَرَبْ کہ سر مبارک دیگر شہروں کو نہیں لے جایا گیا۔ آگے لکھتے ہیں۔ اَنَّ الَّذِیْ ذَکَرَهٗ مَنْ یُّعْتَمَدُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْمُوَرِّخِيْنَ اَنَّ الرَّأْسَ حُمِلَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ وَ دُفِنَ عِنْدَ اَخِيْهِ (راس الحسین رضی اللہ عنہ ص 197)

قابل اعتماد علماء و مورخین نے ذکر کیا کہ سر مبارک مدینہ شریف لے جایا گیا اور اپنے بھائی حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہوا۔ یہ خیال امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا شاذ ہے۔ دیگر جلیل القدر محدثین و مورخین کے مقابلہ میں، امام صاحب کو تاریخی طور پر صحیح معلومات نہ پہنچ پائیں۔ حالانکہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام میں ایک اتھارٹی رکھتے ہیں لِكُلِّ عَالِمٍ زَلَّةٌ یہ محاورہ ایسے ہی علمائے حق پر فٹ آتا ہے ہر لغزش سے پاک صرف محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

جیسا کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا۔

فَمِنَ الْعَجِيْبِ حَقًّا اَنْ يَّجْتَرَأَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ عَلٰی اِنْكَارِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ تَكْذِيْبِهٖ فِیْ مِنْهَاجِ السُّنَّةِ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہ مَوْلَاهُ'' کا انکار اور تکذیب ان کی جرات حیرت انگیز ہے۔

(4/104)

فَلَا اَدْرِیْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَجْهَ تَكْذِيْبِهٖ لِلْحَدِيْثِ اِلَّا التَّسَرُّعَ وَالْمُبَالَغَةَ فِی الرَّدِّ عَلَی الشِّيْعَةِ

مجھے اس حدیث کی تکذیب کی وجہ معلوم نہیں کیا ہے، سوائے جلد بازی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبالغہ آمیزی صرف شیعہ کے رد میں (سلسلہ صحیحہ پنجم 263)

- احادیث کے تمام طرق جمع کر کے بدقتِ نظر جانچنے سے پہلے، جلد بازی میں ضعیف کا حکم لگانا یہ ان کا مبالغہ ہے۔

(سلسلہ صحیحہ چہارم ص 344)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے سر مبارک کا مدینہ شریف مدفون ہونا قابل اعتماد طور پر لکھا ہے۔ لیکن عقلاً اور نقلاً یہ ثابت نہ ہو سکا کہ سر مبارک کوفہ سے مدینہ شریف براہ راست کیسے پہنچ گیا؟ کیونکہ قافلہ اہل بیت کے افراد شام گئے۔ ان کے ساتھ سر مکرم کا جانا عقلاً اور نقلاً درست معلوم ہوتا ہے۔ دنیاوی انعام کے حریص جیسے ابن زیاد کے پاس سر کو لائے تھے۔ ویسے ہی وہ یزید سے بھی سر حسین رضی اللہ عنہ کو دکھا کر بھاری معاوضے چاہتے تھے۔

دوسرا یزید کیسے مطمئن ہوتا اگر سر اسے دکھائے بغیر ہی۔ کوفہ سے سیدھا مدینہ چلا جاتا اور دفن کر دیا جاتا۔

اے موجِ تلاطم اِن کو بھی، دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے، موجوں کا نظارہ کرتے ہیں

شورشِ عندلیب نے روح چمن میں پھونک دی
ورنہ یہاں کلی کلی مست تھی خوابِ ناز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے زبردست خراج تحسین

وَ وَقَعَ الْقَتْلُ حَتّٰی اَکْرَمَ اللّٰہُ الْحُسَیْنَ وَ مَنْ اَکْرَمَہٗ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ بِالشَّھَادَۃِ رضی اللہ عنہم رضی اللہ عنهم و ارضاهم

''قتل حسین وقوع پذیر ہوا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حسین اور آپ کے اہل بیت کو شرف شہادت عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو!''

وَ اَھَانَ بِالْبَغْیِ وَالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ مَنْ اَھَانَہٗ بِمَا انْتَھَکَہٗ مِنْ حُرْمَتِھِمْ وَ اسْتَحَلَّہٗ مِنْ دِمَائِھِمْ

''اور جنہوں نے ان کی حرمت پامال کی بغاوت وظلم سے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل ورسوا کیا۔''

''وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ''

جسے اللہ تعالیٰ ذلیل وخوار کردے اسے پھر کوئی عزت دینے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرگزرتا ہے۔ (الحج،18)

وَ کَانَ ذٰلِکَ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَ کَرَامَتِہٖ لَہٗ لِیَنَالَ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ حَیْثُ لَمْ یَحْصُلْ لَہٗ مِنْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْاِبْتِلَاءِ وَالْاِمْتِحَانِ مَا حَصَلَ لِسَائِرِ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَجَدِّہٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ اَبِیْہِ وَ عَمِّہٖ وَ عَمِّ اَبِیْہِ رضی اللہ عنہم۔

حسین پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور احسان تھا کہ انہیں شہداء کے مرتبے تک پہنچائے۔ جیسا کہ وہ ابتدائے اسلام کی آزمائشوں سے محروم رہے تھے۔ جو ان کے تمام خاندان کو نصیب ہوئیں۔ ان کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، ان کے والد علی رضی اللہ عنہ کو، ان کے چچا جعفر رضی اللہ عنہ کو، ان کے والد کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو۔

وَ اِذَا کَانُوْا اَفْضَلَ الْخَلَائِقِ فَلَا رَیْبَ اَنَّ اَعْمَالَھُمْ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اہل بیت جب ساری مخلوق سے افضل تھے تو بلاشبہ ان کے اعمال بھی افضل اعمال ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 6

□ آگے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم کی روایت ذکر کرتے ہیں۔

اَنَّہٗ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ، اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ، اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج سے واپسی پر غدیر خم پر ارشاد فرمایا:

لوگو! میں تمھیں اپنے اہل بیت کے بارے میں، اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ یہ تین (3) بار فرمایا۔ یعنی میرے گھرانے سے حسن سلوک کرنا۔ بدسلوکی نہ کرنا۔ (رأس الحسین ص 200)

□ عذیر خم پر اس ارشاد میں یہ نکتہ پوشیدہ ہے۔ جو عرفات کے میدان میں نہ فرمایا جہاں سارے مسلمان، سوالاکھ سے بھی زیادہ موجود تھے شاید قدرت کی طرف سے اشارہ ہو کہ عذیر خم پر واپسی کے قافلے میں اہل شام تھے۔ خاص طور پر انہیں خبردار کرنا مقصود تھا۔ جنہوں نے بعد میں وہی کیا جس کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطرہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ کیوں نکلے جبکہ ہمدرد انہیں روک رہے تھے؟

اس سوال کا جواب مذکور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے واضح ہوگیا کہ خداوند عالم نے انہیں اپنے گذشتہ عظیم الشان بزرگ شہداء کے مرتبے پر فائز المرام کرنا تھا۔ دوسرا ان کا عمل کوئی معمولی نہ تھا بلکہ جیسے وہ خود جوانان جنت کے سردار تھے ویسے ہی انہوں نے طرز حکومت کو واپس خلافت کی طرف لانے کے لئے عظیم الشان قربانی پیش کردی۔

؎ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَسْعٰى وَ يَبْذُلَ جُهْدَهٗ
وَ لَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ تَتِمَّ الْمَقَاصِدُ

جواں مرد کے ذمہ سعی و جہد ہوتی ہے۔ یہ اس کی ذمہ داری نہیں ہے کہ حالات کا رخ بدل کے ہی چھوڑے۔

جلیل القدر امام علیہ السلام نے اپنی ذمہ داری نبھا کے دکھا دی۔ باقی لوگ بس تبصرے ہی کرتے رہ گئے اور آج تک گوشوں اور حجروں میں بیٹھے محض تنقیص ہی کر رہے ہیں۔

؎ کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل پہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاتلِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہارِ رنجش

صحیح بخاری میں ہے: قاتلِ حمزہ رضی اللہ عنہ، وحشی جب اہل طائف کے ہمراہ، دربارِ نبوت میں، مدینہ شریف آیا، کہتا ہے: جب مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا: پوچھا:

أَنْتَ وَحْشِيٌّ؟

''کیا تو ہی وحشی ہے؟''

میں نے عرض کیا، جی ہاں! پھر پوچھا:

أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ؟

''کیا تو نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟''

میں نے کہا: جی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر فرمایا:

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي؟

''کیا یہ ممکن ہے کہ تو اپنا چہرہ مجھ سے چھپالے یا دور رہے؟

تو میں نکل آیا''۔ (حدیث 4072، بخاری شریف)

اس سے آگے علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لائے ہیں:

فَقِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم هٰذَا وَحْشِيٌّ،

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''دَعُوْهُ فَلَاِ سْلَامُ رَجُلٍ وَاحِدٍ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قَتْلِ اَلْفِ كَافِرٍ''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ وحشی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، ایک آدمی کا مسلمان ہو جانا، مجھے ہزار کافر قتل کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ یعنی اسلام نے اس کی جان بخشی کی ہے، ورنہ واجب القتل تھا۔

آگے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مسند ابی داؤد طیالسی کو یہ روایت بھی لائے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"غَيِّبْ وَجْهَكَ عَنِّيْ فَلَا اَرَاكَ"

اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے رکھ، آئندہ کبھی دیکھنے نہ پاؤں۔

(فتح الباری جلد ہفتم ص:459، ص462)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب چچا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے وحشیانہ قتل پر، انتہائی صدمے سے دوچار تھے۔ قاتلِ چچا جب مسلمان ہو کے سامنے آیا، تو قانونِ خداوندی کے پابند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قانونِ شریعت کے مطابق، اسے معاف کرتے ہیں، مگر قانونِ فطرت کے ہاتھوں مجبور ہیں کہ ایک ظالم اور قاتل کو معاف کرنے کے باوجود، فرماتے ہیں کہ اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے رکھنا، تجھے دیکھ کر میرا زخمِ دل ہرا ہو جاتا ہے اور صدمہ تازہ ہو جاتا ہے۔

یہ تو معاملہ تھا، اس شخص کا، جس نے حالتِ کفر میں، یہ جرم کیا تھا اور اسلام قبول کرنے کے بعد بخشا گیا اور چہرہ کشائی سے محروم ہوا۔ لیکن جس نے مسلمان ہوتے ہوئے، نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے دردی سے قتل کیا، اس کا کیا بنے گا؟ کیا اسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزِ محشر یہی فرمائیں گے کہ

"غَيِّبْ وَجْهَكَ عَنِّيْ فَلَا اَرَاكَ"

مجھ سے اپنا چہرہ دور کر، آئندہ کبھی نہ دیکھو۔ یا قاتل نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، کوئی اور سزا نصیب ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کو قتل کرنے والا، چہرہ دکھانے کے قابل نہ رہا اور کیا قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینے سے لگائیں گے؟ اور اس کا منہ چومیں گے؟ بلکہ قتلِ حسین کے منصوبہ ساز، جو مرکزی و صوبائی حکومت کے ذمہ دار تھے، وہ سب روسیاہ ہوں گے۔

؎ آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں
ہر زوالِ نظریاتِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یعنی آسمان کو پورا حق حاصل تھا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظریات زوال پذیر ہوں، تو وہ خون کی بارش برساتا رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت بیان کرتے ہیں

www.kitabosunnat.com

حدیث نمبر 7

حدثنی اللَّیْثُ قال اَبَی الْحُسَیْنُ بْنِ عَلِیّ رضی اللہ عنہ اَنْ یُسْتَأْسَرَ فَقَاتَلُوْہ فَقَتَلُوْہُ وَ قَتَلُوْا اِبْنَیْہِ وِ اَصْحَابَہُ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْا مِنْہُ بَمَکَانٍ یُقَالُ لَہُ الطَّفُّ وَانْطُلِقَ بِعَلِیّ بْنِ حُسَیْنٍ وَ فَاطِمَۃَ بِنْتِ حُسَیْنٍ وَ سُکَیْنَۃَ بِنْتِ حُسَیْنٍ اِلٰی عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ زَیَادٍ وَ عَلِیٌّ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ قَدْ بَلَغَ فَبَعَثَ بِھِمْ اِلٰی یَزِیْدِ بْنُ مُعَاوِیَۃَ فَاَمَرَ بِسُکَیْنَۃَ فَجَعَلَھَا خَلْفَ سَرِیْرِہٖ لِئَلَّا تَرٰی رَأْسَ اَبِیْھَا وَ ذَوِیْ قَرَابَتِھَا وَ عَلِیّ بْنِ الْحُسَیْنِ رضی اللہ عنہ فِیْ غُلٍّ فَوَضَعَ رَأْسَہٗ فَضَرَبَ عَلٰی ثَنِیَّتَیِ الْحُسَیْنِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ

نُفَلِّقُ ھَامًا مِنْ رِجَالٍ اَعِزَّۃٍ
اِلَیْنَا وَھُمْ کَانُوْا اَعَقَّ وَ اَظْلَمَا

”امام لیث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے گرفتاری دینے سے انکار کیا۔ دشمنوں نے ان سے جنگ لڑی اور انہیں قتل کر ڈالا، امام کے دونوں بیٹے اور دیگر ساتھی بھی انہوں نے قتل کیے، جن ساتھیوں نے امام کے ساتھ مل کر لڑائی لڑی تھی۔ یہ سب مقام ”طف“ پر شہید ہوئے۔ امام زین العابدین اور ان کی دونوں بہنیں، فاطمہ، اور سکینہ کو ابن زیاد کے پاس لایا گیا۔ زین العابدین ان دنوں جوان تھے (بیماری کی وجہ سے بچ نکلے)۔ ابن زیاد نے ان سب کو یزید کے پاس بھیجا۔ سکینہ کو تخت کے پیچھے کیا گیا تا کہ اپنے باپ حسین رضی اللہ عنہ کا سر نہ دیکھ سکے، نہ دیگر رشتہ داروں کے سر دیکھے اور امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زین العابدین رضی اللہ عنہ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یزید نے اپنے سامنے رکھے ہوئے سر مبارک کو دانتوں پر چھڑی مارتے ہوئے شعر کہا، جس کا ترجمہ یہ ہے۔''

''(تلواریں) ان لوگوں کی کھوپڑیاں اڑا دیتی ہیں جو ہمارے لئے بھاری ہوں۔ اور وہ بڑے ہی سرکش اور ظالم تھے۔ نعوذ باللہ!''

فَقَالَ عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما

"مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ"(الحدید، 22)

فَثَقُلَ عَلٰى يَزِيْدٍ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ وَتَلَا عَلِيٌّ آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ يَزِيْدُ: بَلْ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ رَآنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَغْلُوْلِيْنَ لَاَحَبَّ اَنْ يُّخَلِّيَنَا مِنَ الْغُلِّ قَالَ صَدَقْتَ فَخَلُّوْهُمْ مِنَ الْغُلِّ، قَالَ: وَلَوْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى بُعْدٍ لَاَحَبَّ اَنْ يُقَرِّبَنَا، قَالَ : صَدَقْتَ، فَقَرَّبُوْهُمْ، فَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ وَ سُكَيْنَةُ يَتَطَاوَلَانِ لِتَرَيَا رَأْسَ اَبِيْهِمَا وَ جَعَلَ يَزِيْدُ يَتَطَاوَلُ فِيْ مَجْلِسِهٖ لِيَسْتُرَ عَنْهُمَا رَأْسَ اَبِيْهِمَا ثُمَّ اَمَرَبِهِمْ فَجُهِّزُوْا فَاَصْلَحَ اِلَيْهِمْ وَاُخْرِجُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(امام ذہبی نے اس حکایت کو قویۃ الاسناد کہا۔ سیر اعلام 3 ص 319، رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر دوم ص 230 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر سوم ص 104 مطبوعہ دار المؤید محقق حمدی عبد المجید السّلفی، و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد جلد نہم ص 227 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یزید کے شعر کے جواب میں قرآن کریم کی آیۃ پڑھی،

"کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب (یعنی نوشتہ تقدیر) میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان کام ہے۔"

یزید کو اپنے پیش کردہ شعر کے مقابل، یہ آیت بھاری لگی تو یزید نے کہا: یہ سب تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ اکثر معاف کرتا ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بیڑیوں میں بندھے ہوئے دیکھتے، تو ضرور بیڑیاں کھلوا دیتے۔ یزید نے کہا: تو نے درست کہا۔ تو ان کی بیڑیاں کھول دیں۔ پھر امام رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اپنے سامنے دور کھڑے دیکھتے تو ضرور قریب کر لیتے۔ یزید نے کہا: تو نے سچ کہا، انہیں قریب کر دیا گیا۔

فاطمہ اور سکینہ بیٹیاں، اپنے باپ حسین رضی اللہ عنہ کا سر بلند ہو کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگیں اور یزید اپنے بیٹھنے کی جگہ اونچا ہوتا رہا کہ سر حسین کو، ان کی بیٹیوں سے چھپائے۔ پھر انہیں تیار کر کے مدینہ روانہ کر دیا۔

صحیح حدیث کے مقابلہ میں قولِ امام

ان صحیح احادیث کے مقابلے میں قول امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ہو یا اور کسی امام کا قول، کیا اسے قبول کیا جا سکتا ہے؟ ہمارے نزدیک ہر حال میں صحیح حدیث اقوال ائمہ پر مقدم ہے امید ہے قارئین اب ان صحیح روایات کے بعد، سرِ امام حسین رضی اللہ عنہ دربار یزید میں جانے کو افسانہ نہیں کہیں گے۔ جسے حدیث اور محدثین کرام حقیقت بتاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حسینی کردار

تاتاری سلطان قازان کے دربار میں، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگردوں کی جماعت لے کر حاضر ہوئے، کیونکہ اس نے ظلم و بربریت کی انتہا کر دی تھی۔ بہت سخت لہجے میں امام صاحب نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا:

أَنْتَ تَزْعَمُ أَنَّكَ مُسْلِمٌ وَ مَعَكَ مُؤَذِّنٌ وَقَاضٍ وَ إِمَامٌ وَ شَيْخٌ عَلٰى مَا بَلَغَنَا فَغَزَوْتَنَا وَ غَزَوْتَ بِلَادَنَا عَلٰى مَاذَا؟ إِلٰى اَنْ قَالَ: وَ اَنْتَ عَاهَدْتَ فَغَدَرْتَ وَ قُلْتَ فَمَا وَفَيْتَ

"اے سلطان! تو دعویٰ کرتا ہے کہ تو مسلمان ہے۔ اور اپنے ساتھ موذن اور قاضی بھی رکھے ہوئے ہیں۔ امام اور شیخ بھی رکھے ہوئے ہیں۔ تو ہمارے ساتھ جنگ لڑنے آ گیا ہے۔ تو نے ہمارے شہروں پر چڑھائی کر دی ہے۔ یہ سب کچھ کس بنیاد پر کیا ہے؟ یہاں تک کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرما دیا۔ تو نے جو معاہدہ کیا تھا اس سے غداری کی ہے۔ تو نے جو کچھ کہا تھا اس کی وفا نہیں کی ہے۔"

(مقدمہ الفرقان شیخ الاسلام ابن تیمیہ ص 11)

☐ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی سلطان ملک ناصر کے پاس چغلی کھائی گئی۔ سلطان نے اپنے دربار میں بلایا اور سلطان نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگ آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور کیا آپ کے دل میں حکومت پر قبضہ کرنے کا ارادہ ہے؟ (غلط کار حکمران، مصلحین سے اسی لئے ڈرتے ہیں، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون نے کہا: (يُرِيدُ أَنْ يُخرِجَكُمْ من اَرْضِكُم) یہ تمہیں تمہاری زمین سے بے دخل کرنا چاہتا ہے۔ (سورۃ الاعراف آیت 110) امام صاحب نے نہایت اطمینان قلب سے جواب دیا جو حاضرین مجلس نے سنا وہ عظیم الشان ثبوت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَا أَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ وَاللّٰهِ إِنَّ مُلْكَكَ وَ مُلْكَ آبَائِكَ لَا يُسَاوِيْ عِنْدِيْ فَلْسَيْنِ (حوالہ مذکورہ ص 12)

''کیا میں یہ کام کروں گا؟ خدا کی قسم! تیری حکومت اور تیرے آباء کی حکومت، میرے نزدیک دو ٹکے کے برابر نہیں ہے۔''

مظلوم مجدد دین و مصلح امت

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو تجدید دین و اصلاح امت کا مثالی کام کیا ہے وہ قیامت تک مشعل راہ رہے گا۔ ہمارے زمانے کے علماء ہوں یا حکمران، ان میں ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ عکس نظر نہیں آتا جو اوپر، ان کا درخشاں کردار آپ نے دیکھا ہے۔ ظالم و جابر اور نام نہاد مسلم حکمرانوں سے یہ کبھی نہ ٹکرائے بلکہ ان کے قصیدے پڑھتے رہتے ہیں۔

عیدِ آزاداں شکوہِ ملک و دیں — عیدِ محکوماں ہجومِ مومنیں

ہر خداوندِ کہن را اُو شکست — ہر کہن شاخ از نم او غنچہ بست
گرمیٔ ہنگامۂ بدر و حنین — حیدر و صدیق و فاروق و حسین رضی اللہ عنہم

(پس چہ باید کرد، ص 38، 39)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کردارِ عزیمت کہاں سے نصیب ہوا؟

وہ کردار حسین رضی اللہ عنہ سے ملا ہے۔ کہ ظالم و جابر اور نام کے مسلم حکمرانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے، حجروں کے بجائے میدان عمل میں نکلا جائے۔ جیسا کہ ہر دور کے ظالموں سے انبیاء ٹکرائے۔

جیسے نواسئہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت کے ظالم اور خلافت راشدہ کے غاصبوں کو للکارا تھا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ رمز حسین رضی اللہ عنہ سمجھ گئے مگر ہمارے دینی پیشوا نہ سمجھ پائے۔

؎ نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

اسلام اور مسلمانوں کو جن عصری مسائل کا سامنا ہے۔ ان سے علماء کی اکثریت غافل و کاہل ہے۔

بس ان کے جبے، قبے، ان کے دستار فضیلت، ان کے نورانی چہرے، کبھی راہ خدا میں خاک آلود نہ ہوئے۔ خون آلود ہوتا تو دور کی بات ہے۔ ان کے اجلے لباس دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے کبوترانِ بام حرم ہوں۔ جو دیکھنے میں بہت بھلے، خوبصورت اور خوشنما لگتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے کبھی شاہین اسلام کا کردار ادا نہ کیا۔

؎ وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہبازی
(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی لائے ہیں

حدیث نمبر 8

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مَعَهٗ حَسَنٌ وَ حُسَیْنٌ هٰذَا عَلٰی عَاتِقِهٖ وَ هٰذَا عَلٰی عَاتِقِهٖ وَهُوَ یَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً وَ یَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْنَا فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اِنَّكَ تُحِبُّهُمَا؟ قَالَ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رضی اللہ عنہما (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ششم حدیث 2895)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر نکلے۔آپ کے ساتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ یہ اس کندھے پر سوار تھا وہ دوسرے کندھے پر سوار تھا۔کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو چومتے ،کبھی اس کو چومتے ، چلتے چلتے ہمارے پاس آئے۔ ایک آدمی نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔جو ان دونوں سے پیار کرے گا، گویا اس نے مجھ سے پیار کیا۔جو ان دونوں سے بغض رکھے گا، گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی۔یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے۔

ناصبیت کیا ہے؟

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا:

روافض ونواصب کا کیا طریقہ ہے؟

جواب میں فرمایا۔روافض صحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ اَمَّا نَوَاصِبُ فَھُمُ الَّذِیْنَ نَصَبُوْا الْعَدَاوَۃَ لِاَھْلِ الْبَیْتِ وَ تَبَرَّأُوْا مِنْھُمْ وَ کَفَّرُوْھُمْ وَ فَسَّقُوْھُمْ

''ناصبی لوگ وہ ہیں جنہوں نے اہل بیت سے عداوت دل میں پال رکھی ہے۔ ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ انہیں فاسق کہتے ہیں، ان سے بیزاری کرتے ہیں۔'' (عقیدہ واسطیہ ،سوال نمبر 212)

قاتل حسین رضی اللہ عنہ کی روایتِ حدیث

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ عسقلانی لکھتے ہیں:

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا، عمر بن سعد بن ابی وقاص سے کچھ لوگوں نے روایت کی ہے اور اسے ثقہ تابعی کہہ ڈالا۔

1. لیکن استاد امام بخاری یحیٰی بن معین نے کہا۔ کَیْفَ یَکُوْنُ مَنْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ ثِقَۃً؟ جو حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرے، وہ ثقہ (قابل اعتماد) کیسے ہوسکتا ہے؟

2. بنوضبیعۃ کے ایک آدمی نے عمر بن سعد سے روایت کرنے والے کو کہا: یَا اَبَا سَعِیْدُ! ھٰذَا قَاتِلُ الْحُسَیْنِ فَسَکَتَ۔ فَقَالَ لَہٗ: عَنْ قَاتِلِ الْحُسَیْنِ تُحَدِّثُنَا؟ فَسَکَتَ۔
اے ابوسعید! یہ ابن سعد، قاتل حسین ہے۔ تو وہ خاموش ہوگیا۔ پھر اس نے کہا تم ہمیں قاتل حسین سے حدیث بیان کرتے ہو؟ تو راوی خاموش ہوگیا۔

3. عمرو بن علی سے ایک آدمی نے کہا: اَمَا تَخَافُ اللّٰہَ تَرْوِیْ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ؟ فَبَکٰی، وَ قَالَ لَا اَعُوْدُ۔ کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا، ابن سعد سے روایت کرتا ہے؟ تو راوی رویا۔ پھر اس نے کہا: آئندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی اس سے روایت نہیں کروں گا۔

- آگے ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

قُلْتُ اَغْرَبَ ابْنُ فَتْحُوْن فَذَكَرَهُ فِي الصَّحَابَةِ

میرا کہنا یہ ہے کہ، ابن فتحون نے انوکھی بات کی کہ اسے صحابہ میں ذکر کر دیا۔

آگے ابن حجر، ابن سعد کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں۔

جب امام حسین رضی اللہ عنہ عراق پہنچے، تو عبیداللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کو، رے اور ہمدان کا گورنر مقرر کر دیا۔ اور حکم دیا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف جائے۔ اس کے ساتھ چار ہزار (4000) کا لشکر دیا۔ پہلے تو عمر نے انکار کیا۔ ابن زیاد نے کہا۔ اگر یہ کام نہیں کرے گا تو میں تجھے گورنری سے معزول کر دوں گا اور تیرا گھر برباد کر دوں گا۔ پھر اس نے اس کی اطاعت کی اور حسین رضی اللہ عنہ سے جا کر جنگ لڑی اور انہیں قتل کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنِ۔ (تہذیب التہذیب جلد 7 ص 451)

- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی یہ بات ذکر ہوئی تھی کہ ناصبی وہ ہیں جو اہل بیت سے بغض رکھتے ہیں۔ اب بتائیے جو براہ راست قتل حسین رضی اللہ عنہ کے مجرم پائے گئے، وہ کیا قرار پائیں گے؟

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری
ترے دین و ادب سے آرہی ہے بوئے رہبانی
یہی ہے مرنے والی امتوں کا عالم پیری

(ارمغان حجاز، ص: 741)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدردانِ حسنین رضی اللہ عنہما، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 9

وَعَنْ محمد بن ابراهيم التيمي : اَنَّ عُمَرَ اَلْحَقَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِفَرِيْضَةِ اَبِيْهِمَا مَعَ اَهْلِ بَدْرٍ لِقَرَابَتِهِمَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

بے شک عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے وظائف ان کے باپ (علی رضی اللہ عنہ) کے برابر مقرر کئے جو اہل بدر کے وظائف کے مساوی تھے۔

حسنین کے وظائف کا استحقاق یہ تھا کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ذہبی جلد سوم ص 266)

دوسرے مقام پر امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کا اضافہ درج کیا۔ لِكُلِّ وَاحِدٍ خَمْسَةَ الآفٍ ہر ایک کیلئے پانچ ہزار (5000) مقرر تھے۔ (حوالہ مذکورہ ص 285)

1 نگاہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی عظمت دیکھیں۔

''جنگ بدر'' مسلمانوں کا پہلا معرکہ تھا جس پر قرآن کریم کھل کر ذکر کرتا ہے۔ حسنین اس معرکہ عظیمہ میں شریک نہیں تھے۔ بلکہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

جنگ بدر سن دو ہجری کو ہوئی۔ اس کے ایک سال بعد حسن رضی اللہ عنہ تین ہجری کو اور حسین رضی اللہ عنہ چار ہجری کو پیدا ہوئے۔ لیکن عدل فاروقی یہ ہے کہ جو بچہ اہل بیت کا ہو۔ وہ بدری صحابہ کے برابر وظیفہ پائے۔

لیکن ہمارے لوگوں کی عقل کہاں گھاس چرنے چلی گئی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بغض وعداوت کا زہر منہ سے اگلتے پھرتے ہیں؟

2 ایک روز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما باپ کے پاس شکایت لائے کہ ابا جی! آپ نے میرے اور حسن و حسین کے وظیفے یکساں کیوں مقرر کر دیئے؟ میں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگے آگے جہاد میں تلوار چلاتا تھا جبکہ یہ دونوں اس وقت مدینہ کی گلیوں میں کپڑوں میں الجھ کر گر پڑتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جواب دیا کہ ایک شرط پر تیرا وظیفہ ان کے برابر کرتا ہوں،

اَنْ تَحْضُرَلِیْ اَبًا مِثْلَ اَبِیْهِمَا وَ اُمًّا مِثْلَ اُمِّهِمَا وَجَدًّا مِثْلَ جَدِّهِمَا۔

"ان کے جیسا باپ، ان جیسی ماں، ان کے جیسا نانا، لے کر آ۔"

یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انتہا کردی ہے۔

ان کا باپ علی رضی اللہ عنہ ہے۔

ان کی ماں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے۔

ان کے نانا ساری مخلوق کے سردار، اور خالق کائنات کے محبوب ہیں۔

(مقدمہ کتاب الموافقة بین اهل البیت و الصحابة

ص:3 از علامہ زمخشری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا انداز شفقت

حدیث نمبر 10

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت لائے ہیں۔

''امام حسین رضی اللہ عنہ خود راوی ہیں، فرماتے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ دیتے ہوئے منبر پر چڑھ گیا۔ میں نے کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اتریں۔ اور اپنے باپ کے منبر پر جائیں۔

عمر رضی اللہ عنہ نے (غصہ منانے کے بجائے نرمی اور شفقت سے فرمایا: میرے باپ کا تو کوئی منبر نہ تھا۔ مجھے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ میرے ہاتھ میں کنکریاں تھیں جن سے کھیلتا رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب منبر سے نیچے اترے تو مجھے بھی ساتھ ہی اپنے گھر لے گئے۔ مجھے پوچھا یہ تجھے کس نے سکھایا تھا؟ میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے کسی نے نہیں سکھایا۔ پھر فرمایا۔ میرا باپ آپ پر قربان! کاش آپ میرے پاس آیا کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن میں گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خصوصی میٹنگ کر رہے تھے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ دروازے پر اجازت کا منتظر تھا (ممکن ہے اسے اجازت نہ ملی ہو) وہ واپس چلا گیا، میں بھی اس کے ساتھ واپس چلا آیا۔

کچھ دنوں بعد میرا حضرت عمر سے آمنا سامنا ہوا۔ فرمایا۔ کیا بات ہے کبھی نظر نہیں آئے؟''

میں نے کہا: اے امیر المومنین میں تو آیا تھا۔ مگر آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خلوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں میٹنگ کر رہے تھے۔ میں بھی اور آپ کا بیٹا بھی، واپس چلے آئے۔

فَقَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنِ ابْنِ عُمَرَ،

"فرمایا: آپ میرے بیٹے سے زیادہ حقدار ہیں۔ یعنی آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔"

فَاِنَّمَا اَنْبَتَ مَاتَرٰی فِیْ رُؤُوْسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُمْ

"یہ جو ہمیں عزت ملی ہوئی ہے، یہ اللہ کے بعد تمہاری ہی عطا کردہ ہے۔" (الاصابۃ دوم ص 69 وسندہ صحیح)

تشریح

اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شفقت و محبت دیکھیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تلخ بات کا ذرا بھی برا نہ منایا۔ بلکہ اعتراف عظمت کا اظہار کیا کہ یہ منبر واقعی آپ کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ میرے باپ کا نہیں۔

دوسری عظمت کا اظہار کہ میری نظروں سے اوجھل نہ رہا کرو۔ اپنا دیدار کرواتے رہا کرو۔ اپنے بیٹے کو اندر آنے کے لئے میری اجازت درکار ہے۔ مگر آپ کو اندر آنے کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

تیسرا اظہار عظمت خلیفہ راشد کا کہ یہ عزو شرف ہمیں، اللہ کے بعد، تمہارا ہی عطا کردہ ہے۔ اولوالعزم خلیفہ جس کے سامنے کفر لرزتا تھا وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے بچھ بچھ جاتے تھے۔

دوسری طرف یہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تنہائیوں میں بھی ہدایات دیتے رہے اور انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بھی بنایا۔ صحیح بخاری کتاب المغازی حدیث 4108 میں دیکھیں کس رعونت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی؟ منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھڑے ہو کر للکارا جو اس خلافت کا آرزومند ہے، وہ ذرا اپنا سر اٹھائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اس خلافت کے زیادہ حقدار ہیں، اس سے اور اس کے باپ سے۔"

بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، نے بتایا کہ وہ کیونکر صبر کر گئے اور اس دھمکی کو پی گئے۔

اپنے عظیم محسن فاروق اعظم کے کس قدر احسان فراموش نکلے۔

☐ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا۔

اَنَّ عُمَرَ کَسَا أَبْنَاءَ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ مَايَصْلُحُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ فَاُتِيَ بِكِسْوَةٍ لَهُمَا فَقَالَ: اَلْآنَ طَابَتْ نَفْسِي (سیر اعلام النبلاء جلد سوم ص 285)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں صحابہ کرام کے بچوں کو نئے کپڑے پہنائے۔ لیکن ان کپڑوں میں ایسے نہ تھے جو حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو زیب دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر ایک آدمی کو یمن دوڑایا۔ وہ عمدہ کپڑے لایا۔ حسنین رضی اللہ عنہما کو پہنا کر، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میرا دل خوش ہوا ہے۔"

ے کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱۹

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت لائے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر بلال رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر دمشق جا بسے۔

ثُمَّ اِنَّ بِلَالًا رَاَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ مَنَامِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ مَاھٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَا بِلَالُ؟ مَا آنَ لَکَ اَنْ تَزُوْرَنَا؟

”بلال رضی اللہ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

بلال! یہ کیا بے وفائی ہے، ہمارے زیارت کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے؟“

فَانْتَبَہَ حَزِیْنًا فَرَکِبَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاَتٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَجَعَلَ یَبْکِیْ عِنْدَہٗ وَیَتَمَرَّغُ عَلَیْہِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رضی اللہ عنہما

بیدار ہوئے تو بہت غمگین تھے۔ فوراً انتظام کر کے سواری پکڑی، دمشق سے روانہ ہو کر، مدینہ منورہ پہنچے، محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر حاضر ہوئے اور روتے رہے۔ قبر شریف پر لوٹ پوٹ ہوتے رہے۔ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آ گئے۔

فَجَعَلَ یُقَبِّلُھُمَا وَ یَضُمُّھُمَا فَقَالَا لَہٗ نَشْتَھِیْ اَنْ تُؤَذِّنَ فِی السَّحَرِ فَعَلَا سَطْحَ الْمَسْجِدِ

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ حسنین رضی اللہ عنہما کو چومتے رہے اور انہیں اپنے سینے سے چمٹاتے رہے۔ دونوں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرمائش کی، ہماری تمنا ہے کہ آپ اذان فجر کہیں۔ بلال مسجد کی چھت پر چڑھے۔''

فَلَمَّا قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِرْتَجَّتِ الْمَدِيْنَةُ

''جب اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ مدینہ شریف کانپ اٹھا۔''

فَلَمَّا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ، زَادَتْ رَجَّتُهَا

جب

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ پکارا

تو مدینہ میں زلزلے کی کیفیت میں اور اضافہ ہو گیا۔

فَلَمَّا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، خَرَجَ النِّسَاءُ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ فَمَا رُئِیَ يَوْمَ اَكْثَرَ بَاكِيًا وَبَاكِيَةً مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

جب

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی آواز فضاؤں میں گونجی،

مدینہ کی خواتین اپنی چھتوں پر چڑھ کر بے تاب ہو گئیں۔ لوگ دھاڑیں مار کر روئے اور اس روز خواتین و حضرات خوب روئے۔ اتنا کبھی روتے ہوئے نہ پائے گئے۔ (اسد الغابۃ جلد اول ص 417)

اس روایت میں دیکھئے،

بلال رضی اللہ عنہ کس طرح فرط محبت سے حسنین رضی اللہ عنہما کو بار بار چومتے اور گلے لگاتے ہیں۔ ان کے نورانی چہروں میں عکس محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا تھا۔ اور ان کی فرمائش کو پورا کرتے ہیں، حالانکہ وہ پختہ عہد کر چکے تھے۔

فَاِنِّیْ لَا اُوَذِّنُ لِاَ حَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کیلئے اذان نہیں کہوں گا۔"

(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی جلداول ص 164)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ صرف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انہوں نے اذان کہنا ترک کر دیا، کہ ان کی اذان سننے والی محبوب شخصیت دنیا میں نہ رہی تو اب کسے اذان سنائیں؟

جہاد کے لئے جنگی محاذوں پر چلے گئے۔

مگر حسنین رضی اللہ عنہما کی فرمائش ٹال نہ سکے۔

مدت بعد مدینہ کی فضاؤں میں اذان بلالی گونجی تو صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد آیا، سب پھوٹ کر رونے لگے۔ اذان بلالی نے مدینہ کو پھر سوگوار کر دیا۔ لوگ گھبرائے ہوئے گھروں سے والہانہ نکل کھڑے ہوئے کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لے آئے ہیں۔

جب انہیں یاد کر لیا　　　صبح مہک مہک اٹھی
جب ان کا غم جگا لیا　　　تو رات مچل مچل گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل بیت جنت کے ایک ہی محل میں ہوں گے

حدیث نمبر 12

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت بھی لائے ہیں۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات ہمارے ہاں تشریف لائے۔ رات ہمارے پاس بسر کی۔ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سوئے ہوئے تھے۔ رات بچوں کو پیاس لگی تو حسن نے پانی مانگا۔ نانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی کے برتن کے پاس گئے۔ پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ کو پلانے لگے۔ حسین نے لپک کر پکڑنے کی کوشش کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے روکا اور حسن کو پہلے پلایا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ابا جان! لگتا ہے کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں؟ فرمایا یہ بات نہیں، دراصل اس نے پہلے پانی مانگا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"

إِنِّيْ وَ إِيَّاكِ وَ هٰذَيْنِ وَ هٰذَا الرَّاقِدُ يَعْنِيْ عَلِيًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ يَعْنِيْ فَاطِمَةَ وَ وَلَدَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضی اللہ عنہم

"بے شک میں اور تو (فاطمہ) اور یہ دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) اور یہ سویا ہوا شخص یعنی علی رضی اللہ عنہ قیامت کے روز، ایک ہی محل میں اکٹھے ہوں گے۔ یعنی فاطمہ اور دونوں بیٹے حسن وحسین رضی اللہ عنہم۔"

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام جنت میں کیا ہوگا؟ جہاں فرمایا کہ علی و فاطمہ اور حسن و حسین اسی مقام پر ہوں گے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ مؤذن جو کلمے کہتا جائے سامع ساتھ ساتھ دہراتا جائے۔ بعد اذان دعا مانگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (کتاب الاذان، حدیث نمبر 614)

''جو یہ دعا پڑھے گا۔ اس کے لئے میری سفارش، حلال ہو جائے گی روز قیامت ہمارے مضمون سے متعلق اس دعا کا وہ جملہ ہے، ات محمدا الوسیلۃ کہ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ عطا فرمائے۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

الْوَسِيْلَةَ هِيَ مَايتقربُ بِهِ الى الكبير

وہ چیز ہے جس کے ذریعے سے بڑی ہستی کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

وَتُطْلَقُ عَلَى الْمَنْزِلَةِ الْعَلِيَّةِ اور مطلقا عالی شان منزل کو کہتے ہیں۔ صحیح مسلم میں یہ وضاحتی الفاظ میں

فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ

''جنت کا وہ محل ہے جو ساری مخلوق میں سے ایک ہی بندے کے شایان شان ہے۔'' (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے) (فتح الباری دوم ص 125)

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قصرِ جنت صرف ایک ہی خاندان کے لئے ہے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات، حضرت فاطمہ وعلی، اور حسن وحسین کے ساتھ اس میں مستقل قیام پذیر ہوں گے۔ اس عظیم الشان محل کی خصوصیت یہ ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو تہائی جنتی امتیوں کے لئے جو شاید اربوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوں ان سب کے لئے، اس بے مثل محل میں پوری پوری وسعت اور دلکشی ودل آویزی کی بہت زیادہ کھلی گنجائش ہوگی، اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت کیلئے زائرین تو اس بلند مرتبہ قصر میں عارضی طور پر جایا کریں گے۔ مگر آپ کے اہل خانہ واہل بیت اس میں عارضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں، بلکہ پکے پکے ہمیشہ کے لئے سکونت پذیر رہیں گے۔ زائرین بعد زیارت نبوی واپس اپنے اپنے محلات میں چلے جایا کریں گے۔ نبوت کا گھرانہ وہیں رہتا رہے گا۔ اس لئے ہماری عاجزانہ استدعا ہے کہ اہل بیت کے کسی فرد سے ذرا سا بھی دل میں میل آیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس عظیم الشان محل میں پہنچ کر زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہ جائیں۔ کیونکہ اس محل کے اصل باشندے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے گھرانے کے افراد ہی ہوں گے۔ لہٰذا نہ آل بیت سے بغض رکھیں نہ ازواج مطہرات سے۔ دونوں ہی قابل احترام و قابل محبت ہیں۔

میں دل کو روؤں یا جگر کو
میری دونوں سے آشنائی ہے

- قران کریم میں سورہ الطّور کی آیت 21 اس حدیث 12 کی تائید و توثیق کرتی ہے۔

"اور جو لوگ ایمان لائے، اور ان کی ذریت نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی، تو ہم (اپنے فضل و کرم سے) ان کی ذریت کو (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ بھی کم نہ کریں گے۔"

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے
تری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کو میں کیا کرو
اسے پھر بھی شوقِ وصال ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احترام حسین رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 13

علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت بھی لائے ہیں۔

''حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی زمین کی طرف نکلے جو حرہ سے باہر تھی۔ اور ہم پیدل چل رہے تھے۔ اچانک حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار آگے سے آرہے تھے۔ فوراً خچر سے نیچے اتر کر خچر سواری کے لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور کہا۔ اے اللہ کے بندے! اس پر سوار ہو جائیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو اچھا نہ لگا۔ مگر نعمان اللہ کی قسمیں ڈال رہے تھے۔ بمشکل امام حسین رضی اللہ عنہ سوار ہونے کو تیار ہوئے۔ اور فرمایا۔ نعمان! آپ نے قسمیں کھا کر مجھے مجبور کیا ہے۔ لہٰذا آگے (فرنٹ سیٹ پر) آپ بیٹھیں، میں آپ کے پیچھے بیٹھوں گا۔ کیونکہ میں نے اپنی والدہ محترمہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنی ہے۔''

اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِہٖ وَ صَدْرِ فِرَاشِہٖ وَالصَّلَاۃِ فِیْ مَنْزِلِہٖ اِلَّا اِمَامًا یَجْمَعُ النَّاسُ عَلَیْہِ

''آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے، اپنے بستر پر آگے بیٹھنے اور اپنی مسجد میں امامت کروانے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ البتہ وہ امام جس پر لوگ متفق ہوں اس سے مستثنیٰ ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی کو اجازت دے۔''

نعمان نے کہا: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر نے بالکل سچ فرمایا۔ میں نے بھی اپنے والد بشیر رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی سنا تھا۔ جیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بھی فرمایا۔ اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر جسے وہ اجازت دے۔

فَرَکِبَ حُسَیْنٌ عَلَی السَّرْجِ وَ رَدِفَهُ الْاَنْصَارِیُّ

حضرت حسین آگے سوار ہوئے اور نعمان انصاری ان کے پیچھے بیٹھے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد نہم ص 371 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

تشریح

اس حدیث شریف میں احترام حسین رضی اللہ عنہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

① حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی سواری سے نیچے اتر آنا کس قدر محبت واحترام ہے؟

② اپنی سواری امام کے لئے پیش کر دینا۔ اور قسمیں کھا کھا کر، منت سماجت کرنا۔

③ سواری پر آگے بیٹھنے کے بجائے، امام کے پیچھے بیٹھنا۔ یہ تھا محبت و احترام اہل بیت، صحابہ کرام کے دلوں میں، یہ نعمان وہی ہیں جو۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

جب مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی بارہ ہزار (12000) کوفیوں نے بیعت کی تو یزید کا ایک حامی نعمان بن بشیر کے پاس جا کے کہتا ہے۔ اِنَّكَ ضَعِیْفٌ اَوْ مُسْتَضْعَفٌ قَدْ فَسَدَ الْبَلَدُ

بے شک تو کمزور حاکم یا بے بس ہے۔ سارا شہر باغی ہو گیا ہے۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اس حامی یزید کو تاریخی جواب دیا۔

لَأَنْ اَكُوْنَ ضَعِیْفًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ قَوِیًّا فِیْ مَعْصِیَتِهٖ مَا كُنْتُ لِاَهْتِكَ سِتْرًا

"اللہ کی فرمانبرداری میں، میں کمزور ہو جاؤں تو مجھے یہ محبوب ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اللہ کا نافرمان ہو کر طاقتور بنوں۔ میں پردے کو پھاڑ نہیں سکتا۔ یعنی میں ان کو رسوا نہیں کروں گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اسی سرکاری چغلخور نے یزید کو لکھ بھیجا۔ یزید نے یہ مکتوب پڑھتے ہی اپنے مشیر خاص عیسائی غلام سرجون کو بلایا۔ اور اس سے مشورہ کیا۔ اس عیسائی نے مشورہ دیا کہ نعمان کے بجائے۔ عبیداللہ بن زیاد ہی کوفہ کو ٹھیک کر سکتا ہے۔ حالانکہ قبل ازیں یزید، عبیداللہ بن زیاد سے ناراض تھا اور یزید اسے بصرہ کی حاکمیت سے معزول کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

رومی عیسائی سازش

(قیصر روم اپنی چال چلتا رہا۔ بڑی اسکیم کے تحت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھر عیسائی عورت میسون کو مسلمان بنا کے داخل کیا اسی سے یزید پیدا ہوا جس کی پرورش عیسائی قبیلے کے ننھیال میں ہوئی۔ اس نومسلم بیوی کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے طلاق بھی دے دی تھی۔ عیسائیوں کی گہری سازش تھی کہ مرکزی مسلم حکومت میں اپنے مشنری لوگ داخل کرے۔ انہی میں سے یہ خصوصی مشیر "سرجون" بھی تھا۔

جس نے یزید کو ابن زیاد کا مشورہ دیکر گورنر کوفہ بنوایا۔ اور میدان کربلا میں خاندان نبوت کو کچل دیا۔ اور عیسائی دنیا اپنے مباہلہ کی ہزیمت کا انتقام لینے میں کامیاب ہوئی۔

(جیسا کہ عصر حاضر میں یاسر عرفات کے گھر میں پوری منصوبہ بندی کر کے ایک عیسائی عورت داخل کی گئی۔ جس کا ناکام انجام دنیا نے دیکھ لیا۔)

یزید نے ابن زیاد کو خط لکھا کہ میں تجھ سے اب راضی ہو گیا ہوں۔ لہٰذا بصرہ کی گورنری کے ساتھ ساتھ تجھے کوفہ کا بھی گورنر بناتا ہوں اور اسے حکم دیا کہ مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو تلاش کر کے اسے قتل کر دے۔ (الاصابہ دوم ص 70,69)

یزید کا جیالا گورنر ابن زیاد لعنتی

پھر علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی تفصیل لکھی ہے کہ ابن زیاد نے کیسے جلاد بن کر اہل بیت کو تہ تیغ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کے مطابق یہ ان لوگوں کا رد ہے کہ یزید بے گناہ تھا یہ سب کچھ ابن زیاد نے کیا تھا؟ نہیں، بلکہ اہل بیت کو کچلنے کیلئے یزید نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے، اپنے عیسائی مشیر خاص ''سرجون'' کے مشورہ سے، معتوب ابن زیاد کو راضی کر کے، کوفہ، قتل صالحین کا انتظام اس کے سپرد کیا۔ جو قتل صالحین کا مشاق جلاد تھا۔

دوسری دلیل یزید کے مجرم ہونے کی یہ ہے کہ جو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ

1. یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کو برملا برا نہ کہا۔
2. نہ ان کا انتقام لیا نہ ان کے خون کا (قصاص) بدلہ لیا۔
3. یہ سب اس پر واجب تھا۔

اسی بنا پر اہل حق اسے ملامت کرتے ہیں۔ کہ جو واجب کام تھا وہ چھوڑ دیا، اور دیگر کاموں میں لگ گیا۔ (فتاوی ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم ص 253)

عَنِ الْمَرْءِ لَاتَسْأَلْ وَسَلْ عَنْ قَرِيْنِهٖ
فَكُلُّ قَرِينٍ بِالْمُقَارِنِ يَقْتَدِىْ (عدی بن زید)

ترجمہ: آدمی کے بارے میں مت پوچھ، بلکہ اس کے دوست سے پوچھ۔ ہر دوست اپنے دوست کا پیروکار ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسنین رضی اللہ عنہما کیلئے شفقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 14

كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُصَلِّي وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَان وَ يَقْعُدَانِ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَخَذَ الْمُسْلِمُوْنَ يُمِيطُوْنَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَرُوْهُمَا بِأَبِيْ وَ أُمِّيْ مَنْ أَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ۔ (سلسلہ صحیحہ جلد نہم حدیث نمبر 4002)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرمارہے تھے، جب آپ سجدے میں جاتے تو حسن وحسین رضی اللہ عنہما آپ کی کمر پر بیٹھ جائے لوگ اس حالت میں دونوں بچوں کو روکتے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

انہیں کچھ نہ کہو۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ بھی ہیں

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا۔

جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے، وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

(صفۃ صلوۃ النبی علامہ البانی رحمہ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 15

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بھی، سنن نسائی کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

''حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ بچے کو نیچے بٹھا کر نماز کے لئے آگے بڑھے، نماز کی تکبیر کہی، نماز پڑھی نماز میں سجدہ لمبا کیا،

راوی شداد نے کہا۔

فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ وِ اِذَا الصَّبِیُّ عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ سَاجِدٌ

میں نے دوران سجدہ سر اٹھا کے دیکھا۔ تو وہ بچہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر پر تھا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں تھے۔

میں پھر واپس سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل پڑھ لی تو لوگوں نے کہا۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج آپ نے معمول کے خلاف سجدہ لمبا کر دیا تو ہمیں گمان گزرا شاید کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان میں سے کوئی چیز نہ ہوئی۔

وَلٰکِنِ ابْنِیْ اِرْتَحَلَنِیْ فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ

''بس میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا۔ میں نے جلد بازی سے کام نہ لیا۔ کہ یہ اپنا شوق پورا کر لے۔'' (صفۃ صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنن نسائی حدیث 1140)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہ کیلئے جنت کی بشارت

حدیث نمبر 16

علامہ البانی رحمہ اللہ یہ حدیث بھی لائے ہیں۔

عَنْ جابر بن عبدالله انه قال مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُهٗ (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ جلد ہفتم حدیث 4003)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا
"جسے جنتی آدمی دیکھنا پسند ہو، وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھے"
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں یہ جملہ لکھا ہے۔ مذکور حدیث پر ذِکْرُ اِثْبَاتِ الْجَنَّةِ لِلْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رضوان الله علیه وَ قَدْ فَعَلَ (صحیح ابن حبان جلد 15 حدیث نمبر 6966)

اس میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے جنت کا ثبوت ہے اور اللہ نے ایسا کر دیا ہے۔

مختصر وضاحت

گزشتہ تینوں صحیح احادیث امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔

حدیث 14 اور 15 میں ذکر ہوا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے تو حسنین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواری بنا لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی خاطر سجدہ اتنا لمبا کر دیا کہ صحابہ کرام گھبرا گئے کہ شاید کوئی حادثہ پیش آ گیا۔ اگر صحابہ نے حسنین رضی اللہ عنہما کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر سے اتارنے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا۔ پھر ارشاد ہوا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ ان دونوں سے محبت کرے۔''

اب جو ناصبی لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ حکومت وقت کے خلاف کیوں نکلے؟ وہ خود ہی سوچ لیں کہ وہ کس قسم کی محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ کیا یہی منشائے نبوت ہے؟ یا اپنی خواہش نفس کی پیروی ہے؟

حدیث 16 میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان دیکھیں کہ امام حسین کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنتی بتا رہے ہیں اور (Clear Cut) دوٹوک انداز میں نام لیکر فرما رہے کہ حسین رضی اللہ عنہ جنتی ہے۔ قاتلِ حسین، یزید کا کہیں نام لیکر، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جنت کی بشارت نہیں دی۔ ایک مجمل روایت قسطنطنیہ کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر اسے مغفور لھم میں شامل کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ اس اجمالی حدیث کی وضاحت سنن ابی داؤد مطبوعہ دار ابن حزم بیروت کی صحیح حدیث 2512 کتاب الجہاد نے کر دی ہے کہ پہلے لشکر کے امیر خالد بن ولید کے صاحبزادے عبدالرحمان تھے۔ اور علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَكَانَتْ غَزْوَةُ يَزِيدِ الْمَذْكُورَةُ فِي سَنَةِ اثْنَيْنِ وَ خَمْسِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ (فتح الباری، کتاب الجہاد، جلد 6 ص 126)

''یزید کا غزوہ مذکورہ تو سن باون (52) ہجری کا ہے۔''

(اس وقت یزید کی عمر 6 یا 7 برس تھی۔)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ رحم فرمائے، وہ کسی غلط فہمی میں لکھ گئے بعد میں آنے والے لوگ اندھے مقلدوں کی طرح مکھی پر مکھی مارتے چلے جا رہے ہیں۔ جبکہ ثقہ محدثین کی اکثریت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے خیال سے بالکل مختلف ہے۔ حنفی حضرات مجرم ہیں کہ وہ اپنے امام کے مقلد ہیں۔ اور ادھر کیا ہو رہا ہے؟ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید بھی کیا واجب ہو گئی ہے؟ حالانکہ صحیح اہلحدیث کا منہج اتباع قرآن وسنت ہے۔ لیکن آج دیگر مقلدین کی طرح، اگر اماموں کو حرف آخر سمجھ لیا گیا تو بات کہاں تک پہنچے گی؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

□ لہٰذا اہل بیت کی محبت واجب ہے۔ جس پر واضح نصوص موجود ہیں۔ قرآن و حدیث میں بنوامیہ کے لئے کونسی قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں۔ یا کون سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ان کی تعریف اور مدح میں جنت کی بشارت لئے بیان ہوئے ہیں؟

امت کی بربادی قریشی لڑکوں سے

ان بے نصیبوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی فرمان کافی ہے جو صحیح بخاری میں آیا ہے۔

قال ابو هريرة رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَكَةُ اُمَّتِیْ عَلٰی يَدَیْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے خدا کے نہایت سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے۔ میری امت کی بربادی قریش کے چھوکروں کے ہاتھوں ہوگی۔'' (کتاب الفتن حدیث 7058)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ شرح میں مزید لکھتے ہیں۔ دوسری روایت یہ بھی غِلْمَةٌ سُفَهَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ ''بے وقوف قریشی لڑکوں کے ہاتھ میری امت کی خرابی ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو میں ان کے نام تک بتا سکتا ہوں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں كَانَّ اَبَاهريرةَ كَانَ يَعْرِفُ اَسماءَ هُمْ گویا ابو ہریرہ ان احمق قریشی لڑکوں کے نام تک جانتے تھے۔

□ دوسرا فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بے نصیب بنوامیہ کیلئے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ هَلَكْتُمْ وَ اِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ اَهْلَكُوْكُمْ

''میں لڑکوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اگر تم ان کی پیروی کرو گے۔ ہلاک ہو جاؤ گے (دین کے حوالے سے) اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں تباہ کر کے رکھ دیں گے۔ (دنیا کے حوالے سے)''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور کی انہی پیش گوئیوں سے گھبرائے ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بازاروں میں چلتے پھرتے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُدْرِكْنِي سَنَةُ سِتِّيْنَ وَلَا اِمَارَةُ الصِّبْيَانَ

"اے اللہ! مجھے نہ سن ساٹھ (60) دکھانا نہ لڑکوں کی حکومت دیکھنا نصیب ہو۔ یعنی وہ وقت آنے سے پہلے ہی مجھے دنیا سے اٹھا لینا۔"

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریح میں مزید لکھتے ہیں۔

یہ کھلا اشارہ ہے کہ سب سے پہلا کھلنڈرا سن ساٹھ (60) میں یزید بن معاویہ ہے، جو اسی سال حکومت پر قابض ہوا۔

آگے فرماتے ہیں۔ وہ لوگوں کو حکومت کے حصول کیلئے ہلاک کریں گے۔

آگے ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَ اِنْ اَوَّلَهُمْ يَزِيْدُ كَمَادَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَأْسِ السِّتِّيْنِ وَ اِمَارَةَ الصِّبْيَانِ فَاِنَّ يَزِيْدَ كَانَ غَالِبًا يَنْتَزِعُ الشُّيُوْخ مِنْ اِمَارَةِ الْبُلْدَانِ الْكِبَارَ وَ يُوَلِّيْهَا الْاَصَاغِرَ مِنْ اَقَارِبِه

"قول ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ دلالت کرتا ہے کہ سب سے پہلا لڑکا یزید تھا۔ جو وہ ساٹھویں سال کے شروع ہونے سے اور لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔ یزید بڑے بڑے شیوخ کو شہروں سے معزول کر کے اپنے رشتہ دار لڑکوں کا تقرر کرتا جاتا تھا۔"

یہ ہے وہ قابل ذکر ہستی جس کے لئے ناصبی جنت کے ٹکٹ بانٹ رہے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دور سے ہی اللہ کی پناہ مانگی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی اس کے دور سے پہلے مرنے کی دعائیں کرتے رہے۔

(فتح الباری جلد 13 صفحہ 12 تا 15)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول نقل کیا۔

لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ زِيَادٍ اَمِيْرًا اَمَّرَهُ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ غُلَامًا سَفِيْهًا يَسْفِكُ الدِّمَاءَ سَفْكًا شَدِيْدًا (حوالہ مذکورہ ص 159)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

جب ابن زیاد ہمارا حاکم بن کے آیا جسے معاویہ نے بھیجا تھا۔

یہ وہ بیوقوف لڑکا تھا جس نے مسلمانوں کا بے دریغ خون بہایا یعنی بڑا قاتل اور سفاک تھا۔

یہی تھا وہ خونخوار درندہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقرر کیا ہوا جیالا، جسے بعد میں یزید نے چن کر کوفہ میں بھیجا، تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محترم قدسی نفوس کو کچل کر رکھ دے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ خاتمۃ المحدثین کی تحقیقاتِ بنوامیہ کو،

اگر کوئی افسانے کہے تو اس کے علم کا ماتم نہ کیا جائے تو اور کیا کیا جائے؟

قُضَاةُ الدَّهْرِ قَدْ ضَلُّوْا فَقَدْ بَانَتْ خَسَارَتُهُمْ
اَبَاعُوا الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ

ترجمہ: زمانے کے قاضی خود گمراہ ہوئے اور ان کا خسارہ کھل کر سامنے آ گیا
انہوں نے دنیا کے بدلے دین بیچ ڈالا ان کی تجارت بے سود ٹھہری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں خونِ شہیداں؟ کہاں مچھر کا لہو؟

حدیث نمبر 17

صحیح بخاری میں ہے۔ ابن ابی نُعم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مُحرِم (لباسِ احرام پہنے ہوئے) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ مکھی کو قتل کرنے کا کیا کفارہ ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عراقی لوگ قتل ذُباب کے بارے میں پوچھتے ہیں جبکہ انہوں نے دخترِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لختِ جگر کو قتل کر ڈالا۔

وَ قال النبی هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا

''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں میری دنیا کے مہکتے پھول ہیں۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کا باب باندھا ہے۔

(باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما مذکورہ حدیث 3753)

تشریح

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ایک اور روایت لائے ہیں۔

''سُئِلَ ابن عمر عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ تُصِیْبُ الثوبَ،

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ مچھر کا خون کپڑے کو لگ جائے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟'' سنن ابی داؤد کی روایت کے حوالے سے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا۔

فَقَالَ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ! تَسْأَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ؟

ابن عمر نے فرمایا۔ اے عراقیو! تم مجھ سے مکھی مارنے کا جرم پوچھتے ہو؟

اَوْرَدَ ابْنُ عُمَرَ هٰذَا مُتَعَجِّباً مِنْ حِرْصِ اَهْلِ الْعِرَاقِ عَلَی السُّؤَالِ عَنِ الشَّیْئِ الْیَسِیْرِ وَ تَفْرِیْطِهِمْ فِی الشَّیِٔ الْجَلِیْلِ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حیرانی اور تعجب ہوا اہل عراق کے معمولی چیز کے سوال پر۔ اور جلیل القدر (اہل بیت) نہایت بڑی بات کے جرم کی کوتاہی پر۔''

آخر پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پیش کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

''حسن اور حسین دونوں میری دنیا کے مہکتے پھول ہیں۔''

ان مہکتے پھولوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خوشبو آتی تھی وہ شہادتِ عظمیٰ کی خوشبو تھی۔ جس سے آپ کا دماغ مقدس معطر ہو جاتا تھا۔ پھر خوشبوئے شہادت سے آگے خوشبوئے جنت آتی تھی کہ جوانانِ جنت کی سرداری کے بلند مرتبے پر فائز ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عراقیوں پر طعن ملامت اس لئے کی کہ ان کا دل بھی قتل حسین رضی اللہ عنہ پر شدید رنجیدہ تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیعت یزید کیلئے

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا مقصد شہادت رنگ لایا اور مسلمانوں کی خوابِ غفلت سے آنکھیں کھلیں۔

1. اہل مکہ نے یزید کی بغاوت کر دی
2. اہل کوفہ میں تو (تَوَّابُوْن) مرنے مارنے پر تل گئے۔ 4 ہزار شہید ہو گئے۔
3. اہل مدینہ نے علم بغاوت بلند کر دیا۔

ان تینوں بڑے علاقوں میں صحابہ کرام انصار و مہاجر کثرت سے موجود تھے۔

- بخاری شریف کی روایت ہے کہ اہل مدینہ کی بغاوت پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی آل اولاد کو اکٹھا کر کے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بے وفا کیلئے قیامت کے روز، پرچم لہرایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔" ہم نے اس آدمی (یزید) کی بیعت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت پر کی تھی۔ اس کے بعد بیعت توڑنے سے بڑھ کر اور کوئی جرم نہیں کہ قتل و غارت کا راستہ کھل جائے۔
(صحیح بخاری حدیث 7111)

تشریح

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں۔

بیعت اور رشوت

اَنَّ مُعَاوِيَةَ اَرَادَ ابْنَ عُمَرَ عَلٰی اَنْ يُّبَايِعَ لِيَزِيْد فَاَبٰی و قال رضی اللہ عنہ لَا اُبَايِعُ اَمِيْرَيْنِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَخَذَهَا فَدَسَّ اِلَيْهِ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تُبَايِعَ فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ لِذَاكَ (يعنى عَطَاءَ ذٰلِكَ الْمَالِ لِاَجْلِ وَقُوْعِ الْمُبَايَعَةِ) اِنَّ دِيْنِیْ عِنْدِیْ اِذًا لَرَخِيْصٌ

"بے شک معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، اپنے (بیٹے) یزید کے لئے بیعت لینا چاہی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں بیک وقت دو (2) امیروں (حکمرانوں) کی بیعت نہیں کرتا۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک لاکھ (100000) درہم بھیجا۔ انہوں نے (یہ سمجھ کر کہ میرا حق ہے بیت المال سے) رکھ لیا۔ پھر ایک جاسوس کو ان کے پیچھے لگایا۔ اس نے حضرت عبداللہ سے کہا آپ کو یزید کی بیعت سے کیا چیز روکتی ہے؟ حضرت عبداللہ کو سمجھ آ گئی اور فرمایا۔ اچھا! ایک لاکھ (100000) درہم اس بیعت کی قیمت (رشوت) ہے۔ بے شک میرا دین تو پھر بہت سستا ٹھہرا۔" (فتح الباری جلد 3 ص 88)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25198

☐ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو خط لکھا کہ میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑی تو اس وقت اپنے خاندان کو اکٹھا کر کے حدیث سنائی تھی۔

☐ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا کہنا یہ ہے۔

بغاوت مدینہ کا سبب یہ ہے کہ یزید نے اپنے چچازاد عثمان کو مدینہ کا گورنر مقرر کر دیا۔

اہل مدینہ نے ایک وفد یزید کے پاس بھیجا، ان میں عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ (غَسِیلُ المَلائکَة) اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ وغیرہم تھے۔ یزید نے ان کی مہمان نوازی کی اور عطیات دیئے۔

فَرَجَعُوْا فَاَظْهَرُوْا عَیْبَهٗ وَ نَسَبُوْهُ اِلٰی شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ

اس وفد نے واپس مدینہ پہنچ کر رپورٹ دی کہ یزید میں یہ یہ عیب اور خرابیاں ہیں۔ اور اس کے شراب پینے کی بات کی، اور بھی کئی کچھ ذکر کیا۔

یہ سن کر اہل مدینہ (گورنر) عاملِ یزید پر ٹوٹ پڑے اور اسے مدینہ بدر کر دیا۔ اور یزید کی بغاوت کا اعلان کر دیا۔ یزید کو بغاوت کی خبر ملی تو اس نے مسلم بن عقبہ کی زیر کمان مدینہ منورہ پر چڑھائی کے لئے لشکر روانہ کیا۔ اسے حکم دیا کہ تین (3) دن تک انہیں بلائیں، باز آ جائیں تو بہتر، ورنہ انہیں قتل کر دیں۔ جب آپ ان پر غلبہ پا جائیں تو اپنے لشکر کو تین (3) دن کے لئے کھلی چھٹی دیں تا کہ اچھی طرح قتل و غارت کریں اور خواتین کی عزتیں لوٹ لیں۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مزید ذکر کرتے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا جب وقت اجل آیا تو انہوں نے یزید کو بلا کر آگاہ کیا کہ ایک دن اہل مدینہ سے تیرا واسطہ پڑے گا ہمارے وفادار مسلم بن عقبہ کو مدینہ پر چڑھائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے روانہ کرنا۔اس وقت اس نے یہی کچھ کیا۔ (فتح الباری13ص88)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''غادر'' کے لئے یوم محشر جھنڈے کا ذکر فرمایا۔

وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَارِدٌ فِيْ ذَمِّ الْغَادِرِ و غَدْرِهٖ لِلْاَمَانَةِ الَّتِيْ قَلَّدَهَا لِرَعِيَّتِهٖ وَالْتِزَامِ الْقِيَامِ بِهَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا فَمَتٰى خَانَهُمْ اَوْ تَرَكَ الشَّفْقَةَ عَلَيْهِمْ وَالرِّفْقَ بِهِمْ فَقَدْ غَدَرَ بِعَهْدِهٖ

''اس حدیث سے مراد عوام کے بجائے حکمران ہیں جس کے گلے میں اپنی رعیت کی امانت کا پٹا ہے،اسے قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے اس کی حفاظت اس کے ذمہ ہے۔جب وہ ان سے خیانت کرے گا۔ اپنی رعایا پر شفقت اور نرمی ترک کردے گا تو وہ حقیقت میں غدار ہوگا جو اپنی ذمہ داریوں سے پھر گیا۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ دوسری تشریح یہ کرتے ہیں کہ احتمال یہ بھی ہے اس حدیث سے کہ رعایا اپنے حکمران سے بے وفائی نہ کرے،کہیں وحدت ملت پارہ پارہ نہ ہو جائے۔''والصحیح الاول''لیکن صحیح بات پہلی ہی ہے۔ (بحوالہ مرقاۃ جلد7،ص300)

(شرحِ مسلم نووی رحمۃ اللہ علیہ،ج:12،ص39)

بیعت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

وَقَدْ قَالَ ابن الخياط اِنَّ بَيْعَةَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ لِيَزِيْدِ كَانَتْ كَرْهًا

''بے شک یزید کے حق میں،حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیعت دل کی کراہت سے تھی۔'' (الاعتصام ص305)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بات ہم نے تاریخ سے لی ہے مگر اس کی تائید محدث کبیر شارح موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یعنی علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کی ہے۔

قَالَ ابن عُمَرَ، مَا اسٰی عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا اَنِّی لَمْ اُقَاتِلْ مَعَ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَلْفِئَۃَ الْبَاغِیَۃَ

''مجھے زندگی بھر کسی چیز کا اتنا افسوس نہیں ہوا۔ جتنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر باغی ٹولے سے جنگ نہ لڑ سکنے کا دکھ ہے۔

(الاستیعاب سوم ص 214)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پچھتاوا

- امام دار قطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

قَالَ ابن عمر: مَا اسٰی عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلٰی اَلَّا اَکُوْنَ قَاتَلْتُ الْفِئَۃَ الْبَاغِیَۃَ (الموتلف والمختلف سوم ص 1259)

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھے کسی چیز پر اتنا پچھتاوا نہیں ہوا جتنا اس بات کا ہے کہ میں نے باغی گروہ سے لڑائی کیوں نہ لڑی۔

- مَامَاتَ مَسْرُوْقٌ حَتّٰی تَابَ اِلَی اللّٰہِ مِنْ تَخَلُّفِہٖ عَنِ الْقِتَالَ علیٍّ رضی اللہ عنہ۔

''امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لڑائی میں ساتھ نہ دے سکے۔'' (الاستیعاب)

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

سب مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعد میں پچھتاتے رہے۔ کاش خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دے کر خلافت راشدہ کو مستحکم کر لیتے تو بعد میں خاندان نبوت بے دردی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نہ مارا جاتا؟ اور مدینہ شریف میں 7 سو صحابہ اور 2 ہزار کبار تابعین قتل نہ ہوتے۔ نہ ان کی محترم خواتین کی عزتیں لٹتیں۔ نہ خانہ کعبہ کو جلایا جاتا۔ نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ کو گدھے کی کھال میں ڈال کر زندہ جلایا جاتا۔ نہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکائے جاتے۔ نہ حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو (راہب امتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظالمانہ قتل کیا جاتا۔ نہ ہمیشہ کے لئے ملوکیت کا دروازہ کھلتا۔ جو آج تک امتِ مسلمہ در بدر ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کے چاروں بے مثال خلفاء کو آج تک ہم ترس رہے ہیں۔ ان جیسا بے لوث، خدا ترس، دنیا سے بیزار، خلق خدا کا حقیقی خادم، فکرِ آخرت سے لرزاں و ترساں، خوفِ خدا سے ہمیشہ اشکبار اور امت کے لئے تڑپنے والے حکمران کہاں سے لائیں؟ اقبال اپنے شکوہ میں فرماتے ہیں۔

ے آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

☐ خلافت راشدہ کے بعد مسلم حکمران بے خدا ہو گئے اور عوام کی اکثریت غیر جانبدار ہو گئی۔ بااثر لوگ ایسے حکمرانوں کے خوشامدی بن گئے۔ صدیوں سے یہ ملت گم گشتہ راہ ہے۔ بس رحمت خداوندی کا سہارا باقی ہے۔

بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی
(شکوہ)

☐ امت کے عظیم ان خلفائے ثلاثہ کو بھی ظالموں نے شہید کر ڈالا۔ جو انسانیت کے عظیم محسن تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ کو الوداع کہتے وقت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جذبات

رخصت کے وقت امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رنجیدہ دل کے ساتھ فرمایا تھا۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ مِنْ مَقْتُوْلٍ (طبرانی کبیر، رجال البزار ثقات)

اے مقتول! میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ دوسری روایت یہ بھی ہے۔ ''فَاعْتَنَقَهٗ وَ بَكٰى'' (عیون الاخبار مقدسی اول 191)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو الوداع کہتے وقت گلے مل کر روئے۔

صحابہ کرام کو صاف نظر آ رہا تھا،

کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لاڈلا نواسہ موت کے منہ میں جا رہا ہے۔

اس لئے سب گھبرائے ہوئے اور پریشان تھے۔

ان کے نزدیک قتل حسین رضی اللہ عنہ معمولی حادثہ نہ تھا۔

حکمرانوں کی خوشامد منافقت ہے

صحیح بخاری کی روایت ہے۔

قَالَ اُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ۔ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا (کتاب الاحکام، حدیث نمبر 7178)

''کچھ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، ہم اپنے بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں اور ان کے سامنے جو باتیں کرتے ہیں۔ باہر نکل کر ان کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

''ہم اس کو منافقت سمجھا کرتے تھے۔''

- کچھ لوگ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، انہوں نے یزید کو برا کہا۔

فقال رضی اللہ عنہ ، اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا فِیْ وُجُوْهِهِمْ؟

کیا تم یہ باتیں، ان کے سامنے بھی کرتے ہو؟

قالوا، بَلْ نَمْدَحُهُمْ وَ نُثْنِیْ عَلَیْهِمْ

کہنے لگے:

ان کے منہ پر تو ہم ان کی مدح سرائی اور تعریفیں کرتے ہیں۔

رُخ پہ نقاب مصلحتوں کے پڑے ہوئے
لب پہ زمانہ سازی کی مہریں لگی ہوئی
جیسے زبان و دل میں کوئی ربط ہی نہیں

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روئے زمین پر افضل ترین اہل بیت

حدیث نمبر 18

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ قَالَ قُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاللّٰهِ مَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَهْلُ بَيْتٍ يُشْبِهُوْنَ

"حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے اپنے گھرانے کے سولہ (16) افراد شہید ہوئے۔" خدا کی قسم! اس دن روئے زمین پر۔۔۔ ان کے عالی مقام کا کوئی گھرانہ نہ تھا۔"

قال سفیان۔ وَ مَنْ يَشُكُّ فِيْ هٰذَا؟

حضرت سفیان نے سن کر فرمایا۔ اس میں کوئی شک کرسکتا ہے؟

(معجم طبرانی کبیر جلد سوم ص 118، اس روایت پر کوئی کلام نہیں)

- امام حسن بصری رحمہ اللہ، اہل سنت کے جلیل القدر امام اور تابعی ہیں۔ جنہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا ہے۔ (المعارف ص 194)

- سفیان ثوری،

كَانَ مِنْ اَزْهَدِ النَّاسِ حَاوَلَ الْخَلِيْفَةُ بِكُلِّ الْوَسَائِلِ اَنْ يُوَلِّيَهُ الْقَضَاءَ فَلَمْ يَرْضَ وَهَرَبَ مِنْهُ وَاسْتَخْفٰى وَ كَانَ يَعِيْشُ مِنْ رِبْحِ تِجَارَتِهٖ وَ كَانَ آيَةً فِي الْحِفْظِ وَ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ۔ (المعارف، ابن قتیبہ ص 218)

"حضرت سفیان رحمہ اللہ اپنے زمانے کے عظیم زاہد تھے، وقت کے حکمران نے اپنی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی کہ انہیں قاضی بنائیں، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ نہ مانے، وہاں سے بھاگ نکلے، اور چھپ گئے۔ ان کا گزر اپنی تجارت کے نفع پر تھا اور مثالی حافظہ تھا نیز روایتِ حدیث میں اللہ کی نشانی تھے۔"

☐ امت کے ان عظیم راہبروں کی نگاہ میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کا گھرانہ دنیا کے تمام گھرانوں سے افضل ترین ہے۔ لیکن افسوس کہ بعض کم ظرف اس خاندان نبوت کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور ان نازیبا حرکات کا نام انہوں نے شان صحابہ رکھ چھوڑا ہے۔

؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

حالانکہ خاندان نبوت کو اللہ نے دوہری شان نصیب کی ہے۔

1. ایک صحابی ہونے کی
2. دوسرا اہل بیت ہونے کی۔

جبکہ دیگر تمام صحابہ دوسری فضیلت سے محروم ہیں۔ وہ صرف اکہری فضیلت صحابی ہونے کی رکھتے ہیں۔ اس قبیح حرکت کو ہم ان کی بے نصیبی کہہ سکتے ہیں۔ جو صریح قرآن و حدیث کی نصوص کا منہ چڑاتے ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہُ

ہیرو اور زیرو Hero and Zero

☐ حیرت کی بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت جنہیں اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کہتا ہے۔ جنہوں نے تیرہ (13) برس مکے میں کفار کے ظلم برداشت کیے، جنہوں نے مدینہ منورہ میں ہر وقت میدان جہاد میں مثالی جان نثاری دکھائی۔ حقیقی ہیرو، خلافت راشدہ کے اختتام پر، زیرو قرار پاگئے۔ اور جو لوگ غلبۂ اسلام ہو جانے کے بعد مسلسل بائیس تئیس سال تک مسلمانوں کو پریشان کرتے رہے۔ بے بسی کے عالم میں جب بچنے کی کوئی صورت نہ رہی، مجبور ہو کر اہل اسلام کے قافلہ میں شامل ہوئے وہ زیرو (zero) سے ہیرو (Hero) بن بیٹھے۔ نیرنگئ دوران تو دیکھئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قول محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ

حدیث نمبر 19

1 عن مَنذِر الثوری قال: كُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا حُسَيْناً وَ مَنْ قُتِلَ مَعَهُ رضی اللہ عنہم قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّه، قُتِلَ مَعَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ شَابّاً كُلُّهُمْ ارْتَكَضَ فِي رَحِمِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا

منذر ثوری سے روایت ہے کہ ہم جب کبھی حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے اور ان پاکبازوں کا جوان کے ساتھ ہی شہید ہوئے تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ (امام حسین رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بھائی) کہتے۔ امام کے ساتھ سترہ (17) ایسے جوان شہید ہوئے جو سب کے سب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تعلق رکھتے تھے۔ (طبرانی کبیر 3 ص 119، رجالہ صحیح)

2 علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں وَلَمَّا بَلَغَ مَسِيرَةُ أَخَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَشْتٌ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَبَكَى حَتَّى مَلَأَهُ مِنْ دُمُوعِهِ جب محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہ کی روانگی کی خبر ہوئی تو جس برتن میں وضو کرنے لگے تھے وہ روتے روتے آنسوؤں سے بھر گیا تھا۔ (الصواعق 249)

3 امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کسی نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ تیرے باپ (یعنی علی رضی اللہ عنہ) تجھے جن مشکل مہمات میں ڈال دیتے ہیں، ان میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں ڈالتے؟

قَالَ لِأَنَّهُمَا كَانَا خَدَّيْهِ وَكُنْتُ يَدَهُ فَكَانَ يَتَوَقَّى بِيَدَيْهِ عَنْ خَدَّيْهِ۔ (سیر اعلام النبلاء، 4 ص 117)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا کیونکہ وہ دونوں (حسنین رضی اللہ عنہما) میرے والد کے رخسار تھے۔ اور میں ان کا ہاتھ تھا۔ تو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے رخساروں کی حفاظت فرماتے تھے۔

تشریح

محمد بن حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام حسین رضی اللہ عنہ کے مدینہ سے روانگی پر ان کے ساتھ نہ نکلے، نہ اپنے لڑکوں کو ساتھ جانے دیا۔ لیکن شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد انہیں ان کے مقصد اور قدر و قیمت کا پتہ چلا۔ موجودہ زمانے میں اس کی مثال یوں دیکھ لیں۔

دورِ حاضر کی مثالیں

جب 1953ء میں حکومت پاکستان نے، ظالمانہ طور پر سید مودودی رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی کا حکم سنایا تھا تو اس وقت ان کے عظیم رفیق مولانا امین احسن اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ نے اشکبار نگاہوں کے ساتھ فرمایا تھا۔ میں مولانا مودودی کو بڑا آدمی سمجھتا تھا۔ لیکن اتنا بڑا نہ سمجھتا تھا کہ پھانسی کے حکم کو مسکرا کے قبول کرلیں گے۔

بالکل اسی طرح جو چند عظیم صحابہ، امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کے خلاف نکلنے سے روک رہے تھے۔ انہیں بھی شہادت حسین کے بعد پچھتانا پڑا۔ اور زندگی بھر تڑپتے رہے۔ ان میں سے کتنے ہی بغاوت کر کے شہادت حسین کی پیروی میں جام شہادت پی گئے اور کتنے ہی قاتلان حسین پر نفرین بھیجتے رہے؟ اور آج تک امت مسلمہ اس حادثہ عظیمہ پر سوگوار ہے۔ عصر حاضر کی مثال دوم، 1929ء میں ایک سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غازی علم الدین شہید، جب 6 اپریل کو پھانسی پر لٹک کر اپنی جان اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس وقت کے فلسفہ مشرق و مغرب کے امام اعظم علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ چھلکتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پکار اٹھتے ہیں۔ فرمایا! ”ترکھان دا منڈا ساڈے ساریاں تو بازی لے گیا، تے اسیں سارے دیکھدے ای رہ گئے۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ترکھان (Carpenter) کا بیٹا، ہم سب سے بازی لے گیا۔ اور ہم دیکھتے ہی رہ گئے۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟

بالکل تازہ مثال مولانا عبدالرشید غازی کی ہے جو لال مسجد اسلام آباد میں شہید کئے گئے۔ ہمارے وقت کے بچہ فرعون ونمرود، چیلہ شیطان و یزید جس کا نام اس شہنشاہ ایران کے نام پر ہے، جس گستاخ رسول ﷺ نے ہمارے پیغمبر ﷺ اسلام کا نامہ مبارک پرزے پرزے کر کے زمین پر پھینک دیا تھا۔ اس خبیث روح نے، کفر کو خوش کرنے کے لئے کتنا ظلم ڈھایا۔ مگر آفرین ہے اس ہستی کے جو دین اسلام کی خاطر نقش پائے امام حسین رضی اللہ عنہما پر چل کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ اور باقی سارے علمائے وقت سمیت ہم جیسے گنہگار، ابن الوقت بن کر دبک کے رہ گئے۔ اور تماشا دیکھتے رہے۔ معلوم نہیں روز محشر اللہ کو کیا جواب دیں گے؟

اے کہ اندر حجرہ ہا سازی سخن
نعرۂ لا پیشِ نمرودِ بزن
(اقبال رحمہ اللہ علیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہمدردی

حدیث نمبر 20

قال ابن عباس رضی اللہ عنہ اِسْتَاْذَنَنِیْ حُسَیْنٌ فِی الْخُرُوْجِ فَقُلْتُ لَوْلَا اَنْ یُزْرِی ذٰلِكَ بِیْ اَوْبِكَ لَشَبَكْتُ بِیَدِیْ فِیْ رَاْسِكَ قال فَكَانَ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ اَنْ قَالَ لَاَنْ اُقْتَلَ بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یُسْتَحَلَّ بِیْ حَرَمُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قال فَذٰلِكَ الَّذِیْ سَلّٰی بِنَفْسِیْ عَنْهُ (معجم کبیر طبرانی سوم ص 120)
(ایضا، مجمع الزوائد 9 ص 287)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حسین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے نکلنے کی اجازت مانگی میں نے کہا۔ اگر گستاخی نہ ہوتی تو میں آپ کے بالوں کو پکڑ لیتا۔ امام نے جواباً فرمایا میرا فلاں فلاں جگہ قتل ہو جانا۔ اس بات سے بہتر ہے کہ حرم شریف کو میری وجہ سے حلال کر لیا جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ امام کے اس جواب سے میرے دل کو اطمینان ہو گیا۔''

تشریح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ سے قریباً چار (4) سال بڑے تھے۔ رشتے میں امام صاحب، ان کے بھتیجے تھے۔ خونی رشتہ دار اور چچا ہو کر، امام حسین رضی اللہ عنہ پر ترس کھا رہے تھے۔ کہ انہیں ظالم حکومت کے تیور بدلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس لئے جہاں تک امام حسین رضی اللہ عنہ پر اثر ڈال سکتے تھے۔ ڈال دیا۔ مگر امام حسین رضی اللہ عنہ بھی اپنی شہادت پر پرامید ہی نہیں بلکہ یقین رکھتے تھے۔ کہ حرم سے باہر مارا جاؤں تا کہ حرم شریف کا تقدس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پامال نہ ہو۔ اسی بات سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کچھ حوصلہ ہوا اور خاموش ہو گئے۔ مگر دل اندر سے بیٹھا جا رہا تھا۔ کیونکہ یہ بھتیجا کوئی عام بھتیجا نہ تھا۔ بلکہ محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب اور لاڈلا نواسہ تھا۔ اس وقت اہل بیت کا واحد بلند ترین منارہ نور یہی تھا۔ تمام مخلصین امت کی آنکھوں کا تارا تھا۔ سب اہل خیر و محبت کی نگاہیں اسی کی طرف اٹھتی تھیں۔ کوئی ہمدرد اہل بیت اور کوئی غمگسار اہل ملت ان کا دکھ نہ دیکھ سکتا تھا۔

لیکن تقدیر الٰہی میں یہ شہادت عظمیٰ لکھی جا چکی تھی۔ اور بار بار مختلف فرشتوں کے ذریعے یہ خبر حسین رضی اللہ عنہ کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلائی بھی جا چکی تھی اور بار بار حضور نے اپنے اس بچے کو گود میں، کبھی سینے پر، کبھی کندھوں پر اٹھایا اور اس کے بے دردی سے قتل پر کئی بار اشکبار بھی ہوئے۔ دنیاداروں کے لئے یہ حکومت وقت کی بغاوت ٹھہری اور دینداروں پر قیامت گزر گئی۔ اور ملت اسلامیہ کی اکثریت غم حسین میں آج تک سکتے کے عالم میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو "ترجمان القرآن" اور "حبر الامۃ" تھے۔ انہوں نے صاحب شریعت حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براہ راست سنا اور فرمان پیش کیا جب ایک آدمی نے آکر پوچھا جو آدمی جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے، پھر توبہ کرے، ایمان کے ساتھ نیک عمل کرے، سیدھے راستے پر آ جائے، کیا اس کی توبہ قبول ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کے لئے کہاں سے توبہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 21

اِنَّ اَقْرَبَ الْخَلَائِقِ مِنْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا رَأْسُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ قَاتِلُهٗ عَنْ شِمَالِهٖ وَ اَوْدَاجَهٗ يَشْخَبُ يَقُوْلُ رَبِّ! سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِیْ؟

”بے شک روز قیامت، ساری مخلوق میں سے عرشِ رحمٰن کے قریب ترین وہ مومن ہوگا“

جو دنیا میں مظلومانہ قتل کیا گیا،

اس کا سر اس کی دائیں جانب، اور اس کا قاتل بائیں جانب ہوگا۔

اس کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اور پکارے گا،

اے میرے رب!

”اس سے پوچھ کس جرم میں، مجھے قتل کیا تھا؟“

(رواہ احمد، اسنادہ صحیح جلد دوم، ص 458)

- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے، کسی نے کہا حضرت! آپ ان کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے ہیں، جبکہ آپ عمر میں ان سے بڑے ہیں۔ فرمایا!

یہ دونوں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔

اَوَلَيْسَ مِنْ سَعَادَتِیْ اَنْ اٰخُذَ بِرِ كَابِهِمَا؟

”ان دونوں کی سواری کی زمام تھامنا، کیا میری خوش نصیبی نہیں ہے؟“

(ابن عساکر 7، ص 181)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لعنت کے مستحق لوگ

حدیث نمبر 22

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ وَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ، اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰہِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَ يُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ

(قال البانی، حدیث صحیح مشکوۃ اول حدیث 109، ترمذی مطبوعہ قاہرہ حدیث 2154، جلد چہارم ص 207)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

چھ (6) قسم کے انسان ایسے ہیں، جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں، اوران پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے۔

"جبکہ ہر پیغمبر مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔"

1. اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا۔
2. اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا
3. بالجبر مسلط ہو جانے والا تاکہ جس شخص کو اللہ نے ذلیل کیا ہے، اس کو عزت دے۔ اور جس کو اللہ نے عزت بخشی ہے اس کو ذلیل وخوار کرے۔
4. اللہ کے حرم پاک کو حلال جاننے والا۔
5. میرے قرابت داروں سے ان چیزوں کو حلال سمجھے، جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔
6. اور میری سنت سے منہ پھیرنے والا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح

مذکور چھ (6) قسم کے لوگ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں لعنتی ہیں۔ان پر اللہ کی مار اور پھٹکار ہے۔ہمارے موضوع سے متعلق پانچ نمبر کے لعنتی کے بارے میں ہے۔

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ ای: مِنْ اِیْذَائِهِمْ وَ تَرْكِ تَعْظِيْمِهِمْ

"یعنی میری اولاد کو تکلیف پہنچانا اور ان کا احترام نہ کرنا مراد ہے۔"

وَالْعِتْرَةُ الْاَقَارِبُ الْقَرِیْبَةِ وَهُمْ اَوْلَادُ فَاطِمَةَ (الزهراء) رضی اللہ عنہا وَ ذَرَارِيْهِمْ

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لفظ عترت بولا ہے، اس سے مراد نہایت قریبی رشتے دار ہیں اور وہ خصوصا اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آگے ان کی نسل پاک ہے۔"

اس صحیح حدیث کی روشنی میں

مذکور چھ (6) جرائم میں سے ایک بھی جرم جس میں پایا جائے۔اس کے حق میں، سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا اور لعنت پکی اور مقبول ہے۔مگر جس خبیث و فاسق میں ایک کے بجائے تین چار یہی گناہ عظیم پائے جائیں۔وہ شخص تین گنا زیادہ لعنتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اور اللہ کی زبانی۔مثلاً اس قافلہ ملعونین کا سپہ سالار اعظم یزید ہے۔جس نے تین (3) جرم کیے۔

1. جبر و ظلم سے حکومت پر قابض ہو کر کبار اور متقی صحابہ کو برطرف کر کے، اپنے خاندان کے سفہاء (نالائقوں) کو مقرر کیا۔ (فتح الباری)
2. حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پامال کروا کے، لشکر حرم مکہ کی پامالی کیلئے روانہ کیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 عترت رسول ﷺ کے پرخچے اڑا دیے۔

حضور ﷺ ان تینوں برائیوں کے مرتکب کو کھلم کھلا لعنتی فرما رہے ہیں،

اور ہم مصلحت کوش بن بیٹھے،

بلکہ بعض ظالم اس خبیث روح کا دفاع کر کے فرمان پیغمبر ﷺ کا تمسخر اڑا رہے ہیں۔

اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری
اک فقر سے مٹی میں خاصیتِ اکسیری
اک فقر ہے شبیری، اس فقر میں ہے میری
میراثِ مسلمانی، سرمایۂ شبیری

(کلیات، بال جبریل، ص490)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسنین رضی اللہ عنہما کی شیطان سے حفاظت الٰہی

حدیث نمبر 23

صحیح بخاری کی روایت ہے۔

قال ابن عباس رضی اللہ عنہ كَانَ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَا كُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ(فتح البارى كتاب احاديث الانبياء حديث 3371)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین کو دم کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے، تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ (اپنے دونوں بیٹوں) اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم فرمایا کرتے تھے۔“

”میں تم دونوں کو اللہ کے پاک کلمات کے ساتھ ہر شیطان، زہریلے کیڑوں مکوڑوں، اور ہر نظر بد والی آنکھ سے اس کی پناہ میں دیتا ہوں۔“

تشریح

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

اِنَّ اَبَا كُمَا يُرِيْدُ اِبْرَاهِيْمَ وَ سَمَّاهُ اَبًا لِكَوْنِهٖ جَدًّا اَعْلٰى

”تم دونوں کے باپ سے مراد ابراہیم علیہ السلام ہیں۔“

انہیں باپ اس لئے کہا کہ وہ آپ کے جد اعلیٰ ہیں۔

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ

تامہ سے مراد مکمل کلمات، نفع بخش کلمات، شفاء بخش کلمات، مبارک کلمات، ایسے کلمات جو ہر نقص اور عیب سے پاک ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ يَدْخُلُ تَحْتَهُ شَيَاطِيْنُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

ہر شیطان کے تحت، انسانی شیطان اور حقیقی جنوں کے شیطان آ جاتے ہیں۔ (فتح الباری جلد 6،ص 494)

☐ انہی کے جدِ اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری ہے۔

وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ

''یاد کرو کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا، اور وہ ان سب میں پورا اتر گیا۔''

قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا

''تو اس نے کہا۔ میں تجھے سب لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔''

قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، اور کیا میری اولاد سے بھی یہی وعدہ ہے؟

قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

اللہ نے جواب دیا، میرا وعدہ ظالموں سے متعلق نہیں ہے۔

(سورۃ البقرۃ، 124)

تشریح

ابراہیم علیہ السلام امتحان میں کامیاب ہوئے تو تاجِ امامت سے سرفراز ہوئے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ انہی کی حقیقی وروحانی اولاد ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کا بھی زبردست امتحان ''میدان کربلا'' میں ہوا۔ اس میں آپ سرخرو ہو کر نکلے۔ ذریت ابراہیمی کا یہ گل سرسبد اپنے جدامجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرح تمام کلمات ابتلا میں پورا اترا، تو اللہ نے حسب وعدہ حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیا اور ہدایت و استقامت میں آپ کو امام امت مسلمہ بنا دیا اور اللہ نے جن ظالموں کو دائرہ امامت سے باہر رکھنے کا عہد کیا، اپنے اعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بد سے، یزید اس کا بڑا مصداق ٹھہرا۔ اس لئے قرآن کی رو سے ظالموں کو امیر، خلیفہ، امام کہنا بھی کتاب الٰہی کی خلاف ورزی ہے۔ یہی تو وجہ تھی جب خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے یزید کو امیر المومنین کہا تو آپ نے اسے بیس (20) کوڑے لگوائے۔ (تہذیب التہذیب، ابن حجر)

- کہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ، حدود اللہ کے قیام کا علمبردار اور امت کا غمگسار، کہاں حدود اللہ کو روندنے والا ظالم و جابر یزید؟

؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟

افسوس کہ دنیا داروں نے ہمیشہ ایسے ظالموں کو اپنا ہیرو بنالیا۔

نعیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا۔

انصاف کی کرسی پر مجرم، پہلے بھی قابض پائے گئے
بستی میں ان کی اہل حق الزام لگا کر لائے گئے۔
کچھ ہم پہ نرالا ظلم نہیں، پہلے بھی کرم فرمائے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسنین رضی اللہ عنہما اولادِ پیغمبر ہیں

حدیث نمبر 24

''عاصم بن بہدلہ کہتے ہیں۔ کچھ لوگ حجاج کے پاس جمع ہوئے۔ اس کے سامنے امام حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو حجاج نے کہا۔ لَمْ يَكُنْ مِنْ ذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حسین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے نہیں ہے۔ اسی مجلس میں یحییٰ بن یعمر تھے وہ پکار اٹھے۔ كَذَبْتَ أَيُّهَا الأَمِيرُ!

اے امیر! آپ نے جھوٹ کہا ہے۔

فقال لَتَأْتِيَنِّي عَلٰى مَا قُلْتَ بِبَيِّنَةٍ وَ مِصْدَاقٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عزوجل اَوْ لَاَ قْتُلَنَّكَ قَتْلًا

''اے یحییٰ! مجھے اس بات کی دلیل قران کریم سے پیش کر، ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔''

فقال (وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْلِهٖ عزّوجل وَزَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ (الانعام، 84-85)

اور اسی کی نسل سے ہم نے داؤد، سلیمان، ایوب یوسف، موسیٰ علیہم السلام کو (قران کے اس قول تک) اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام کو (راہ یاب کیا)

ابن یعمر نے اس آیت کی روشنی میں بتایا کہ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عزوجل اَنَّ عِيْسٰى مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ مِنْ اُمِّهٖ یعنی اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ عیسیٰ ماں کے حوالے سے آدم کی اولاد ہیں۔ جبکہ وہ بن باپ پیدا کیے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْحُسَيْنُ ابْنِ عَلِيّ رضی اللہ عنہما مِنْ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِاُمِّهٖ

اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما، اپنی ماں کے حوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں۔

قَالَ صدقت فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى تَكْذِيْبِىْ فِىْ مَجْلِسٍ؟

''حجاج نے کہا۔ تو سچا ہے لیکن یہ بتا کہ بھری بزم میں مجھے جھٹلانے کی جرات کیسے ہوئی؟''

قَالَ مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ لِيُبَيِّنَنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ

ابن یعمر نے کہا۔ مجھے حق گوئی پر اسی چیز نے مجبور کیا ہے جو اللہ نے انبیاء کرام سے عہد لیا تھا کہ حق لوگوں کو کھول کے بتانا۔ اسے چھپانا نہیں ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا (ال عمران، 187)

مگر انہوں نے کتاب الٰہی کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا۔

قال فَنَفَاهُ اِلٰى خُرَاسَانَ

راوی کہتا ہے۔ حجاج نے سزا کے طور پر ابن یعمر کو خراسان کی طرف جلا وطن کر دیا۔

سَكَتَ عَنْهُ الذہبی امام ذہبی نے اس سند پر کوئی اعتراض نہیں کیا، خاموشی اختیار کی۔

(المستدرک للحاکم جلد پنجم ص 1791، روایت 4772)

اس روایت کی بنیاد پر اولاد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو قرآن کریم کے ثبوت سے اولاد پیغمبر واضح کر دیا گیا۔ مگر حجاج جیسا ظالم، قرآن کی دلیل سے لاجواب ہو گیا۔ لیکن اس کا خبث باطن ظاہر ہو گیا کہ اولاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر نفرت ہے۔ چاہیے تھا کہ حق پیش کرنے والے کی حوصلہ افزائی کرتا الٹا اسے وطن سے نکال دیا۔

ایسے واقعات پڑھ کر بہت دلی صدمہ ہوتا ہے کہ کربلا سے لے کر آج تک اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناصبیوں کے ظلم سہہ رہی ہے۔ کربلا کی شہادت کے بعد بھی ان ظالموں اور بے رحم، شقی القلب لوگوں کے سینے ٹھنڈے نہ ہوئے۔ چلو تم نے اپنے تئیں خاندان نبوت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ کر دیا، اور دنیاوی طور پر فاتح ہو گئے۔ اب تو بس کر جائیں۔ ابھی تک بنوامیہ کے میراثی ان کے قصیدے گاتے پھرتے ہیں۔

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر

(مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ)

☐ شہدائے اہل بیت کے بارے میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتے ہیں۔

فقالت اِنَّ اللّٰهَ قَطَعَ عَنْهُمَا الْعَمَلَ فَاَحَبَّ اَنْ لَا يَقْطَعُ عَنْهُمَا الْاَجْرَ

''فرمانے لگیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے عمل کی مہلت ختم کر کے انہیں دار الجزاء میں پہنچا دیا ہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے اجر کا سلسلہ ختم کرنا اسے پسند نہیں ہے، یہ اسی طرح جاری ہے۔''

بعینہٖ شہدائے ''کربلا'' بھی دار العمل سے رخصت ہو گئے، مگر ان کے اجر کا تسلسل ناصبیوں کے اظہار بغض وعناد سے برابر جاری ہے۔ قیامت تک اہل بیت کو برا سمجھنے والے اپنے گناہوں کا بوجھ بڑھاتے جا رہے ہیں۔ اور ان شہداء کے اجر وثواب میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفعت حسین رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 25

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اچانک حسن وحسین رضی اللہ عنہما آئے دونوں نے سرخ (دھاری دار) قمیص پہن رکھے تھے۔ چلتے تھے اور لڑکھڑا کر گر پڑتے تھے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔ دونوں کو اٹھایا۔ اور اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر فرمایا۔ اللہ نے سچ فرمایا ہے "تمہارے اموال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہیں۔" میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ چلتے ہیں اور لڑکھڑا کر گر جاتے ہیں۔

فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا

میں برداشت نہ کر سکا، حتی کہ مجھے اپنا خطبہ روکنا پڑا اور خود ان دونوں کو (اپنے پاس) اوپر بٹھالیا۔

(ترمذی، ابوداود، نسائی، قال الالبانی رحمہ اللہ، اسنادہ جید)

تشریح

ملا علی القاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

فَلَمْ اَصْبِرْ لِتَاْثِيْرِ الرَّحْمَةِ وَالرِّقَّةِ فِيْ قَلْبِيْ۔ وَرَفَعْتُهُمَا۔ اَيْ عِنْدِيْ لِيَحْصُلَ لَهُمَا الرِّفْعَةُ عِنْدَاللّٰهِ وَ عِنْدَ خَلْقِهٖ۔

"بچوں کو گرتے دیکھ کر دلی رقت اور نرمی کی بنیاد پر برداشت نہ کر سکا۔ میں نے انہیں اوپر اٹھایا تاکہ ان کو اللہ کے ہاں اور اللہ کے بندوں کے ہاں، بلندی اور رفعت نصیب ہو۔" (مرقاۃ۔10 ص541)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں دو (2) اہم چیزیں

1 بچوں کا لڑکھڑانا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برداشت نہ ہوا۔ اس میں یہ نکتہ پوشیدہ ہے کہ سرِ عام دورانِ خطبہ، اپنا کلام روک کر خود نیچے اترے اور دونوں بیٹیوں کو کندھوں پر اٹھا کے امت کو بتا دیا کہ یہ گرنے پڑنے کے لئے نہیں ہیں، بلکہ کندھوں پر بٹھانے کے لائق ہیں۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرد و عورت کی نماز جنازہ پڑھا کے واپس آ رہے تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ کم عمری کی وجہ سے چلتے چلتے تھک کر راستے میں بیٹھ گئے۔

فَجَعَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ قَدَمَيْهِ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ

ابو ہریرہ حسین رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی مٹی اپنے کپڑے سے جھاڑنے لگے، صاف کرنے لگے۔ (سیر اعلام، ذہبی جلد سوم ص 287)

فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! وَ اَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا ابو ہریرہ آپ یہ کر رہے ہیں؟

فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ دَعْنِيْ فَوَاللّٰهِ! لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْكَ مَا اَعْلَمُ لَحَمَلُوْكَ عَلٰى رِقَابِهِمْ

حسین! مجھے پاؤں صاف کرنے دیں۔ اللہ کی قسم! جو میں آپ کا مقام جانتا ہوں اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے تو یہ آپ کو اپنی گردنوں پر سوار کئے پھریں۔ کبھی آپ کا پاؤں زمین پر نہ لگنے دیں۔ (ابن عساکر 7 ص 182/14)

2 دوسری اہم بات؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود منبر سے اتر کر انہیں اٹھاتے ہیں کسی مرید سے نہیں فرمایا کہ انہیں اُٹھا لاؤ۔ یعنی جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اٹھائیں۔ ان کی اہمیت کا اندازہ لگا لیں۔ انہیں اٹھا کے نیچے منبر کے پاس صف میں نہیں بٹھایا بلکہ اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاکہ سارے لوگ دیکھ لیں کہ یہ نیچے بٹھانے کے لائق نہیں ہیں، بلکہ سب سے بلند مقام پر بٹھانے کے مستحق ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عمل کر کے دکھا دیا کہ میرے منبر کے یہی وارث ہیں۔ خونی رشتے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے کندھوں پر جوامت کی بھاری ذمہ داری آنے والی ہے۔ اس میں سرخرو ہو کر ایسے نکلیں گے کہ دنیا والے حیرت میں ڈوب جائیں گے۔

ان کے عدیم المثال کارناموں کی بنیاد پر انہیں بچپن ہی میں پیشگی خدائی اعزاز ''سید اشباب اہل الجنۃ'' کا خطاب دے دیا گیا۔

اور جوان ہو کر انہوں نے عمل سے ثابت کر دیا کہ واقعی وہ اسی خطاب (Title) کے حقدار تھے۔

دنیا والے ان سے ٹکراتے رہے اور یہ دین کے سچے محافظ بن کر کھڑے ہو گئے۔ دنیا والے دنیا لے گئے یہ جنت والے جنت لے گئے۔ اور قیامت تک امت پر واضح کر دیا کہ جینا ہو تو اسلام کی بلندی کے لئے ہو، مرنا ہو تو اسلام کی سربلندی کے لئے ہو۔ دنیائے فانی کے گرویدہ نہ ہو جانا۔

لوگ انگریزوں سے سر کا خطاب پا کر پھولے نہیں سماتے۔ حسنین رضی اللہ عنہما زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوانانِ جنت کے سردار کا خطاب پا کر اظہار بھی نہیں کرتے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالم خواب میں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا منظر دیکھا

حدیث نمبر 26

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ مَاهٰذَا؟ قَالَ ﷺ : هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ

(قال الالبانی رحمہ اللہ، اسنادہ صحیح، مشکوۃ المصابیح، الاصابہ دوم ص 71)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک روز دوپہر کے وقت میں نے رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک شیشی (بوتل) تھی، جس میں خون تھا۔ میں نے حیرت سے پوچھا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا، یہ حسین اور ان کے رفقاء کا خون ہے۔ اور میں آج صبح سے اس کو اٹھا رہا ہوں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اس تاریخ کو محفوظ کر لیا، تو بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ اسی وقت شہید کئے گئے۔ جس وقت یہ خواب دیکھی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح:

یہ واقعہ اگرچہ خواب کا ہے مگر اسلام میں خواب بھی ایک حقیقت رکھتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

اَلرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللّٰهِ

سچا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث 6984)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو وہ مجھے عنقریب بیداری میں دیکھے گا" (بخاری، حدیث 6995)

علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کوئی شخص کہتا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو ابن سیرین کہتے۔ صِفْ لِي الَّذِيْ رَأَيْتَهٗ جو دیکھا ہے ذرا بیان کر کے بتا۔

فَإِنْ وَصَفَ لَهٗ صِفَةً لَا يَعْرِفُهَا قَالَ لَمْ تَرَهٗ۔

"اگر وہ غیر معروف بتاتا تو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے تو نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔" (وسندہ صحیح) فتح الباری 12، ص 479)

تو اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے۔ ان کی صفات بتا۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔ تو کہتے تو نے واقعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔

(حوالہ مذکورہ، سندہ جید)

حضور نے یہ بھی فرمایا: مَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے حق ہی دیکھا ہے۔ (بخاری، 6997)

ان صحیح احادیث کی روشنی میں کوئی یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا تھا۔ بلکہ انہوں نے جو وقت اور دن نوٹ کر لیا تھا بعد میں خبر شہادت حسین پہنچنے پر اسی وقت اور اسی دن کی تصدیق ہوگئی۔

دوسری ٹھوس دلیل یہ ہے

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے واقعی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ کیونکہ وہ زندگی میں بارہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری کی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔

اس لئے انہیں دیدار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذرا بھی شبہ نہ تھا۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت پریشانی حقیقی تھی۔ کیونکہ آپ دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے بھی بار بار آسمانی خبر شہادت پا کر مغموم (غمزدہ) ہوتے رہے اور اس پریشانی کا اظہار کرتے رہے تھے۔

جس کی گواہی کئی صحیح روایات میں بیان ہو چکی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے۔

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ طرفدارِ یزید بن کر، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خروج سے منع نہ کرتے تھے، بلکہ سچے غمگسار بن کر روک رہے تھے۔ مگر نہ رکنے والا وہ تھا، جسے شہادت کی خبریں آسمانوں سے آغوش نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مل چکی تھیں۔

خدا کی رضا اسی بات میں تھی کہ میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لاڈلا نواسہ، دنیا کے جابرانہ نظام کے سامنے ایسی شہادت حق پیش کرے،

جس کی نظیر تاریخ انسانی، پیش کرنے سے ہی قاصر، درماندہ اور عاجز ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت راشدہ کے مخالف بدترین بدعتی ہیں

حدیث نمبر 27

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی لائے ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مرفوعا بلفظ سَيَلِیْ اُمُوْرَكُمْ بَعْدِیْ رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَ يَعْمَلُوْنَ بِالْبِدْعَةِ وَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ اَفْعَلُ؟ قَالَ تَسْاَلُنِیْ يَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہارے حکمران ایسے بن بیٹھیں گے۔ جو سنت (نبوی) کا چراغ بجھا دیں گے اور بدعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ نماز بے وقت ادا کریں گے۔ میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں ان کا زمانہ پالوں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام عبد کے بیٹے! تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ تو کیسے کرے؟ یاد رکھ، جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو، تو اس کی اطاعت ختم ہو جاتی ہے۔" (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ دوم حدیث 590 کا ذیل)

تشریح

یہ حدیث دراصل شاہد کے طور پر لائی گئی ہے۔ اصل حدیث یہ ہے کہ میرے بعد حکمران وہ ہوں گے جو منکر کو معروف اور معروف کو منکر بنائیں گے، تم میں سے جو انہیں پا لے، تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت نہ کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح مزید کے لئے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی لائے ہیں:

حدیث نمبر 28

يَكُوْنُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّيْنَ سَنَةً (اَضَاعُوْا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا) (سلسلہ صحیحہ 7 حدیث 3034)

''سن ساٹھ کے بعد، نالائق حکمران آئیں گے، جو بقول قرآن کریم (نماز ضائع کریں گے، اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کریں گے، عنقریب وہ گمراہی کے انجام سے دوچار ہونگے) (سورہ مریم، 59)

ان صحیح احادیث کی روشنی میں

کیا مذکورہ حالات میں جو ان صحیح احادیث سے واضح ہوئے، امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کرتے یا کنارے پر کھڑے ہو کر ان بے راہ رو حکمرانوں کا تماشہ دیکھتے رہتے؟ حضور کی زبان مبارک سے جو پیش گوئی صادر ہوئی وہ پوری ہو کے رہی۔ اس سے زیادہ کھلے الفاظ اور کیا ہو سکتے تھے کہ سن ساٹھ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے، یا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے؟ یا عثمان و علی رضی اللہ عنہما تھے؟ سچائی کا دامن تھام لینا چاہیئے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، گذشتہ صفحات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا گزر چکی ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُدْرِكْنِيْ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَلَا اِمَارَةَ صِبْيَانٍ

''یا اللہ! سن ساٹھ نہ دکھانا نہ لڑکوں کی حکومت دکھانا۔''

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھ رہے ہیں۔

وَ اِنَّ اَوَّلَهُمْ يَزِيْدُ كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَأْسَ السِّتِّيْنَ

''ان بگڑے حکمرانوں کا پہلا ناخلف یزید ہے جس پر قول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ دلالت کرتا ہے۔"

جب خلافت راشدہ کا خاتمہ ہوا تو بعد والوں نے اقدار ہی بدل ڈالیں، نئی اصطلاحات ایجاد کر لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حکمران چراغ سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجھائیں گے اور بدعات پر چل کھڑے ہوں گے۔

یزید اور اس کے ٹولے نے کون سی سنت تھی جسے مٹایا تھا؟ یزید اور اس کے حواریوں نے وہ کونسی سنت تھی جسے برباد کر کے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کو پورا کر دکھایا اس سے مراد یقیناً وہ پورا نظام زندگی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثاروں نے مسلسل (23) تیئس برس میں قائم کیا تھا۔

جس کا نقطہ عروج مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست تھی اور اس نظام کے تحت بڑے چھوٹے ہو گئے۔ اور چھوٹے بڑے ہو گئے۔ عدل وانصاف کا دور دورہ ہوا۔ انسانیت سکھ کی نیند سونے لگی۔ نیکیاں پروان چڑھیں اور برائیاں دب کے رہ گئیں۔

جب اس سنت عظمی کا بیڑہ غرق ہوا تب نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بحال کرتے کرتے خود شہید ہو گئے۔ یہ تھی وہ بدعت کبری جسے امام حسین رضی اللہ عنہ چیلنج کرتے ہوئے میدان میں اتر آئے، بعد والے جب حوصلہ حسین سے عاری ہوئے تو چھوٹی چھوٹی فروعی چیزوں میں الجھ کے رہ گئے۔ اسلام کی اصل بنیاد اور اصول شریعت ترک کر بیٹھے۔ فروع میں پھنس کر لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

سچا دین اسلام ان کی حرکات مذمومہ سے دنیا بھر میں دہشتگرد بن کے رہ گیا۔ حالانکہ یہ دین سارے عالم کیلئے سراسر رحمت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگاہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں احترام حسین رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 29

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آخری بیماری میں مروان ان کی عیادت کو آیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا جتنا عرصہ ہم دونوں میں رفاقت رہی مجھے آپ کی کسی بات پر غصہ نہیں آیا۔ صرف ایک بات مجھے ہمیشہ بری لگی اور وہ ہے حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے آپ کی محبت یہ سن کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمسفر تھے۔ راستے میں کسی جگہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی۔ یہ دونوں اپنی والدہ کے پاس تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری تیز کر کے ان کے قریب پہنچے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ''مَاشَانُ ابْنَيَّ'' ؟ میں بیٹوں کو کیا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اَلْعَطَشُ، پیاس، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود پانی لینے کے لئے مشکیزہ کی طرف بڑھے۔ لوگ زیادہ تھے۔ ان دنوں پانی کہیں کہیں ملتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز سے پکارا هَلْ اَحَدٌ مِنكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر شخص نے اپنے اپنے مشکیزے میں ہاتھ ڈالا لیکن کسی کو بھی ایک قطرہ پانی نہ ملا۔ اس پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

نَاوِلِيْنِىْ اَحَدَ هُمَا ان بچوں میں سے ایک مجھے پکڑاؤ۔ انہوں نے پردے کے نیچے سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں چھپ رہا تھا۔ چپ نہیں ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک نکالی اور اسے چسانے لگے۔ رفتہ رفتہ اس کا رونا تھم گیا اور اسے سکون ہو گیا۔ جبکہ دوسرا مسلسل رو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

نَاوِلِيْنِىْ الْاٰخَرَ'' یہ دوسرا بچہ بھی مجھے دے دو۔ اس کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک چسائی۔ اور وہ بھی چپ ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے مروان! مجھے بتلا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی محبت دیکھنے کے بعد بھی میں ان سے محبت نہ کروں؟ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات سوم ص 50)

اس حدیث پر غور کریں کہ مروان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیسے بغض اہل بیت کا ذکر کرتا ہے؟ یعنی اے ابو ہریرہ: تجھ سے کوئی گلہ نہیں، سوائے حب اہل بیت کے۔ یہ وہی مروان ہے جس کے بارے میں علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت لائے ہیں۔

قَالَ الشَّعْبِیُّ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ زُبَیْرٍ یقولُ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَی الکعبۃ۔ وَ رَبِّ ھٰذَا الْبَیْتِ! لَقَدْ لَعَنَ اللّٰہُ الْحَکَمَ وما ولد، علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قال البانی رحمۃ اللہ علیہ اسنادہ صحیح سلسلہ صحیحہ 7ص 720، تحت حدیث 3240)

"شعبی نے کہا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ کعبہ شریف سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ رب کعبہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے بزبان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم اور اس کے بیٹے (مروان) پر لعنت کی ہے۔"

جو شخص راندہ درگاہ خداوندی ہو، اس کے دل میں اہل بیت کا بغض اور کینہ نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے؟ جن لوگوں کو مروان کا عشق چڑھا ہوا ہے، انہیں توبہ کر لینی چاہیے، کہیں ان کا حشر بھی ملعونوں کے ساتھ نہ ہو جائے۔ وہاں سارے غلط عشق اور نشے کافور ہو جائیں گے۔ وہاں تو حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حب اہل بیت کام آئے گی۔

قُلْ ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کہو کیا تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری دوڑ دھوپ راہ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ (الکہف، 103-104)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم سواران شہسوار

حدیث نمبر 30

صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ ایاس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ۔

لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ هٰذَا قُدَّامَهُ وَ هٰذَا خَلْفَهُ

میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر شہباء کی لگام تھام کر آگے آگے چلا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے حسین رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ حتی کہ میں نے انہیں حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کیا۔

(حدیث نمبر 2423)

تشریح

نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

فِي الْحَدِيْثِ فَضِيْلَةٌ ظَاهِرَةٌ لَّهُمَا رضی اللہ عنہما حَيْثُ رَكِبَ اَحَدُهُمَا اَمَامَهُ وَالْاٰخَرُ خَلْفَهُ (السراج الوہاج، جلد نہم ص 356)

اس حدیث شریف میں حسن وحسین کی فضیلت واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو، ایک ان میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سوار ہے، اور دوسرا پیچھے سوار ہے۔ جیسے کوئی شفیق باپ آج کے زمانے میں چھوٹے بیٹے کو اپنے آگے موٹر سائیکل پر بٹھا لے اور دوسرے بیٹے کو پیچھے بٹھا لے۔ اگلے بیٹے کو اپنے دونوں بازوؤں میں سنبھالتا ہے اور پچھلا بیٹا، پیچھے سے باپ کی کمر سے چمٹ جاتا ہے۔ اتنا قریبی اعزاز ہر شخص کو تو نہیں مل سکتا۔ حسین کو یہ اعزاز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار ہوں، غلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگام تھامے آگے چل رہا ہو۔ نہایت ادب سے تینوں ہستیوں کو کمرہ نبوت میں داخل کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سواری پیچھے لے جاتا ہو۔

اللہ نے حسنین رضی اللہ عنہما کو یہ عزت بخشی کہ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے چمٹ کر بیٹھیں اور فخر کائنات سے سکون و سرور پائیں۔ مگر بے درد، ظالم، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم نواسے کے دانتوں پر بعد شہادت، چھڑی ماریں۔ معلوم نہیں روز قیامت یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

"جس روز کچھ لوگ سرخرو ہوں گے۔ قیامت کے روز اور کچھ لوگوں کا چہرہ کالا ہوگا۔" (آل عمران، 106)

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

"جو لوگ حسین کو قتل کریں وہ روز قیامت، اس کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی کیسے امید کر سکتے ہیں؟

محدثین پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔ جنہوں نے حب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کیا۔

www.kitabosunnat.com

قاتلینِ حسین رضی اللہ عنہ کی، روایتِ حدیث مردود ہے

میں اسماء الرجال کی کتاب "میزان الاعتدال" دیکھ رہا تھا۔ شمر بن ذی الجوشن کے تحت علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

لَيْسَ بِاَهْلٍ لِلرِّوَايَةِ فَاِنَّهٗ اَحَدُ قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ

یہ روایت حدیث کے اہل نہیں ہے کیونکہ یہ (خبیث) قاتلین حسین میں سے ہے، آگے لکھتے ہیں کہ ابو اسحاق نے کہا۔ شمر ہمارے ساتھ نماز پڑھتا تھا پھر دعا کیا کرتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّیْ شَرِيْفٌ فَاغْفِرْلِیْ

''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں شریف (بے گناہ) ہوں، لہٰذا مجھے بخش دے۔''

قُلْتُ كَيْفَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ وَ قَدْ اَعَنْتَ عَلٰى قَتْلِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''راوی نے کہا۔ اللہ تجھے کیسے معاف کرے گا، جبکہ تو نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو قتل کرنے میں مدد دی تھی؟''

قال: وَيْحَكَ فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ اِنَّ اُمَرَاءَ نَا هٰؤُلَاءِ اَمَرُوْنَا بِاَمْرٍ فَلَمْ نُخَالِفْهُمْ وَلَوْ خَالَفْنَاهُمْ كُنَّا شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْحُمُرِ السُّقَاةِ

''شمر نے کہا، افسوس تجھ پر! ہم کیا کر سکتے تھے جبکہ ہمارے حکمرانوں نے یہ حکم دیا تھا جس کا ہم انکار نہیں کر سکتے تھے؟ اگر انکار کرتے تو ہمارا حشر، پانی ڈھونے والے گدھوں سے بدتر ہوتا۔''

قُلْتُ اِنَّ هٰذَا لَعُذْرٌ قَبِيْحٌ فَاِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ

''امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یہ اس کا بدترین بہانہ ہے۔ حکمرانوں کی اطاعت معروف (نیک) کاموں میں ہے، نہ کہ خدا کی نافرمانی میں۔'' (میزان الاعتدال دوم ص 280)

☐ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تو قتل حسین رضی اللہ عنہ میں کسی معاون کی روایتِ حدیث کو بھی رد کرتے ہیں۔ اب وہ لوگ سوچ لیں جو امام حسین رضی اللہ عنہ کے خروج کو بغاوت کہتے ہیں۔ کیا ان کی نیکیاں مقبول ہونگی؟ کیا یہ روایتِ حدیث کے قابل ہیں؟ کیا محدثین کی نگاہ میں یہ لوگ مجرم نہیں ہیں؟ کیا یہ شیوخ الحدیث ہو سکتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبانِ حسنین رضی اللہ عنہما محبوبِ خدا ہیں

حدیث نمبر 31

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں کسی کام کیلئے حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کپڑے میں کچھ چھپائے ہوئے بیٹھے تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ مستور (چھپی) چیز کیا ہے؟ جب میں کام سے فارغ ہوا تو میں نے استفسار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کس چیز پر کپڑا ڈالے ہوئے ہیں؟ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رانوں پر حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے۔ فرمایا۔

هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا (رواہ الترمذی حدیث حسن غریب)

"یہ دونوں میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو ان دونوں سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ! تو اس سے بھی محبت کر۔"

معیارِ روایت

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ترمذی کا مذکورہ حوالہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔

قُلْتُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ

"میں کہتا ہوں۔ اس روایت کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ اور اسامہ بن زید کے بیٹے حسن کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ جو اس حدیث کے راوی ہیں۔" (تہذیب التہذیب دوم ص 254)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح

ہمارے ہاں کسی کے بچے کو کوئی بزرگ ایک بار زندگی میں دعا دے دے تو ہم تاحیات اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں کہ میرے اس بچے کو فلاں بزرگ نے دعا دی تھی۔ اسے فخر و برکت کا باعث تصور کرتے رہتے ہیں۔ اب ذرا اس بات پر غور فرمائیں جن معصوم بچوں کو سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار نہیں، بار بار دعاؤں سے نوازا ہو، ان کی قسمت کا ستارا کتنا بلند ہوگا۔ جن کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا ہو، وہ کس قدر قابل رشک و قابل محبت ٹھہریں گے۔ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کندھوں پر، کبھی کمر پر، کبھی جھولی میں اٹھائے پھرتے ہوں، ان کا مقدر کیسا فقید المثال ہوگا۔

اس حدیث میں پہلے فرمایا! یہ میرے بیٹے ہیں، پھر فرمایا، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ پھر اللہ سے التجا کی۔ اے اللہ! یہ دونوں مجھے محبوب ہیں یعنی زبان نبوت سے جس کے لئے محبت کا اظہار ہو جائے۔ وہ اس بات کی گارنٹی ہے کہ ساری زندگی ان بچوں سے کبھی نامناسب کام نہ ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ ان سے اعمال ایسے رونما ہوں گے جن سے روحِ پیغمبر شاداں و فرحاں رہے گی۔

دوسری گارنٹی دعائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نتیجے میں یہ ہے فَاَحِبَّهُمَا اے اللہ! تو بھی ان سے محبت کرتا رہ۔ یعنی ان بچوں سے ایسے اعمال صالحہ صادر ہوں کہ جو تجھے خوش کرنے والے ہوں۔ جن پر اے اللہ! تجھے پیار آ جائے۔ ان کا کوئی عمل ایسا نہ ہو جس سے تو ناراض ہو جائے۔ کیا خیال ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعائیں حسنین رضی اللہ عنہما کے حق میں مقبول نہ ہوئی ہوں گی؟ اس دعائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ گناہگار بھی شامل ہو گئے ہیں جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! جو ان دونوں سے پیار کرے تو بھی اس سے پیار کر۔ محبان اہل بیت بھی خوش نصیب نکلے۔ بقول شاعر ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں اگر چہ خود ان جیسا نہیں ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی وجہ سے مجھے خیر اور بھلائی نصیب کر دے۔

امت مسلمہ میں صالحین بہت گزرے ہیں۔ مگر حسن و حسین رضی اللہ عنہما جیسے صالح نوجوان کہاں ہوں گے؟ جن کی جوانی اور صالحیت، اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ سید ا شباب اھل الجنة، کے عظیم مرتبے پر فائز کر دیئے گئے۔ یہ عظیم مرتبے صرف نسب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملے، بلکہ بے مثال کارناموں کی وجہ سے ملے ہیں۔ جن سے خاندان نبوت کا سر فخر سے بلند ترین ہو گیا۔ بلکہ ساری امت اس پر آفرین کہتی ہے اور درودوں کے نذرانے صبح و شام ان کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔ ہے کوئی ایسا خوش نصیب جسے زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاڈ پیار کیا ہو۔ اور قیامت تک ان پر درود و سلام دل کی گہرائیوں سے پڑھا جاتا ہو؟ جاپان سے امریکہ تک، ہر مسلم کی زبان اس ذکر خیر سے تر رہتی ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایذائے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، ایذائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

حدیث نمبر 32

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا تھا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ ہم اپنی لڑکی، علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دینا چاہتے ہیں۔ میں اجازت نہیں دیتا، میں اجازت نہیں دیتا، میں اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اگر علی رضی اللہ عنہ چاہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے۔ اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ اس لئے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے، مجھے برا لگتا ہے جو اسے برا لگے۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے جس سے میری بیٹی کو تکلیف ہو۔ (رواہ الترمذی، حدیث حسن، کتاب المناقب)

تشریح

علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا فِيْهِ تَحْرِيْمُ اَذٰى مَنْ يَتَاَذّٰى النَّبِيّ بِتَاَذِّيْهِ لِاَنَّ اَذَى النَّبِيِّ حَرَامٌ اِتِّفَاقًا قَلِيْلُهٗ وَ كَثِيْرُه

''جو میری بیٹی کو تکلیف دے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ اس فرمان میں ایسی ہستی کو اذیت پہنچانا حرام بیان ہوا ہے جس کی اذیت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچانا حرام ہے۔ چاہے تکلیف تھوڑی ہو یا بڑی، اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکیداً کہی ہے کہ

وَ قَدْ جَزَمَ بِاَنَّهٗ يُؤْذِيه مَايُؤْذِي فَاطِمَةَ

جو فاطمہ کو تکلیف پہنچائے یقیناً وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ مِنْهُ فِيْ حَقِّ فَاطِمَةَ شَيْءٌ فَتَاَذَّتْ بِهٖ فَهُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُؤْذِي النَّبِيَّ بِشَهَادَةِ هٰذَا الْخَبَرِ الصَّحِيْحِ

''حق فاطمہ میں کوئی بھی زیادتی ہوئی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچی، جس چیز سے فاطمہ تکلیف محسوس کرے، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لئے یہ صحیح حدیث شاہد ہے۔

مزید علامہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:''

وَلَا شَيْءَ أَعْظَمَ فِي إِدْخَالِ الْأَذٰى عَلَيْهَا مِنْ قَتْلِ وَلَدِهَا

''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سب سے بڑی تکلیف جو پہنچائی گئی وہ ان کے بیٹے (حسین رضی اللہ عنہ) کو (میدان کربلا میں) بے دردی سے قتل کیا گیا'' (تحفۃ الاحوذی جلد دہم ص 251)

طلبگار شفاعت

اسی طرح کا ایک واقعہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم ایک روز عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ نوخیز جوان تھے، سر کے بالوں کی زلفیں گردن تک لٹک رہی تھیں۔ خلیفہ راشد نے ان کی بھری مجلس میں تعظیم کی، ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان کا کام کیا۔ پھر ان کے پیٹ پر ٹھوکر لگائی۔ اور کہا۔ قیامت کے دن میری سفارش کیلئے، اسے یاد رکھنا۔ جب حضرت عبداللہ چلے گئے تو حاضرین مجلس نے ملامت کی (کہ اس آل رسول رضی اللہ عنہ کے بچے کو اتنی عزت کیوں دی؟) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مجھے ثقہ راویوں سے حدیث پہنچی ہے جیسے کہ میں خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رہا ہوں۔ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے، مجھے بھی اسی سے خوشی ہوتی ہے۔'' اور میں جانتا ہوں کہ اگر فاطمہ آج زندہ ہوتیں۔ تو جو حسن سلوک میں نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بچے کے ساتھ برتا ہے، وہ ضرور خوش ہوتیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ پھر آپ نے ان کے بچے کے پیٹ میں ضرب کیوں لگائی تھی؟ فرمایا ال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فرد قیامت کو سفارش کرے گا۔

وَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ شِفَاعَةِ هٰذَا (الصواعق المحرقہ ص 284)

''میں امید کرتا ہوں کہ میری سفارش کریں گے۔''

حافظ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ نے اس رویت کا آخری حصہ یوں نقل کیا ہے۔

وَلَمَّا غَمَزَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَلَيْهِ سُئِلَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟

قَالَ اَرْجُوْ بِهَا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ

''جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے انہیں ٹھوکر لگائی تو کسی نے سوال کیا۔ امیر المومنین! یہ کام آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا۔ میں ان کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی امید کرتا ہوں۔''

(اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال چہارم ص 360)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس سید زادے عبداللہ رحمہ اللہ پر کمال درجے کے ریمارکس (Remarks) لکھے ہیں پورے صفحے کا فٹ نوٹ (Foot Note) دیا ہے۔

مصعب زبیری نے کہا۔ ہمارے علماء جتنا احترام اسے دیتے تھے اتنا میں نے کسی اور کیلئے نہیں دیکھا۔ ابن معین نے کہا یہ ثقہ اور مامون ہیں۔ محمد بن عمر نے کہا۔ وہ عبادت گزاروں میں سے تھے۔ ان کو اللہ نے عزت وشرف رعب و ہیبت سے نوازا تھا۔ محمد بن سلام اجمعی نے کہا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہاں ان کا بہت مقام تھا۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے انہیں طبقہ ثالثہ کے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب پنجم ص 186)

☐ علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ قتل حسین رضی اللہ عنہ کو ایذائے فاطمہ رضی اللہ عنہا بتاتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ چوتھی نسل از فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حسن سلوک کو، وجہ سرور فاطمہ رضی اللہ عنہا بتاتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بنیاد پر وہ قیامت میں شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امیدوار ہیں۔ لہٰذا آج بھی اگر کوئی آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھے یا بدتمیزی کرے، وہ حقیقت میں ایذائے فاطمہ رضی اللہ عنہا و ایذائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور روز محشر شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محرومی کا سامان کرتا ہے۔

اصلی سیدہ

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فکر انگیز واقعہ لکھا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ایک آدمی حج کرنے کا بہت شوقین تھا۔ اس نے حسب معمول ایک سال حج کا ارادہ کیا۔ بہت سے لوگ حج کے لئے تیار ہوکر بغداد آئے۔ یہ شخص بھی ان کے ہمراہ روانگی کے لئے تیار ہوا۔ کہتا ہے۔ میں بازار گیا کہ حج کا ضروری سامان سفر خریدوں۔ میرے پاس پانچ صد (500) دینار تھے۔ راستے میں ایک خاتون ملی۔ اس نے مجھ سے استدعا کی کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں ایک سیدزادی ہوں۔ میری بچیاں بے لباس ہیں اور ہم چار روز سے بالکل بھوکے ہیں۔

وہ شخص کہتا ہے کہ اس خاتون کی بات میرے دل میں پیوست ہوگئی۔ میں نے پانچ سو (500) دینار اس کے دامن میں ڈال دیئے۔ پھر میں نے کہا۔ اب اپنے گھر جاؤ۔ ان دیناروں سے اپنا وقت گزارو۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور چلی گئی۔

اس سال اللہ نے میرے دل سے حج کی کشش ختم کردی۔ میرے سب رفقاء حج پر روانہ ہوگئے وہ خیریت سے حج کر کے جب واپس آئے تو میں انہیں ملنے کیلئے اور مبارکباد پیش کرنے کیلئے گیا۔ جس حاجی کو مل کر مبارکباد دیتا۔ جواباً وہ بھی مجھے حج کی مبارک دیتا۔ اور دعائیں دیتا۔ اس بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ جب رات چھا گئی میں سو گیا۔ خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا۔

يَافُلَانُ لَا تَعْجَبْ مِنْ تَهْنِئَةِ النَّاسِ لَكَ بِالْحَجِّ اَغَثْتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَلْهُوْفًا وَاَغْنَيْتَ ضَعِيْفًا فَسَأَلْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَخَلَقَ فِيْ صُوْرَتِكَ مَلَكًا فَهُوَ يَحُجُّ عَنْكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ

"اے فلاں! حاجیوں کی مبارکبادی سے تعجب نہ کر، تو نے ایک پریشان حال (میری نسل کی خاتون) کی مدد کی ہے۔ اور اسے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں نے آپ کے لئے اللہ سے دعا کی۔ تو خداوند عالم نے تیری شکل کا ایک فرشتہ پیدا کر دیا۔ جو ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے گا۔"

یہ واقعہ اگرچہ حکایت ہی ہے۔ مگر ایمان والوں کے دل گرم اور نرم کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ جو حقیقی سید ہیں ان کا احترام قیامت تک امت پر واجب ہے۔

جعلی سیدہ

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بعض حفاظ حدیث سے نقل کرتے ہیں۔

متوکل عباسی حکمران کے دربار میں ایک عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ سید خاندان سے ہے۔ اس نے درباریوں سے پوچھا۔ اس کی تحقیق کیسے کی جائے؟ تو کہا گیا امام علی الرضا العسکری رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم کریں۔ انہیں بلوایا گیا جب وہ تشریف لائے تو متوکل نے انہیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا۔ پھر ان سے سوال کیا۔ سید کی پہچان کیا ہے؟ امام نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ لَحْمَ اَوْلَادِ الْحَسَنَيْنِ عَلَى السِّبَاعِ فَلْتُلْقَ لِلسِّبَاعِ۔

"اللہ نے حسنین رضی اللہ عنہما کی اولاد کا گوشت شیروں کے لئے حرام کیا ہے۔ اس عورت کو شیروں کے آگے ڈال کر آزمائش کر لیں۔ جب عورت سے کہا گیا تو اس نے اپنے جھوٹے دعویٰ کا اعتراف کر لیا کہ وہ سیدہ نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد کسی نے متوکل سے کہا، آپ خود یہ تجربہ کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے تین (3) شیر منگوائے اور اپنے محل کے صحن میں چھوڑ دیئے۔ پھر امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا۔ اور پیچھے سے گیٹ بند کر دیا۔ شیر اتنا زور سے دھاڑ رہے تھے کہ کان بہرے ہونے لگے۔ جب امام صحن سے گزر کر سیڑھی پر چڑھنے لگے تو شیر بالکل خاموش ہو گئے۔ امام کے گرد آ کر گھومنے لگے۔ امام بھی اپنی آستین کے ساتھ ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ پھر شیر سکون سے زمین پر بیٹھ گئے۔ اور امام آرام سے زینے پر چڑھ گئے۔ سارے درباری یہ منظر دیکھتے ہی رہ گئے۔ امام کچھ دیر تک متوکل سے گفتگو کرتے رہے۔ واپسی پر امام عالی مقام اسی راستے سے اترے شیروں نے وہی فرماں برداری کا سلوک کیا۔ اپنی کمر پر امام کا دست شفقت پھروایا۔ اور امام باہر نکل گئے۔

فَاتْبَعَهُ الْمُتَوَكِّلُ بِجَائِزَةٍ عَظِيمَةٍ

''متوکل نے امام سے متاثر ہو کر بڑا ہدیہ ان کی خدمت میں بھجوایا۔''

دوسرا واقعہ

آگے ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے یحییٰ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ المحض بن حسن المثنی بن الحسن السبط رضی اللہ عنہ جب جان بچانے کے لئے دیلم فرار ہوئے تو گرفتار کر کے واپس دربار رشید میں لائے گئے۔ رشید نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا۔ گہرے بڑے حوض میں پھینک دیئے گئے جہاں بھوکے شیر بند تھے۔ لیکن شیروں نے امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ نہ کہا۔ کھانے سے باز رہے۔ وہ آپ پر حملہ آور ہونے سے ڈرتے تھے اور آپ کے پہلو میں پناہ لیتے تھے۔

(حوالہ مذکورہ ص255)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ

سورہ کوثر کے شانِ نزول کے بارے میں صحیح حدیث ہے کہ عاص بن وائل باب بنی سہم سے حرم میں داخل ہو رہا تھا۔ اندر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکل رہے تھے۔ دروازے پر دونوں کی ملاقات ہوئی کچھ باتیں ہوئیں۔ قریشی سورماؤں نے پوچھا عاص! کس سے باتیں کر رہے تھے؟

قَالَ ذٰلِکَ الْاَبْتَرُ

''وہی نسل بُریدہ''

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کا ابھی چند ہی روز قبل، بیٹا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھا فوت ہوا۔ (تفسیر بغوی، سورۃ الکوثر)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن (شانئ) کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے کہا۔ (1) عاص بن وائل (2) کسی نے ابوجہل کہا (3) کسی نے عقبہ بن ابی معیط کا نام لیا۔ (فتح الباری)

کوثر سے مراد ہر طرح کی خیر کثیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئی، دنیا اور آخرت میں ایک خاص خیر یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی نسل جاری رہے گی، قیامت تک آپ کے دشمنوں کی نسل کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

اسی طرح جنہوں نے کربلا میں آپ کے خاندان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی۔ نوے (90) سال حکومت کرنے کے بعد بنو امیہ بھی گم نام ہوئے۔ ان کی نسل کا بھی کوئی نام ونشان نہ رہا۔ نسلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاشمی موجود ہیں، سید موجود ہیں، عباسی وعلوی موجود ہیں، قریشی موجود ہیں، حسینی موجود ہیں۔ مگر اموی کوئی نظر نہیں آتا۔ خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کو بھی بے نام کر دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنان اہل بیت کو بھی ذلیل ورسوا اور گمنام کر دیا۔ آج کے سید جھوٹے ہوں یا سچے، مسلمانوں میں پھر بھی احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی اموی دعویٰ بھی کرے کہ وہ سچا خاندانی ہے۔ اس کا کوئی احترام مسلمانوں کے دلوں میں نہیں ہے۔ یہ ہے برکت نسلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، کہ قیامت تک خدا نے انہیں باقی بھی رکھا۔ اور عزت سے بھی نوازا، نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتر نہ ہو سکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف حسین رضی اللہ عنہ ہی کیوں نکلے؟

حدیث نمبر 33

جو آدمی شریعت اسلامیہ میں گہری بصیرت رکھتا ہے اس کیلئے یہ سوال عبث ہے۔

سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت راشدہ میں اس کی مثال موجود ہے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَ کَتَبَ اِلَیْهِ عَبْدُاللّٰه بن جعفر یُحَذِّرُهُ وَ یُنَاشِدُهُ اللّٰهَ

''عبداللہ بن جعفر نے امام حسین کو خط لکھا، اس میں وہ امام کو خبردار کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے رہے تھے۔''

فَکَتَبَ اِلَیْهِ

''امام نے اپنے چچازاد ناصح کو خط کا جواب لکھا۔''

اِنِّیْ رَاَیْتُ الرُّؤْیَا رَاَیْتُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَمَرَنِیْ بِاَمْرٍ اَنَا مَاضٍ لِهٗ (سیر اعلام النبلاء سوم ص 297)

''میں نے خواب میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے آپ نے جو حکم دیا ہے اسی کی تعمیل میں جارہا ہوں۔''

1 نواسئہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اضغاثِ احلام (خوابِ پریشاں) نے دھوکہ نہیں دیا تھا کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ سے تطہیر قلب ونظر کی نعمت عظمیٰ پاچکے تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ نے وہی اقدام کیا جس کا حکم انہیں دربار نبوت سے مل چکا تھا۔ اس پر انہیں مکمل شرح صدر حاصل تھا۔

ہمارے بعض لوگ عقل کے پیمانوں سے ان حقائق کو پرکھنے کی کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

2 مانعین زکوٰۃ سے جنگ کیلئے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شرح صدر حاصل تھا۔

جبکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے سب لوگ گھبرائے ہوئے تھے کہ کلمہ گو نمازیوں سے جنگ کیونکر جائز ہے؟

3 جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی پر صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرحِ صدر حاصل تھا۔ باقی سارے صحابہ متذبذب تھے۔

صلح حدیبیہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرح صدر تھا۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان تھے کہ کیوں کفار مکہ سے دب کر شرائط تسلیم کی جائیں۔

4 صحیح بخاری میں حدیث ہے مروان ملعون عید کی نماز پڑھانے کے بجائے۔ عیدگاہ میں سیدھا منبر پر چڑھ بیٹھا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھرے مجمع میں مروان کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

غَیَّرْتُمْ وَاللّٰہِ!

خدا کی قسم! تم نے سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدل ڈالا ہے۔

(حدیث نمبر 956)

اب کوئی کہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کو کیا پڑی تھی؟

خواہ مخواہ یہ کہہ کر نکو بنے۔ جبکہ بے شمار صحابہ اور صحابہ کی اولادیں خاموش بیٹھی تھیں۔

کیا ایسا اعتراض کرنے والا شخص درست ہوگا؟

یا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حق گوئی قابل ستائش ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ کا سینہ اللہ نے کھول دیا تھا کیونکہ اس وقت وہ خاندان نبوت کے واحد سپوت اور شریعت کی پاسداری کے علمبردار تھے۔ وہ روح قرآن سے پوری طرح واقف تھے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (المائدۃ،63)

"کیوں ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ پر زبان کھولنے، اور حرام کھانے سے نہیں روکتے؟ یقیناً بہت ہی برا کارنامہ زندگی ہے جو وہ تیار کر رہے ہیں۔"

اس حکم خداوندی کا مصداق اور کہاں ہوتا؟ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ ان قرآنی احکام کو جانتے بوجھتے کسی غار میں بیٹھ کر چلہ کشی کرتے؟

یا میدان کارزار میں اتر کر دنیا کو شہادت کے ذریعے بتاتے کہ قرآن کا منشا برائیوں کے خلاف چپ سادھ لینا نہیں ہے۔

بلکہ خدا کے باغیوں سے ٹکرا کر، ان کے سحرِ حکومت کو توڑنا اور پاش پاش کرنا ہے۔

اور ان کی نام نہاد مسلمانی کا پردہ چاک کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن جعفر کے دو (2) بیٹے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وَ قُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ محمدٌ و عونٌ ابنا عبدالله بن جعفر بن ابی طالب۔

''حضرت حسین کے ساتھ ان کے بھتیجے محمد اور عون بھی شہید ہوئے جو عبداللہ بن جعفر کے بیٹے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء)

یہی عبداللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو روکنے والوں میں تھے جب ان کے پاس آ کر کسی نے افسوس کیا کہ حسین رضی اللہ عنہ سے ہمیں کیا ملا؟ تو ابن جعفر نے اسے جوتا مارتے ہوئے کہا۔''

يَابْنَ اللَّخْنَاءِ! أَلِلْحُسَيْنِ تَقُوْلُ هٰذَا؟

''اے گندی عورت کے بچے! کیا حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ بکواس کرتا ہے؟''

وَاللّٰهِ لَوْ شَهِدْتُهٗ لَا حْبَبْتُ اَنْ لَا اُفَارِقَهٗ حَتّٰی اُقْتَلَ مَعَهٗ

''خدا کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو کبھی حسین رضی اللہ عنہ سے جدا نہ ہوتا، میں ان کے ساتھ مر جانا پسند کرتا۔''

میں اپنے ہاتھوں سے اگر حسین کا ساتھ نہیں دے سکا۔ چلو میرے دو بیٹوں نے جان قربان کر کے مجھے حوصلہ دیا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ، 593/8، الکامل ابن اثیر سوم ص 540)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعاب پیغمبر، حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں

حدیث نمبر 34

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: مَارَاَیْتُ الْحُسَیْنَ رضی اللہ عنہ بْنَ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اِلاَّ فَاضَتْ عَیْنِیْ دُمُوْعًا وَ ذَاكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ یَوْمًا فَوَجَدَنِیْ فِی الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَاتَّكَاَ عَلَیَّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰی جَآءَ سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ قَالَ رضی اللہ عنہ وَمَا كَلَّمَنِیْ فَطَافَ وَ نَظَرَ ثُمَّ رَجَعَ وَ رَجَعْتُ مَعَهٗ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ وَ احْتَبٰی وَ قَالَ لِیْ اُدْعُ لِیْ لُكَاعَ فَاَتٰی حُسَیْنٌ یَشْتَدُّ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَفْتَحُ فَمَ الْحُسَیْنِ فَیُدْخِلُ فَاهُ فِیْ فِیْهِ وَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

(ہذا حدیث صحیح الاسناد وقال الذہبی صحیح، مستدرک پنجم ص1809)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جب بھی حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں۔ میری آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے نکلے مجھے مسجد میں دیکھا میرا ہاتھ پکڑا سہارا لیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل دیا۔ بازار آئے۔ میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی گھوم پھر کر واپس آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹ آیا۔ مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ اپنا صافہ گرد باندھ کر بیٹھے۔ مجھے حکم دیا میرے بچے کو بلاؤ، حسین بھاگتا ہوا آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک میں ہاتھ ڈال کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کھیلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین کا منہ (خوبصورت مکھڑا) کھولتے اور محبت و پیار سے اس کے منہ میں اپنا منہ ڈالتے اور دعا فرماتے۔"

"اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔"

تشریح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب بھی حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتے انہیں ترس آتا کہ حسین آج یتیموں کی طرح بے آسرا پھر رہے ہیں، نہ لاڈ کرنے والے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہے، نہ مہر و محبت کرنے والی ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا رہی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ناز برداروں کا زمانہ یاد آتا تو آنسو ٹپکاتے کہ کبھی حسین رضی اللہ عنہ سے پیار کرنے والے فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ جب ساڑھے چھ برس کے تھے تو نانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے، جب ان کی عمر سات (7) برس ہوئی تو والدہ کی شفقت سے بھی محروم ہو گئے۔ شفیق ماں کی جدائی کا صدمہ تو بڑے بڑے لوگوں کو ہلا کے رکھ دیتا ہے۔ مگر سات (7) سال کا بچہ تو صدمہ بہت محسوس کرتا ہے۔ کل تک جو شہزادوں کی طرح محبتوں کی آغوش میں پل رہا تھا۔ آج ان پیار بھری فضاؤں سے محروم، بے کسی کے عالم میں جی رہا تھا۔ بچپن ہی میں بڑے بڑے غم سہنے پڑے اور محبوب شخصیات کی جدائی کے صدمات برداشت کرنے پڑے۔

اللہ رب العالمین کے بعد صرف مہربان باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سر پر سایہ تھا۔ بھائی حسن رضی اللہ عنہ بھی اتنے بڑے نہ تھے وہ بھی بچے تھے۔

نعیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فراقِ مادر پر فرماتے ہیں۔

میں ترے بعد رہا دہر میں تنہا تنہا
گرچہ تھے والد مرحوم کے الطاف بہت
تیری شفقت کا خلا آج تلک پُر نہ ہوا
تو رہے عرش کے سائے میں پیغمبر ہوں شفیع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکورہ میں حال حسین رضی اللہ عنہ دیکھ کے، جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوتے، ویسے ہی دیگر شمع رسالت کے پروانے بے تاب ہو جاتے۔ کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسی لئے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شکایت پر فرمایا تھا۔ تو کہتا ہے کہ میرا وظیفہ حسین رضی اللہ عنہ کے برابر کیوں مقرر نہیں کیا گیا۔ بیٹے! جا حسین کی ماں جیسی، ماں تو تلاش کر کے لا۔ ان کے باپ جیسا باپ ڈھونڈ کے لا۔ ان کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نانا تو پیش کر کے دکھا۔

واقعی حسین رضی اللہ عنہ کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہ سے گہری شفقت و محبت کے بہترین نمونے پیش فرمائے۔ جہاں ساری شریعت کے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے لئے اسوۃ کامل ہیں۔ اسی طرح حب حسین رضی اللہ عنہ پر بھی قران کریم ناطق ہے۔

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

''درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے۔''

یعنی جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین کی غیر حاضری پر اسے بلواتے، اس سے پیار کرتے، ان کے رونے پر بے تاب ہوتے۔ اسی طرح ہر امتی جب ذکر حسین رضی اللہ عنہ کسی مسجد میں نہ سنے کسی مولوی کی وعظ میں یاد حسین رضی اللہ عنہ مفقود پائے، اسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح بے چین ہو جانا چاہئے۔ نام حسین رضی اللہ عنہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح دل میں جذبات محبت اچھلنے چاہئیں۔ ان کا نام نامی سن کر ان کے حضور درود شریف کا نذرانہ عقیدت پیش کرے۔ جس کا رویہ اس کے خلاف ہو گا وہ اسوہ کامل کا پیروکار نہیں ہو سکتا۔ جہاں دیگر سنتوں پر لوگوں سے جنگ وجدال کرتے پھرنا دین نظر آتا ہے۔ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ سنت حب حسین رضی اللہ عنہ نظر نہیں آتی۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہ کی ناز برداریاں

حدیث نمبر 35

عَنْ یعلی العامری اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى طَعَامٍ دُعُوْا لَهٗ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَمَامَ الْقَوْمِ وَ حُسَيْنٌ مَعَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَطَفِقَ الصَّبِىُّ يَفِرُّ هٰهُنَا مَرَّةً وَ هٰهُنَا مَرَّةً فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُضَاحِكُهٗ حَتّٰى اَخَذَهٗ قَالَ فَوَضَعَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ قِفَاهُ وَالْاُخْرٰى تَحْتَ ذَقْنِهٖ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ يُقَبِّلُهٗ فَقَالَ حُسَيْنٌ مِنِّىْ وَ اَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ (مستدرک حاکم جلد پنجم ص 1807، وقال الذہبی، صحیح)

"یعلی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آگے بڑھے، دیکھا تو حسین رضی اللہ عنہ دیگر بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین کو پکڑنے لگے، تو وہ بچہ کبھی دوڑ کر ادھر نکل جاتا ہے، کبھی ادھر نکل جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ہنسانے لگے، بالآخر وہ پکڑا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا۔ اپنا منہ مبارک اس کے منہ پر رکھا اور اسے چومنے لگے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اللہ اس شخص سے خوش رہے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے اگرچہ ضعیف قرار دیا ہے۔ مگر امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

سنن ابن ماجہ کے محقق محمد مصطفیٰ الاعظمی نے اسے حسن لکھا نیز کہا

رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

اور اس حدیث کی تائید ابن ماجہ کی حدیث 130 سے بھی ہوتی ہے۔

انسانیت کے نام پر کیا کر گئے حسینؓ ہر دور کے بلند خیالوں سے پوچھ لو

پھولوں کی رہگذر تھی، نہ جھونکے صبا کے تھے لیکن نبھا دیے ہیں جو وعدے وفا کے تھے
چلا کے کون روکتا قاتل کو جرم سے احباب دوست میرے مذہب بَلا کے تھے
(نسرین سحرش)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 36

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِىْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِىْ (اسناده صحيح و رجاله ثقات)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''جس نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا گویا اس نے مجھ سے دل میں بغض رکھا۔

بغض پالنے والے ابوجہل، ابولہب جیسے کافر تھے۔ حب نبی پالنے والے، چاروں خلفاء، عشرۃ مبشرہ، اہل بدر واحد و حنین وتبوک تھے۔

شارح ابن ماجہ مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر لکھا''

قَالَ الْبُوْصِيْرِىّ هٰذَا اِسْنَادُ صَحِيْحٌ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

گزشتہ روایت نمبر 35 پر لکھا۔

قَالَ الْبُوْصِيْرِىْ هٰذَا اِسْنَادُ حَسَنٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

(انجاز الحاجۃ جلد اول ص 550)

تشریح

قَالَ جَانْبَاز رحمۃ اللہ علیہ : وَ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّتَهُمَا فَرْضٌ لَا يُتِمُّ الْاِيْمَانُ بِدُوْنِهَا

1. ''یہ حدیث دلالت کرتی ہے۔ کہ حسین و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا فرض ہے، ان کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔'' (حوالہ مذکورہ)

2. حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ حسین مجھ سے ہے،

قَالَ الْقَاضِى رحمۃ اللہ علیہ كَاَنَّهٗ عَلِمَ بِنُوْرِ الْوَحْىِ مَاسَيَحْدُثُ بَيْنَهٗ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيَّنَ أَنَّهُمَا كَالشَّيْءِ الْوَاحِدِ فِي وُجُوْبِ الْمَحَبَّةِ وَ حُرْمَةِ التَّعَرُّضِ وَالْمُحَارَبَةِ (حوالہ مذکورہ)

''قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہ کو اور اپنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہی جسم قرار دیا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے نور سے پتہ چل گیا ہوگا۔ کہ میرے حسین رضی اللہ عنہ اور قوم کے درمیان کیا حادثہ پیش آنے والا ہے؟ تبھی اس کی محبت واجب قرار دی اور حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑائی کو حرام قرار دیا۔'' (حوالہ مذکورہ)

بعض لوگ بچوں سے گھر کی چار دیواری کے اندر ہی محبت کرتے ہیں۔

مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین رضی اللہ عنہما سے محبت گھر کے اندر ہی نہیں کی، بلکہ سرِ عام، جہاں سارے لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کبھی منبر پر، کبھی گلیوں میں، کندھوں پر اٹھا کر، کبھی سجدے طویل کر کے، کبھی رانوں پر بٹھا کر، یعنی ہر وہ انداز محبت اپنایا، جو سب کو معلوم ہو جائے۔ یہ کام خفیہ نہ رکھا کہ کوئی عذر کر سکے کہ ہمیں خبر نہ ہو سکی۔ محبت عملاً کر کے بھی دکھاتے رہے۔ اور زبان مبارک سے فرماتے بھی رہے۔ کہ ان میرے نواسوں سے ضرور بالضرور ہر حال میں محبت و شفقت سے کام لینا۔ انہیں ذرا دکھ نہ دینا۔ ورنہ میرا دل دکھاؤ گے۔ کہیں اللہ کے اس فرمان کی زد میں نہ آ جانا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (التوبہ، 61)

''جو لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ دیتے ہیں، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عالم خواب میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ دیکھی

حدیث نمبر 37

عَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَایُبْكِیكِ؟ قَالَتْ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَعْنِیْ فِي الْمَنَامِ وَ عَلٰی رَأْسِهٖ وَ لِحْیَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ آنِفًا

سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کس وجہ سے رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر مبارک، اور داڑھی مبارک پر خاک پڑی تھی۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی قتل گاہ سے آیا ہوں۔

معیار روایت

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیح نہیں کہا۔

قُلْتُ لٰكِنْ یُقَوِّیْهِ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت تقویت دیتی ہے۔

1 جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں پریشان حال دیکھا تھا۔ اور ہاتھ میں خون کی شیشی تھامے اور فرما رہے تھے۔ صبح سے میں خونِ حسین رضی اللہ عنہ اس میں جمع کر رہا ہوں۔ (اس روایت کو علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح الاسناد کہا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

شہر بن حوشب نے کہا

میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس تھا جب قتل حسین رضی اللہ عنہ کی خبر ان تک پہنچی۔ وہ پکار اٹھیں۔

قَدْ فَعَلُوْهَا؟

کیا واقعی انہوں نے یہ کر ڈالا ہے؟

پھر بددعائیں دیتی ہوئی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئیں۔

اور یہ کہہ رہی تھیں۔

مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا

''اللہ تعالیٰ ان کے گھر اور ان کی قبریں آگ سے بھر دے۔''

(سیر اعلام النبلاء سوم: ص318)

ریگِ عراق منتظر کشتِ حجاز تشنہ کام
خونِ حسینؓ بازدہ کوفہ و شامِ خویش را
(زبور عجم)

گرچہ ہر مرگ است بر مومن شکر مرگِ پورِ مرتضےٰ چیزے دِگر
(جاوید نامہ ص773)

یعنی، اگرچہ مومن کے لئے ہر موت شیریں اور خوش آئند ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ موت میری زندگی کا خاتمہ نہیں ہے۔ بلکہ نئی اور اعلیٰ زندگی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ لیکن بہترین موت وہ ہے جو پورِ مرتضیٰ (پسرِ علیؓ) یعنی جناب حسین علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چل کر نصیب ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کیوں راویہ ہیں؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین) کا قتل حسین رضی اللہ عنہ پر اتنا شدید ردعمل کیوں ظاہر ہوا؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کے گھر ہوتے تھے کہ آسمانی فرشتے آ کر بار بار قتل حسین رضی اللہ عنہ کی خبریں دیتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ دیکھ کر روتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کے سامنے یہ سب مناظر تھے۔

(کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ بیک وقت نو (9) ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر یہ واقعات کیوں پیش آئے؟ یہ بھی اللہ کی خاص حکمت تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج واقعہ کربلا سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ صرف ایک ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی نے اس حادثہ فاجعہ کو اپنی زندگی میں پانا تھا۔ اس لئے قدرت نے ان کے گھر کا انتخاب کیا۔ اور انہی کو شاہد بنایا۔ انہی کو کربلا کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔

اور فرمایا اسے سنبھال رکھو جب مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا میرا حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں تمام پیش گوئیاں سچ ثابت ہوئیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں دیکھ لیں۔

یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل نبوت میں سے ایک زبردست دلیل ہے۔ جو پیشگی فرمایا تھا۔

سب کچھ بعد میں درست نکلا۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے نبی ہونے کا واضح ثبوت ہے۔)

> قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں — گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات
>
> (بال جبریل)
>
> یعنی کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ کفر اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے، لیکن اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں میں کوئی شخص امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کو تیار نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل بیت کی طہارت اور پاکیزگی

حدیث نمبر 38

عَنْ اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فِیْ بَیْتِیْ نَزَلَتْ: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ (سورۃ الاحزاب:33)

قَالَتْ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰی عَلِیٍّ وَ فَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هٰٓؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ

(مستدرک 5/1767، قال الذہبی رحمۃ اللہ علیہ علی شرط البخاری)

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قرآن کی یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ ’’اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گندگی کو دور کرے، اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔‘‘

1. پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضور نے علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا (وہ آئے) تو فرمایا! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

2. اسی حدیث کی تائید ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ہوتی ہے کہ ایک صبح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کالے بالوں کا کمبل اوڑھ رکھا تھا۔ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ انہیں کمبل میں چھپا لیا پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر علی رضی اللہ عنہ آئے، انہیں بھی اپنے کمبل میں چھپایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی آیۃ تلاوت فرمائی۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ (حوالہ مذکورہ، قال الذہبی علی شرط البخاری و مسلم)

3. اسی سے متعلق حدیث امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی لائے ہیں۔

قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهٗ اَدَارَ کِسَاءَهٗ عَلٰی عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَ حَسَنٍ وَ حُسَیْنٍ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بَيْتِي فَاَذْهِبْ عَنهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

(ان تيميه رحمه الله لم يكن ناصبيا، ص 78)

4 علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت یوں لائے ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَه رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ خَاصَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ اُمُّ سلمة وَ اَنَا مَعَهُمْ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّكِ اِلٰى خَيْرٍ (التبصرة، اول ص 325)

5 امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

كَانَ اَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلَ اِذَا سُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ اَهْلُ بَيْتٍ لَا يُقَاسُ بِهِمْ اَحَدٌ (حوالہ مذکورہ)

"امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جب بھی علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے بارے میں سوال ہوا۔ انہوں نے ہمیشہ یہی جواب دیا، اہل بیت کو کسی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی اہل بیت کے ہم پلہ کوئی گھرانہ نہیں ہے۔"

6 اسی لئے امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

سُبْحَانَ مَنْ كَسَا اَهْلَ الْبَيْتِ نُوْرًا وَجَعَلَ عَلَيْهِمْ خَنْدَقًا يَقِى الرِّجْسَ وَ سُوْرًا فَاِذَا تَلَقَّوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَلَقَّوْا حُبُوْرًا۔

"پاک ہے وہ ذات جس نے اہل بیت کو نور کی چادر پہنائی۔ اور ان کے اردگرد خندق اور دیوار کھڑی کر دی جو انہیں گندگی سے بچاتی ہیں۔ روز قیامت وہ خوشیوں اور مسرتوں سے نوازے جائیں گے۔"

مزید لکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ وَ كَانَ عَلِيٌّ اَعَزَّ الْخَلْقِ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ اللّٰهُ رَيْحَانَتَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَوَلَدَيْهِ فَاِذَا اَحْضَرَهُمُ الْحَقُّ غَدًا عِنْدَهُ وَلَدَيْهِ اَكْرَمَهُمْ اِكْرَامًا عَظِيمًا مَوْفُوْرًا (وَ كَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا) (حوالہ مذ ورہ)

''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ پیاری تھیں۔علی رضی اللہ عنہ ساری مخلوق سے زیادہ انہیں عزیز تھے۔ ان سے دونوں بیٹوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) کو اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دنیا کے خوشبودار پھول بنایا ہے۔کل روز قیامت جب حق تعالٰی انہیں اپنے پاس حاضر کرے گا تو انہیں عظیم الشان عزت و تکریم سے نوازے گا۔اور فرمائے گا تمہاری سعی و جہد قابل قدر قرار پائی۔''

⑦ اس نظریے کی تصدیق۔حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہے۔ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا

اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَتْ فَاطِمَةُ قِيْلَ فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ زَوْجُهَا

''حضور کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔فاطمہ، پھر پوچھا گیا۔مردوں میں سے کون محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا؟ فرمایا۔فاطمہ کا شوہر، جو بہت روزے رکھنے والا اور بہت شب زندہ دار تھا''(مستدرک حاکم پنجم ص 1733 ہذا حدیث صحیح الاسناد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین رضی اللہ عنہما کی سواری بنے

حدیث نمبر 39

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ فَكَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا سَجَدَ وَ ثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی ظَهْرِهٖ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اَخَذَهُمَا فَوَ ضَعَهُمَا وَضْعًا رَفِیْقًا فَاِذَا عَادَ عَادَا فَلَمَّا صَلّٰی جَعَلَ وَاحِدًا هَاهُنَا وَوَاحِدًا هٰهُنَا وَجِئْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَذْهَبُ بِهِمَا اِلٰی اُمِّهِمَا؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا، فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلْحَقَا بِاُمِّكُمَا فَمَا زَالَا یَمْشِیَانِ فِیْ ضَوْئِهَا حَتّٰی دَخَلَا

(مستدرك حاكم پنجم ص 1795، و قال الذهبی صحیح)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ رہے تھے۔ دوران نماز جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جاتے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کود کر آپ کی کمر پر سوار ہو جاتے۔ جب آپ سجدے سے اٹھتے تو ان دونوں کو پکڑ کر آہستہ سے زمین پر بٹھا دیتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں جاتے یہ پھر وہی کام کرتے۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک طرف اور دوسرے کو دوسری طرف بٹھالیا۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر اجازت ہو تو ان دونوں کو ان کی والدہ کے پاس چھوڑ آؤں؟ فرمایا۔ نہیں، پھر آسمانی بجلی چمکی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں سے کہا۔ اب اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ۔ وہ چلے جا رہے تھے، بجلی کی روشنی برابر جاری تھی کہ وہ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح

1 اس حدیث میں آپ نے دیکھا کہ بچوں کا نمازی کے اوپر چڑھنا۔ بظاہر بری چیز معلوم ہوتی ہے اور نمازی کی توجہ ہٹانے کا باعث ہے۔ لیکن صاحب شریعت نے کتنا سبق آموز رویہ اپنایا کہ نہ بچوں کو ڈانٹا کہ تم نے میری نماز خراب کر دی ہے۔ نہ ان کے والدین کو سرزنش کی کہ دورانِ نماز بچوں کو قابو کیوں نہیں رکھتے۔

2 پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کمر سے آہستہ سے اتار کر زمین پر بٹھا دیتے ہیں۔ انہیں دھکا نہیں دیتے۔ نہ ان کی حرکات سے پریشان ہوتے ہیں۔

3 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ اب بچوں نے نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستایا ہے، لہٰذا انہیں گھر چھوڑنے کی التجا کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ رہنے دیں۔

4 اندھیرے میں آسمانی بجلی، اللہ نے ایسی چمکائی کہ دونوں بھائی اس کی روشنی میں اپنے گھر داخل ہو گئے۔ یہ بھی ممکن ہے اللہ کی طرف سے یہ خاص کرشمہ ہو جو بچوں کو نصیب ہوا۔ ورنہ آسمانی بجلی، مسلسل نہیں چمکتی بلکہ وقفے وقفے سے چمکتی ہے۔

5 اس حدیث کی ہمارے موضوع سے متعلق یہ بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قیمتی نواسوں سے کتنی شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ بندگی رب میں خشوع وخضوع کی کمی برداشت کر لی۔ مگر رب کی ان نعمتوں (نواسوں) کو رنجیدہ کرنا گوارا نہ کیا۔ بچے بھی کیا کمال تھے جو اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی سواری (مرکب) بنائے رکھتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کیا عظیم تھے۔ جو اپنے لاڈلوں کو اپنے اوپر سوار کئے رکھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسمِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث رحمت

جنگ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف سیدھی کرتے ہوئے سواد نامی صحابی کے پیٹ پر لکڑی سے کچوکہ لگا کر فرماتے ہیں۔ صف میں سیدھے ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کو اللہ نے حق اور عدل کے ساتھ بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تکلیف دی ہے، مجھے بدلہ دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لے لو اپنا بدلہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا مگر سواد خوش نصیب نے فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیٹ مبارک چوم لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا سواد! ایسا کیوں کیا ہے؟ کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ جنگ دیکھ رہے ہیں۔

فَاَرَدْتُ اَنْ یَکُوْنَ آخِرِ الْعَھْدِ بِکَ اَنْ یَمَسَّ جِلْدِیْ جِلْدَکَ

"میں نے چاہا دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری عہد وفا کے طور پر میرا جسم آپ کے جسم اطہر سے لگ جائے۔ (تاکہ مجھے نار جہنم نہ چھو سکے)"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اس جذبے کی قدر کرتے ہوئے اسے دعائے خیر سے نوازا۔ (موسوعۃ الغزوات الکبری اول ص 98)

- عمارہ بن زیاد رضی اللہ عنہ نے بوقت شہادت اپنے رخسارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں سے لگا دیئے تھے۔ (رحمۃ للعالمین اول ص 106، بحوالہ زاد المعاد)

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

- ایسے واقعات کی روشنی میں غور فرمائیں، صحابہ کرام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن سے معمولی چھو جانے کو فلاح اخروی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اب حسنین رضی اللہ عنہما کے بارے میں غور فرمائیں جن کے جسم اکثر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم سے ملتے رہتے تھے۔ ان کی سعادت وخوش بختی اور خوش نصیبی کو کوئی پہنچ سکتا ہے؟ نہیں، نہیں ہرگز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہ منزل موعود پر

حدیث نمبر 40

فَلَمَّا اُحِيطَ بِحُسَيْنٍ حِيْنَ قُتِلَ قَالَ: مَا اسْمُ هٰذِهِ الْاَرْضِ؟ قَالُوْا كَرْبَلَاءِ فَقَالَ رضی اللہ عنہ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ كَرْبٌ وَ بَلَآءٌ وَ فِیْ رِوَايَةٍ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَآءٍ

''شہادت سے قبل جب امام حسین رضی اللہ عنہ دشمن کے نرغے میں آئے تو پوچھا یہ کونسی زمین ہے؟ ساتھیوں نے بتایا یہ مقام کربلا ہے۔ امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ یہ مصیبت اور آزمائش کی جگہ ہے۔''

دوسری روایت میں فرمایا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔

(مجمع الزوائد نہم ص 219 و قال رواہ الطبرانی باسانید و رجال احدہا ثقات)

تشریح

اس حدیث کو ابتدائی چاروں احادیث کی روشنی میں مزید دیکھیں تو جو پیش گوئیاں شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر کی گئی تھیں۔ انہی کے پیش نظر امام حسین رضی اللہ عنہ جانتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ میری شہادت گاہ ارض ''کربلا'' ہے۔ اس یقین کیساتھ پورے اطمینان قلب سے کربلا میں شہادت پیش کردی۔

❑ اب علامہ ابن خلدون جیسے مورخین کی بات کہاں درست ٹھہری کہ امام حسین رضی اللہ عنہ دینی لحاظ سے کامیاب ہیں اور دنیاوی لحاظ سے ناکام۔ ہمیں حیرت ہے ایسے مورخین پر جو فطرت حق سے اغماض برتتے ہیں۔ معرکہ حق و باطل میں کیا یہی اصول حقیقت اور حق ہوگا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہابیل سے لیکر آج تک بلکہ نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہ السلام امام حسین رضی اللہ عنہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن النہا رحمۃ اللہ علیہ شہید، سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ، سید ابوالاعلی مودودی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کیا یہ سارے حق پرست دنیاوی طور پر ناکام رہے؟ جیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بڑے آرام سے کہہ دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يَجِيْئُ النَّبِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ (رواہ احمد، واسنادہ صحیح، حدیث 11496)

''قیامت کے روز ایک نبی آئے گا، اس کے ساتھ ایک ہی امتی ہوگا اور دوسرا نبی آئے گا اس کے ساتھ دو ہی امتی ہوں گے۔''

☐ اب اس حدیث کی رو سے کوئی ابن خلدون ایسوں کو پوچھ سکتا ہے؟ کیا یہ خدا کے نبی ہو کر دنیا سے ناکام گئے ہیں؟ جنہیں ایک ایک دو دو امتی مل سکے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ!

سید مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ حق کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ ناکام وہ ہوتے ہیں جو حق کو قبول نہیں کرتے۔ ایسے مورخین کو ہماری طرف سے سات سلام۔ ہمیں تو محدثین کرام پر ناز ہے جنہوں نے صحیح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر، امت کو روشنی فراہم کی ہے۔ جیسے حفاظت قرآن کی ذمہ داری خود اللہ نے اپنے سر لی ہے۔ ویسے ہی اپنے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بھی محفوظ کروادیں۔

محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کا کردار

1 کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمانوں نے دربدر نہیں پھرایا۔ پریشان ہو کر اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ مولا! یہ زمین اب میرے لئے تنگ کر دی گئی ہے۔ مجھے اپنے پاس بلالے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد امام

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے غم میں روتے روتے نابینا ہو گئے اور اسی صدمے سے وفات پا گئے۔

2 امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ امام صاحب نے دمشق پہنچ کر "الخصائص فِي فَضْلِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ" تصنیف کی تو شامیوں نے آپ کو روند ڈالا، اور مار پیٹ کر مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچائے گئے۔ جہاں حدیث کا یہ روشن چراغ زخموں اور ضربوں کی تاب نہ لا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ (شرح بلوغ المرام دوم ص 982)

بے مثال سخاوتِ حسین رضی اللہ عنہ

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا۔

1 بنو سعد بن بکر کے بزرگ کے پاس ان کا عمزاد دیہاتی علاقے سے آیا۔ اس نے کہا۔ میرے چچا زاد سے قتل ہو گیا ہے۔ میں نے اس کے وارثوں سے کہا کہ آپ ہم سے خون بہا لے لیں اور مقتول کے وارث مان گئے ہیں۔ میرے خاندان نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے۔ میں یہاں قریش قبیلے سے تعاون کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ میرے لئے کھانا تیار کیا گیا صبح کھا کر ہم نکلے کہ قریش کے بہترین سردار کے پاس جائیں جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے فرزند ہیں۔ ہم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے، وہ گھر پر نہ تھے۔ ہم بلاط (بطحا) کے مقام پر ان سے جا ملے۔ ہم نے کہا: ہم تنہائی میں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی آپ کے پاس آدمی ہیں۔ امام رضی اللہ عنہ رک گئے۔ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔

پھر میں نے التجا کی! اے صاحبزادہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے چچا زاد سے قتل ہو گیا۔ وارث خون بہا پر رضی ہو گئے ہیں۔ میں آپ کے قریش قبیلہ سے مدد طلب کرنے آیا ہوں۔ میں نے سوچا۔ پہل آپ سے کروں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس خدا کی جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قبضے میں حسین کی جان ہے! میرے گھر میں ایک بھی دینار و درہم نہیں ہے۔ اس وجہ سے بازار جا کر گھر کا سودا بھی نہ لا سکا۔ بہر حال آپ مجھے طاقتور آدمی نظر آتے ہیں۔ میرے کھیت میں فصل کٹائی کا وقت ہو چکا ہے۔ وہاں چلے جاؤ کارکنان کے ذریعے پوری فصل کٹوا کر اس سے غلہ نکال کر منڈی میں بیچ لو۔ اور ان کا خون بہا ادا کر دو۔ اس کے بعد آپ کو کسی سے سوال کرنے کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں ایسے ہی کروں گا۔ امام رضی اللہ عنہ نے اپنے کھیت کے نگران کے نام خط لکھ کر مجھے تھما دیا۔ تحریر تھا کہ فلاں بن فلاں آ رہا ہے۔ ساری فصل اسے کاٹ لینے دو۔ اسے روکنا نہیں کیونکہ یہ میں اسے عطیہ دے چکا ہوں۔ یہ آدمی گیا۔ فصل کٹوائی۔ پھر اسے فروخت کیا۔ بیس (20000) ہزار درہم حاصل ہوئے۔ بارہ (12000) ہزار خون بہا کے ادا کیے۔ باقی آٹھ (8000) ہزار اس کے پاس بچ رہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا سوم ص 519)

2 وفات علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ، باپ کی طرف سے سالانہ پچاس (50) غلام آزاد کرتے، حسن رضی اللہ عنہ کے بعد، حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی سالانہ پچاس غلام اپنے باپ علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے آزاد کرتے۔ (حوالہ مذکورہ ص 510)

امام حسین رضی اللہ عنہ کی عاجزی اور انکساری

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ یہ روایت بھی لائے ہیں۔

مَرَّ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَى مَسَاكِيْنَ وَقَدْ بَسَطُوْا كِسَاءً وَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ كِسَرًا فَقَالُوْا هَلُمَّ يَا اَبَا عَبْدِاللهِ فَحَوَّلَ وَرِكَهُ وَ قَرَأَ۔ (اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ) (النحل 23) فَاَكَلَ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ رضی اللہ عنہ قَدْ اَجَبْتُكُمْ فَاَجِيْبُوْا لِيْ، فَقَالَ لِلرَّبَابِ يَعْنِيْ امْرَأَتَهُ اَخْرِجِيْ مَا كُنْتِ تَدَّخِرِيْنَ (حوالہ مذکورہ ص 558)

"امام حسین رضی اللہ عنہ ایک بار فقیروں کے پاس سے گزرے جو زمین پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چادر بچھا کر روٹی کے ٹکڑے بکھیر کر بیٹھے تھے۔ امام رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھ کر بے تکلف پکارنے لگے۔ اے امام رضی اللہ عنہ! آیئے کھانا کھائیں۔ امام صاحب نے اپنی سواری کو موڑا۔ اترے اور قرآن کریم کی آیت پڑھی۔ ''بے شک اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' زمین پر بیٹھ کر ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ میں نے تمہاری دعوت قبول کی۔ اب تم میری دعوت قبول کرو۔ جب وہ فقراء وقت مقرر پر گھر آئے تو امام صاحب نے اپنی بیوی سے کہا۔ رباب! جو کچھ تو نے کھانے پینے کے لئے جمع کیا ہے۔ وہ لے آؤ۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ تربیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَجْلِسُ عَلَى الْاَرْضِ وَ يَأْكُلُ عَلَى الْاَرْضِ وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ عَلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ (رواہ الطبرانی الکبیر جلد 12 ص 53، اسنادہ حسن)

''رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے، زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ بکری خود باندھ لیتے۔ غلام کی دعوت نانِ جویں پر قبول کر لیتے تھے۔''

www.kitabosunnat.com

شجاعتِ حسین رضی اللہ عنہ

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

محرم کی نو تاریخ۔ (تاسوعا) کو جب دشمن کا لشکر قریب آیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عباس سے کہا، خدارا ان سے مل کر پوچھیں۔ کیا ارادے ہیں؟ انہوں نے کہا ہمارے پاس ہمارے امیر کا تحریری حکمنامہ آ گیا ہے کہ آپ ہتھیار ڈال دیں۔ اور (Surrender) اطاعت قبول کر لیں۔ ورنہ ہم جنگ لڑیں گے۔ امام نے کہا: آج رک جائیں، ہم رات کو غور کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں۔ وہ چلے گئے۔۔ اسی عاشوراء کی رات کو امام رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔ خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ کل دشمن آپ سے جنگ لڑیں گے۔ میں آپ سب کو اجازت دیتا ہوں، میری طرف سے تم سب آزاد ہو۔ رات کا اندھیر گہرا ہو گیا ہے۔ صاحب ہمت لوگ میرے گھرانے کو بھی ساتھ لیں۔ محفوظ مقامات پر نکل جائیں۔

فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَطْلُبُونَنِي فَإِذَا رَأَوْنِي لَهَوْا عَنْ طَلَبِكُمْ

"بے شک دشمن صرف میرے خون کا پیاسا ہے۔ صبح جب وہ مجھے یہاں موجود پائیں گے۔ تو آپ لوگوں کو بھول جائیں گے۔"

فَقَالَ أَهْلُ بَيْتِهِ: لَا أَبْقَانَا اللّٰهُ بَعْدَكَ وَاللّٰهِ لَا نُفَارِقُكَ وَ قَالَ أَصْحَابُهُ كَذٰلِكَ

"امام کے اہل بیت نے کہا۔ خدا ہمیں آپ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم آپ سے جدا نہ ہوں گے۔ اس طرح آپ کے دیگر ساتھیوں نے کہا۔" (سیر اعلام النبلاء سوم ص 351)

تشریح

اہل بصیرت کہتے ہیں کہ امام نے دشمن سے ایک رات کی مہلت نہ مانگی تھی۔ بلکہ انہوں نے اپنوں کو رات کے اندھیرے میں نکل جانے کا موقع فراہم کیا تھا اور دشمن کو ایک رات کی مہلت دے کر انہیں غور و خوض کا وقت فراہم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورۃ سے آپ کے ساتھ بہتر (72) نفوس چلے تھے۔ مگر میدان کربلا میں شہید ہونے والے قریباً یکصد چالیس (140) تھے۔ رات کے اندھیرے میں دشمن کے لشکر سے آکر، امام کے ساتھی بن کر شہید ہو گئے۔ انہیں نظر آ گیا تھا کہ لشکر یزید باطل پر ہے۔ اور امام عالی مقام حق پر ہیں۔

اب جو بات امام رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ تین (3) شرائط پیش کی تھیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مذکور بیان سے کوئی میل نہیں کھاتیں۔ وہ تاریخ کی بناوٹی شرائط ہیں۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک عظیم محدث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر ہے۔ان تین (3) شرائط کا ثبوت نہ عقلاً درست ہے نہ نقلاً صحیح ہے۔ ہماری اس کتاب کی ابتدائی صحیح احادیث ان شرائط کی تائید نہیں کرتی۔ نہ جلیل القدر نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ باطل کے سامنے سرنگوں ہو جائے۔ یہ نواسہ اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو یوم حنین کے دن میدان جنگ میں، جب مسلمان لشکر میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ برابر اپنے خچر کو، دشمن کی طرف بڑھا رہے تھے۔اور بآواز بلند پکار رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

"میں خدا کا سچا نبی ہوں۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔"

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 4317)

بہادر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ بزدل نہیں ہوسکتا۔اور بالخصوص جسے جنت کے جوانوں کا سردار ہونے کا خدائی ٹائٹل ملا ہو۔

گلشن نبوت کا گل سرسبد ہی باطل کو مطلوب تھا۔ Most Wanted Person یہ اعزاز اور کوئی کیسے پاسکتا تھا۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جان کی کوئی بات نہیں

التجائے حسین رضی اللہ عنہ بحضور حق تعالیٰ

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، میدان کربلا میں دس محرم کی جب صبح ہوئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے رب کو پکارا:

"اے اللہ! ہر مصیبت میں تو ہی میرا سہارا ہے۔ ہر مشکل میں تجھی سے امیدیں ہیں۔آج جس جگہ میں کھڑا ہوں صرف تیرا آسرا ہے۔ ہر نعمت کا تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔"

(سیر اعلام النبلاء سوم ص 301)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے خطبہ امام کے یہ جملے نقل کئے۔

اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا۔ حضرات! سارا معاملہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ دنیا بدل چکی ہے۔ نیکی کی صف لپیٹ دی گئی ہے۔ دنیا میں معمولی نیکی رہ گئی ہے، جیسے پانی کا گلاس خالی کریں تو نیچے ذرا سا پانی رہ جاتا ہے۔ زندگی برباد شدہ چراگاہ کی طرح ہوگئی ہے۔ تم دیکھو حق پر عمل پیرا کوئی نہیں رہا، باطل رکنے کا نام نہیں لیتا۔ ایسے حالات میں مومن تو اپنے رب سے ملاقات کو پسند کرے گا۔

وَ اِنِّیْ لَا اَرَی الْمَوْتَ اِلَّا سَعَادَةً وَالْحَیَاةَ مَعَ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا جُرْمًا

"میں تو اپنے لئے موت ہی کو سعادت اور خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ ظالموں کے ساتھ زندہ رہنے کو بھی جرم اور گناہ تصور کرتا ہوں۔"

(حلیۃ الاولیاء دوم ص 48)

تشریح

امام عالی مقام کے آخری دونوں جملے ان کے مقصد خروج کو واضح کر رہے ہیں۔ کہ جابرانہ وظالمانہ نظام کے تحت مرد مومن سکون سے زندگی نہیں گزار سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق برائی کو بزور بازو روکے جو امام رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یا زبان سے برا کہے، خطبے کے الفاظ پر غور کریں کہ نیکی کی بساط الٹ دی گئی ہے۔ حالانکہ اسلام دنیا میں عادلانہ نظام لے کر آیا اور ظالمانہ نظام کا خاتمہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے قائم کردہ نظام عدل کو پھر قیصر وکسری کی طرز پر ڈال دیا گیا۔ جس کا بھرم کھولنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو آگے آنا پڑا۔ جو مصلحتوں سے بالاتر ہو کر مقصد نبوت کو اجاگر کرنے کے ذمہ دار تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کھلم کھلا اور واضح حکم دیتا ہے۔

"وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْ م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ" (الحجرات،9)

"اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔"

اتنے بڑے واضح حکم خداوندی کے ہوتے ہوئے۔ باغی گروہ سے لڑ کر راہ راست پر لانے کے بجائے، بعض نے اس باغی گروہ کو مجتہد کے درجے پر بٹھا دیا۔ اور خود غیر جانبدار ہو کے گوشہ نشین ہو گئے اور خاموش تماشائی بن بیٹھے۔ حالانکہ قرآن کی رو سے غیر جانبداروں پر فرض بنتا تھا کہ جو خلافت راشدہ سے ٹکرائے۔ اسے سیدھا کرتے اور خلافت راشدہ کو مستحکم کرتے۔ وقتی مصلحتوں کا خمیازہ بعد میں اہل مدینہ نے واقعہ حرہ کی صورت میں بھگتا۔ خانہ کعبہ کو جلانے والوں کی بعد میں سمجھ آئی عین وقت پر اہل کوفہ جبر و ظلم سے ڈر کر امام حسین رضی اللہ عنہ سے نظریں پھیر گئے اور شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد تو ان کی آنکھوں کھلیں۔ اگر برائی کو ابتداء میں پکڑ لیتے تو مکہ و مدینہ اور کوفہ کو یہ سزائیں نہ سہنا پڑتیں۔ اور خلافت راشدہ سے ہمیشہ کیلئے امت مسلمہ محروم نہ ہو جاتی۔

یہ غیر جانبداری کی بیماری آج تک مسلمانوں کو گمراہی پر ڈالے ہوئے ہے۔ جس کی وجہ سے تمام مسلم ممالک کے اکثر حکمران خبیث النفس زانی و بدکار، ظالم و جابر، فاسق و فاجر چھائے ہوئے ہیں۔ اور مدتوں سے اسلام کیلئے بدنامی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محدثین کرام کا شان اہل بیت میں نذرانہ عقیدت

محدثین کرام نے جو اپنی تالیف کردہ کتب حدیث میں، شانِ اہل بیت پر باب باندھے ہیں ہم صرف انہی کو نقل کر دیتے ہیں۔

کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بَابُ مَنَاقِبُ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيْ اَبِيْ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ (باب 9) صحیح بخاری

بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (باب 12)

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما (باب 22)

2۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ (باب 4 (صحیح مسلم)

بَاب فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما (باب 8

باب فضائل فاطمة بنت النبی علیها الصلاة والسلام (باب 15)

3۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

مناقب اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ابواب المناقب، جامع الترمذی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ
سنن نسائی میں مستقل باب تو نہیں باندھا مگر موصوف نے منتشر احادیث اہل بیت ذکر کی ہیں۔ خصائص امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب مرتب کرنے پر شامیوں سے اتنی مار کھائی کہ وہی سبب موت بن گئی۔

5۔ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ
کتاب المناقب میں! قول علیه السلام للحسن بن علی، ان ابنی هذا سید (المسند دوم للحمیدی)
کان الحسن بن علی یشبه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناقب الحسن

6۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ
باب فضائل علی بن ابی طالب ابی الحسن الهاشمی رضی اللہ عنہ (شرح السنة 14 جلد)
مناقب اهل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مناقب ابی محمد الحسن و ابی عبدالله الحسین ابنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
مناقب فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا

7۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
فاطمة اصغر بنات رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَحبّهن اِلَیهِ فَبدأتُ بِهَا لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِیّاهَا
فاطمہ، رسول اللہ کی سب سے چھوٹی بیٹی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پیاری تھی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصی محبت کی وجہ سے سب سے پہلے ان کا ذکر کرتا ہوں۔
الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما یکنی ابا عبدالله (المعجم الکبیر جلد 22 ص 397)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8 ۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ — فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (المصنف جلد 11 ص 136)
مَاجاء فی الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما (ایضا ص 162)
مَاذُکِرَ فِیْ فَضْلِ فاطمۃ رضی اللہ عنہا ابنۃ رسول اللہ (ایضا ص 184)

9 ۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ — کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن مناقب الصحابۃ
ذکر فاطمۃ الزھراء بنت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہا (صحیح ابن حبان جلد 15، ص 401)
ذِکْر الحسن والحسین سبطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضاً ص 409)

10 ۔ امام عبدالرحمان البنا رحمہ اللہ — ابواب ماجآء فی ذکر اولاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل بیتہ الطاھرین و زَوْجَاتِہٖ اُمھات المومنین رضی اللہ عنہن (الفتح الربانی شرح مسند احمد، جلد 22 ص 92)

11 ۔ حافظ الحاکم نیساپوری رحمہ اللہ — ذکر بیان الواضح ان امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (المستدرک الحاکم جلد پنجم ص 1766)
من مناقب اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضا ص 1767)
ذکر مناقب فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضاً ص 1773)
و من مناقب الحسن والحسین ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضاً ص 1790)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12۔ حافظ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ	باب فی ذکر علی بن ابی طالب (المصنف جلد 11 ص 144)
	باب ذکر الحسن رضی اللہ عنہ (ایضا ص 204)
13۔ حافظ الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ	باب فی فضل اهل البیت رضی اللہ عنہم (مجمع الزوائد نہم ص 182)
	باب ماجاء فی الحسن بن علی علیہما السلام (ایضاً ص 199)
	باب مناقب الحسین بن علی علیہما السلام (ایضا ص 215)
14۔ علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ	مسند الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما (جامع المسانید دوم ص 103) مُسند الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما (ایضا ، ص 104)مسند علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب (ایضا ششم، 123)مسند فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضا هشتم ص 324)
15۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب الهاشمی (الاصابة فی تمییز الصحابه چهارم ص 464)
	فاطمة الزهرا رضی اللہ عنہا بنت امام المتقین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الها شمیة (ایضاً هشتم ص 262)
	الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب الهاشمی سبط رسول اله و رَیحَانَتُهٗ امیر المومنین ابو محمد (ایضاً دوم ص 60)
	الحسین بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب الهاشمی ابو عبدالله سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ریحانته (ایضا ص 67)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ — علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب الهاشمی (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب سوم ص 197)

فاطمة بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضاً چهارم ص 447)

الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب الهاشمی (ایض اول ص 436)

الحسین بن علی رضی اللہ عنہما بن ابی طالب(ایضاً ، ص 442)

17۔ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ — فی ذکر محبة اصحابه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اله و قرابته و اهل بیته وذریته (المواهب اللدنية بالمنح المحمدیه دوم ص 527)

18۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ — علی اور حسین رضی اللہ عنہما حق پر تھے۔(نیل الاوطار دوم ص 1580 قتال اهل البغی)

19۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ — سیرة ابی الحسنین علی رضی اللہ عنہ(سیر اعلام النبلاء، سیرة الخلفاء ص 223)

فاطمة رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایضا دوم ص 118)

الحسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب (ایضا سوم ص 245)

الحسین الشهید رضی اللہ عنہ، الامام الشریف الکامل (ایضاً سوم ص 280)

☐ علی ہذا القیاس تمام محدثین نے ''باب فی فضائل اہل بیت'' پر باندھے، یا ان کے بارے میں احادیث مختلف اور متعدد مقامات پر درج کردیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلندر میلِ تقریرے ندارد بجز ایں نکتہ اکسیرے ندارد
ازاں کشتِ خرابے حاصلے نیست کہ آب از خونِ شبیرے ندارد

درویش صفت انسان کبھی لچھے دار تقریر کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ تو اپنے دامن میں سوائے ایک نکتے کے اور کچھ بھی نہیں رکھتا۔ وہی نکتہ درحقیقت اکسیر ہے، وہ تو فقط اسی قدر جانتا ہے کہ زمینِ شور اور ویرانے کی کھیتی، اس وقت تک قطعی طور پر، پیداوار نہیں دے سکتی جب تک کہ اسے خونِ شبیر رضی اللہ عنہ سے سیراب نہ کیا جائے۔

(تکمیلِ تحریر ھذا: 3 جولائی 2012ء)

www.kitabosunnat.com

المكتبة الرحمانية
۹۹ .. جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر ......25198......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

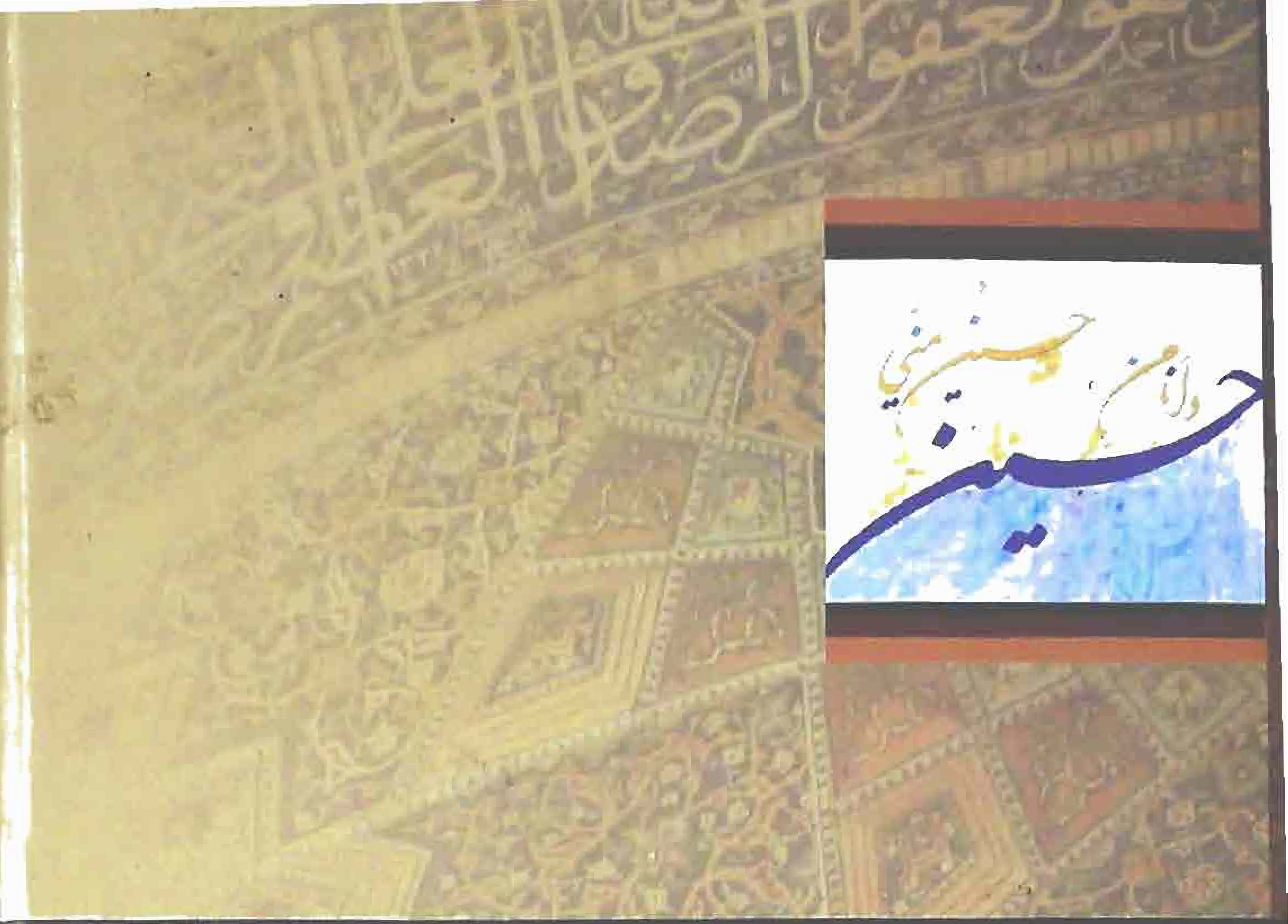

تعارف مسجد البدر نیویارک

ﷺ عبداللہ دانش ؒ نے 7 نومبر 1996ء میں باتھ ایونیو بروکلین میں کرائے پر جگہ حاصل کی، 1 ماہ کا پیشگی کرایہ اور 2 ماہ کی سکیورٹی یعنی 4500 ڈالر خود نقد ادا کر کے لیز پر حاصل کی، قریباً 12 سال کرائے کی جگہ پر مسجد کا نظام چلایا، پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جولائی 2008ء میں اسی روڈ پر ایک غیر مسلم اطالوی سے بغیر سود 9 لاکھ ڈالر میں 34x80 فٹ پر بنی ہوئی عمارت خرید لی، جسے زندہ دلان مسلم نوجوانوں نے ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر مسجد کی شکل میں ڈھال دیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عظیم سے نوازے۔ آمین

29 اگست 2008ء نئی جگہ افتتاحی جمعہ ﷺ عبداللہ دانش ؒ نے خود پیش کیا، الحمد للہ اب تک 8¼ لاکھ ڈالر ادا کیے جا چکے ہیں جبکہ بقیہ 75 ہزار ڈالر آئندہ رمضان المبارک تک ادا کرنے ہیں۔ (ان شاء اللہ)

مسجد البدر نیویارک کا طرۂ امتیاز یہ ہے مسلکوں (گروہ بندیوں) کی باہمی کشاکش سے پاک وصاف نیز مسلکوں کے باہمی اختلافات کی بجائے خالص اسلام کی کتابیں اردو اور انگلش زبان میں وافر مقدار میں موجود ہیں جو مسلم و غیر مسلم افراد کو پیش کی جاتی ہیں۔ اکتوبر 2013ء

MARKAZ
Al-Harmain-ul-Islami

Cell: +92-314-3010777
alharmain777@gmail.com
www.al-harmain.webnode.com www.youtube.com/alharmain